SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, October 27, 2004

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at twenty five minutes past eleven in the morning with Mr. Chairman (Mr .Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شھر رمضان الذیٓ انزل فیه القران ھدی للناس وبینٰت من الھدٰی
والفرقان فمن شھد منکم الشھر فلیصمه۔ ومن کان مریضاً اوعلیٰ
سفر فعدۃٌ من ایام اُخر۔ یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر
ولتکملوا العدۃ ولتکبّروا اللہ علیٰ ماھدٰ کم ولعلکم تشکرون۔

ترجمہ: (روزوں کا مہینہ) رمضان کا مہینہ (ہے) جس میں قرآن (اوّل اوّل) نازل ہوا جو لوگوں کا رہنما ہے اور (جس میں) ہدایت کی کھلی نشانیاں ہیں اور (جو حق و باطل کو) الگ الگ کرنے والا ہے تو جو کوئی تم میں سے اس مہینے میں موجود ہو تو چاہیئے کہ پورے مہینے کے روزے رکھے اور جو بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں (رکھ کر) ان کا شمار پورا کرے اللہ تمہارے حق میں آسانی چاہتا ہے اور سختی نہیں چاہتا۔ اور (یہ آسانی کا حکم) اس لئے (دیا گیا ہے) کہ تم روزوں کا شمار پورا کرلو اور اس احسان کے بدلے کہ اللہ نے تم کو ہدایت بخشی ہے تم اس کی بزرگی بیان کرو اور اس کا شکر کرو۔

(سورہ البقرۃ آیت، ۱۸۵)

سینیٹر الیاس احمد بلور، جناب والا! Point of Order.

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، جناب والا! Point of Order.

جناب چیئرمین: ایک منٹ آپ تشریف رکھیں۔ پہلے بلور صاحب کو سن لیتے ہیں کیونکہ وہ پہلے اٹھے ہیں۔

FATEHA

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، مفتی جمیل صاحب جو کراچی میں شہید ہوئے ہیں اور کل پندرہ لوگ جو بے گناہ تھے، انہیں وزیرستان میں مارا گیا ہے، ان سب کے لئے یہ ہاؤس دعائے مغفرت کرے۔

جناب چیئرمین: بلیدی صاحب! دعا کرائیں۔

(اس موقع پر مذکورہ وفات پانے والے افراد کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

سینیٹر الیاس احمد بلور، جناب والا! Point of Order.

جناب چیئرمین: اگر آپ اپنا Point of Order, Question Hour کے بعد کر لیں تو بہتر رہے گا۔

شیخ رشید احمد (وفاقی وزیر برائے اطلاعات و نشریات). آج میرا ایک ہی سوال نمبر 10 ہے اور اگر ہاؤس اجازت دے تو اسے پہلے لے لیا جائے۔

PANEL OF PRESIDING OFFICERS

جناب چیئرمین، جب Question Hour شروع ہوگا تو اس وقت میں ہاؤس سے اجازت لے کر آپ کو بتا دوں گا۔ اگر کوئی objection نہیں ہے تو اسے پہلے کر لیں گے۔

سبحان ربک رب العزت عما یصفون ولسلام علیٰ المرسلین والحمد لله رب العالمین۔

سب کو رمضان کریم مبارک ہو۔

پہلے Panel of Presiding Officers announce کر دوں۔

In pursuanse of Rule 14(1) of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, I nominate the following members in order of precedence to form a panel of Presiding Officers for the 17th Session of the Senate of Pakistan.

1. Mr. S.M. Zafar.
2. Prof. Muhammad Saeed Siddiqui.
3. Mr. Rehmat Ullah Kakar Advocate.

QUESTIONS AND ANSWERS

Now, we may take up questions. If it is O.K., we may take Question No.10 of Information Minister first.

10. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:** (Notice received on 24-09-04 at 1.05 p.m.)

Will the Minister for Informatioin and Boradcasting be pleased to state:

(a) the number of persons appointed in Broadcasting Corporation since 2002 with province-wise break-up; and

(b) the procedure adopted for the said appointments?

Sheikh Rashid Ahmad: (a) 135 persons have been appointed on contract/ regular basis. Province-wise break-up of the persons appointed is:

Punjab	68
NWFP	16
Sindh (R)	10
Sindh (U)	19
Balochistan	12
NATA/FATA	04
AJK	06

(b) Appointments have been made strictly as per rules, through an open competition.

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: میں نے وزیر موصوف سے پوچھا تھا کہ Broadcasting Corporation میں کتنے لوگ بھرتی کئے گئے اور ان کی صوبہ وارتفصیل بتائی جائے۔ اس کے جواب میں انہوں نے صرف figures دیئے ہیں اور ان کے نام وغیرہ کی تفصیل نہیں بتائی ہے۔ صوبہ سرحد سے 15، سندھ rural سے 10 ہیں اور سندھ urban سے 19 ہیں۔ بلوچستان سے 12 ہیں۔ جناب والا! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ قواعد و ضوابط کے مطابق بھرتی نہیں ہوئے ہیں۔ میری جو معلومات ہیں، ان کے مطابق یہ قواعد و ضوابط کے تحت نہیں ہوئیں۔ وہ جو کمیٹی بنائی گئی ہے ان کو کہا گیا ہے جو ان کی requirements ہیں ان کو پورا کریں اور جو

لوگ اپنی مرضی سے رکھنا چاہتے تھے ان کو رکھا گیا ہے اور اس طریقے سے جو حقدار تھے ان کی حق تلفی ہوئی ہے ۔ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ اپنی requirement پورا کرنے کے لیے میرٹ کی جو بات کرتے ہیں ۔ اس system کو کب تک ٹھیک کریں گے اور یہ مجھے کس طرح مطمئن کریں گے کیونکہ میری معلومات کے مطابق یہ بغیر merit کے جو لگائے گئے ہیں اور open merit نہیں تھا' وہ اپنی مرضی کے تھے۔

جناب چیئرمین، وزیر صاحب کو سن لیں۔

شیخ رشید احمد، جناب چیئرمین! اس کی باقاعدہ major اخباروں میں publicity کی گئی ۔ ایک کمیٹی ہوتی ہے جو اس کا فیصلہ کرتی ہے۔ written test ہوتا ہے' interviews ہوتے ہیں اور اس کے بعد باقاعدہ merit پر لوگ لئے گئے ہیں۔ ان کو میں کس طرح مطمئن کر سکتا ہوں۔ یہ کہیں تو میں ان کو رزلٹ شیٹ ہی بھیج سکتا ہوں اور تو میرے پاس کوئی طریقہ نہیں ہے۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ سوال یہ تھا ۔ (b) The procedure adopted for the said appointments? وہ procedure بیان نہیں کیا گیا ہے۔ صرف یہ کہہ دیا گیا ہے کہ appointments have been made strictly as per rules. یہ procedure بتایا جائے کہ procedure کیا ہے۔

شیخ رشید احمد، میں نے آپ سے عرض کیا کہ سارے major اخباروں میں اس کی publicity کی گئی اور پبلسٹی کے بعد ان کا ایک interview ہوا ۔ ان کا written test ہوا۔ اس کے بعد پوری ایک سرکاری ٹیم بیٹھتی ہے سلیکشن کرنے کے لیے' سلیکشن کمیٹی نے ان کو select کیا اور اس میں صوبائی کوٹے کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ selection کی گئی۔

جناب چیئرمین، مسٹر ثنا اللہ بلوچ ! ذرا بلیدی صاحب کو موقع دیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، وہ papers check کیے جائیں کہ واقعی merit کو مد نظر رکھتے ہوئے کیا ہے یا کسی کے کہنے پر کیا ہے۔

جناب چیئرمین، وزیر صاحب کہہ رہے ہیں کہ merit پر رکھا گیا ہے۔ وہ تو offer کر

رہے ہیں کہ sheets بھیج دیتے ہیں۔

شیخ رشید احمد: اگر کسی پر اعتراض ہے کہ وہ merit پر نہیں ہے تو اس کا بتائیں۔ میں آپ کو اس کی result sheet بھیج دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: مسٹر ثناء اللہ بلوچ۔

سینیٹر ثناء اللہ بلوچ: Thank you Mr. Chairman.. ہم آپ کے مشکور ہیں۔ جناب بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہماری Ministry of Information and Broadcasting for Pakistan Ministry of Information and Broadcasting, نہیں کہلائی جاتی بلکہ گزشتہ دو سالوں سے اس Ministry کو Ministry of Information and Broadcasting for Rawalpindi بنا دیا گیا ہے۔ تمام بھرتیاں، تمام عہدے، تمام تبدیلیاں، تمام فنکار، تمام ثقافت جو ہے صرف ایک علاقے، ایک زبان کی دکھائی جا رہی ہے میں محترم اسماعیل بلیدی صاحب سے agree کرتا ہوں کہ پاکستان کے اندر منسٹری آف انفارمیشن کا رول یا براڈ کاسٹنگ کا رول بالکل اسلام آباد اور پنڈی تک محدود ہو گیا ہے۔لہذا اس میں بڑے پیمانے پر دھاندلی ہوئی ہے---

جناب چیئرمین: Question آپ یہاں تک رکھیں۔یہ تو نئی بات کر رہے ہیں۔

سینیٹر ثناء اللہ بلوچ: جناب، میں اسی سے متعلق بات کر رہا ہوں۔بلوچستان میں پہلے appointments ہوئیں، اس کے بعد منسٹری میں transfers ہوئیں، postings. ہوئیں، promotions ہوئیں، اس کے بعد پھر یونین کا کوٹہ کس طرح سے ہضم کیا گیا، جناب یہ ایک طویل داستان ہے اس سوال کے ساتھ۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ اس منسٹری کے حوالے سے ہم جتنا بھی کہیں زیادتی ہوگی لیکن شیخ رشید صاحب تھوڑا سا رحم کریں۔ تھوڑا سا وہ بھی کبھی کبھی لوگوں کو پاکستانیت کا درس دیتے ہیں۔ کبھی وہ اپنی وزارت میں بھی پاکستانیت کی روح پھونکنے کی کوشش تو کریں۔تو میرے خیال میں وہ اس کی وہ تحقیق کریں گے کہ اس طرح ان کی منسٹری میں جو زیادتیاں ہوئی ہیں۔

شیخ رشید احمد: سوال کیا تھا جی۔

جناب چیئرمین، وہ کہہ رہے ہیں کہ وہ خوش نہیں ہیں۔

I think, he has already mentioned that there has been a procedure that has been followed. If there is any specific question

وہ بتا دیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، وہ جواب دے چکے ہیں۔آپ پھر شیخ صاحب دہرا دیں۔

شیخ رشید احمد، جناب! انہوں نے کوئی specific سوال کیا ہے! میں نے آپ کے سامنے عرض کیا ہے کہ یہ میرٹ پر ہوئی ہیں۔اگر کوئی میرٹ پر نہیں ہوئیں تو وہ بتائیں۔سب کچھ ان کے سامنے رکھا ہے کہ میرٹ پر ہوئی ہیں۔ Test ہوا ہے۔Contract کی jobs ہیں۔یہ نہیں کہ permanent jobs ہیں اور اس میں جو procedure adopt کیا گیا ہے، اگر ان کو شکایت ہے کہ کوئی خاص بندہ نہیں ہوا یا فیل ہو گیا ہے یا کر دیا گیا ہے تو مجھے بتائیں۔ اگر غلط رکھا گیا ہے تو اس کا بتائیں، وہ result میں ان کو بتا دیتا ہوں۔اس کے بعد اگر کسی سوال کی گنجائش ہے تو کیا جائے۔

Mr. Chairman: We will maintain the order of the questions. First question is in the name of Mrs. Rukhsana Zuberi.

1. ***Mrs. Rukhsana Zuberi:** (Notice received on 24-09-04 at 12.48 p,m.)

Will the Minister for Defence be pleased to state:

(a) the purchase price of boeing 777 recently inducted in PIA fleet;

(b) the financial benefits projected from the purchase of said air crafts;

(c) *the purchase price of new business class seats for the said aircrafts;*

(d) *the financial benefits projected from replacement of those seats;*

(e) *the unit price paid to boeing company; and*

(f) *the price of one boeing 777 after including each/all components bought from other parties?*

Rao Sikandar Iqbal: (a) The aggregate purchase price of 3 Boeing 777 aircraft (s), recently inducted in PIA, is US$ 359.2 million which includes all components/items supplied by other parties.

(b) It is expected that the project will result in a profit of Rs. 414.15 billion over its life. The internal rate of return (IRR) for the project will be 14.17 percent.

(c) The purchase price of the aircraft includes the cost of the seats also.

(d) The above seats are factory installed and have not been replaced.

(e) The unit price paid to Boeing for each aircraft is US$ 119.7 million. The payment includes all components/items supplied by other parties to Boeing.

(f) Same reply as at "e" above.

سینیٹر انجینئر رخسانہ زبیری: یہ 777 کی جو purchase deal ہے اس میں from
the very on set بہت serious concerns ہیں the way everything has taken
up. جناب ۹ جون کو ہم نے سٹینڈنگ کمیٹی برائے ڈیفنس کی میٹنگ بلائی تھی آج تک اس کا
جواب نہیں آیا ہے اور یہاں پر بھی جو جواب دیئے گئے ہیں وہ incomplete جواب ہیں اور
misleading ہیں یہ standing committee میں 120 million for one 777 plane
Boeing یہ ہمیں بتایا گیا تھا۔ ہم نے لکھ کر دیا۔ صرف پی آئی اے میں یہی ایک problem
نہیں ہے بہت زیادہ problem ہو رہے ہیں۔ اخبارات میں خبریں آرہی ہیں کوئی اس پر توجہ نہیں
ہے۔ کہتے ہیں کہ پرویز مشرف کے بھانجے کو کیٹرنگ کا contract مل گیا ہے۔ کوئی جی ایس
اسے یورپ میں بھیجی گئی ہے کسی رشتہ دار کو without following the process of law

جس طرح سے کل سکھر بیراج کی مرمت کا ٹھیکہ دے دیا گیا ہے۔ تو جناب the answers

جس areincomplete, componants were out sourced. it is a very unique deal.

میں صرف جہاز کی shell خریدی گئی تھی۔ جس میں کاک پٹ تھا' انجن تھے اور باقی سیٹیں

لیکن food galleries, toilet, everything was sourced یہاں پر out sourced اس لئے

ہوئی ہیں کہ ہم پیسے بنانا چاہتے ہیں۔ ہم نیشنل money کو اپنے پرائیویٹ اکاؤنٹ میں ٹرانسفر

کر رہے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ جب سینیٹ کی سٹینڈنگ کمیٹی ایک serious matter کو

probe کر رہی ہے اور پی آئی اے مستقل avoid کر رہا ہے تو پھر کیوں صدر پاکستان چیئرمین

پی آئی اے کو bail out کر رہے ہیں، کیوں پرائم منسٹر آف پاکستان bail out کر وہے ہیں

کہ جی in public media

they have done a wonderful job. Sir, this is a very serious matter and the Senate should take notice of it.

Mr. Chairman: I think, let's go by the facts, let's here the Minister.

Mr. Zahid Hamid (Minister of State for Defence Production): Thank you, Mr. Chairman. I must very strongly and vehemently deny the wild and baseless allegations, levelled against PIA. So far as the procurement of the boeing 777 are concerned, the price that has been mentioned by the honourable member of 120 million Dollars per plane is exactly what is written in part (e) of the reply. In fact, the figure is a little more exact, it says specifically that the unit price paid to Boeing for each aircraft is US $ 119.7 million and that can be rounded off to 120 million. Thank you Mr. Chairman.

جناب چیئرمین، جی بابر صاحب۔

سینیٹر فرحت اللہ بابر، جناب چیئرمین! میرا سوال یہ ہے کہ کیا پی آئی اے نے یہ جہاز بوئنگ کمپنی سے براہ راست خریدے۔ معاہدہ پی آئی اے اور بوئنگ کے درمیان تھا یا اس کے درمیان کوئی middle company تھی اور پی آئی اے نے middle سے خریدی۔ دوسرا سوال یہ ہے کہ آپ نے کہا ہے کہ اس پراجیکٹ سے 414 بلین روپے کا منافع ہوگا over the life of the project. اس کا مطلب، یہ ہے کہ اگر ایک جہاز کی normal life 20 years ہو تو 21 billion روپے پاکستان کو سالانہ منافع ملے گا جبکہ ایک جہاز کی قیمت آپ کے دیئے ہوئے figures کے مطابق 21 بلین روپے بنتی ہے گویا آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ایک سال کے اندر 21 بلین روپے کا خریدا ہوا جہاز' 21 بلین روپے کا فائدہ دے گا۔ یہ میرے دو سوالات ہیں۔

Mr. Zahid Hamid: Sir, the financing for this purchase was arranged by the United States Export Import Bank. Under the terms of the financing, a special purpose vehicle called SPV was required which was the intermediory. The payments made by PIA under this finance lease are made to Taxila equivalent to the amount paid by Taxila, that is the name of the Special purpose vehicle company registered in the Layman Islands. In sofar as the other portion of the question is concerned, the life of this project is not 20 but 15 years, that is the nominal period that has taken for purposes of calculation of this internal rate of return and in sofar as these figures are concerned. the total cost of the aircraft is in the region of one billion and if calculation is correct, I think this works out to 7 billion. so the profit is much more than the total cost of the aircraft.

Mr. Chairman: Thank You. Mr Khawaja.

Senator Dr. Muhammad Akbar Khawaja: The honourable

Minister, he mentioned, was the Taxila Limited, the major way that was used for the financing purposes at the request or direction of the Asian Bank. Mr. Chairman! it is the major scam and if you want to see the real story and the detailed documents SATRIBUNE.com. has covered the story almost a year ago and I would like to ask one very clear question who were the people in the Taxila Limited No. 1. Is it true that the whole fleet of PIA was pledged against this financing, why? And my third question is also a related one, there was recent sourcing out for the reservation system to a group in UK without going to any competetive bidding process. Why was that? Thank you.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I have already given the details that were available with me regarding the Special Purpose Vehicles that is Taxila Limited and if any further details are required, as the question was not in fact related to that and it was relating to replacement of seats and so on. So, if any further details are required, I will be most happy to provide them, if further notices.

Mr. Chairman: He says, he does not have the details, you can ask the question again because these are... Mr. Kakar.

کاکڑ صاحب کو سن لیں۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ، شکریہ جناب چیئرمین - چیئرمین صاحب!
Boeing 777 خریدے گئے ہیں۔ پہلے تو اگر Minister صاحب اس کی یہ وضاحت فرما دیں کہ
کباڑیوں کی طرح اس کو ٹکڑوں میں خریدنے کے کیا ضرورت تھی؛ کیا Boeing Company
سے complete built up condition میں یہ جہاز نہیں خرید سکتے تھے؛ پھر جو open market

میں یا general public یہ rumour ہے کہ ایک seat کے لئے million of rupees ادا کئے گئے اور پھر اس deal کو complete کرانے میں وہ جو third party تھی یا وہ کون تھے۔ اگر اس پر کوئی روشنی ڈالیں، rumour یہ ہے کہ اس میں گورکھ دھندا ذرا کھل کے چلا ہے، اس کی ذرا وضاحت فرمائی جائے۔

جناب چیئرمین، I think آپ خود ہی کہہ رہے ہیں کہ rumour ہے۔

Mr. Zahid Hamid: I may clarify sir that this Special Purpose Vehicle which was the requirement of the United States Export and Import Bank, is a recognized mode of financing as the finance leases in the Aviation Industry. I may also mention that this very mode of financing was utilized for purchase of the Air Buses in the early 1990-

Senator Engr. Rukhsana Zuberi: Question is

کہ اس کے دو PIA Limited and Taxila Limited and one was then put off اس کو close کر دیا گیا.

why, what is going on? And in our standing committee meetings Sir, with all responsibility, I am saying that Chairman had no answer to it and he promised to give us reply within seven days; today four months have passed. sir, two weeks are required, that is my question sir.

Mr. Zahid Hamid: My information is that all relevant information was provided to the committee and... ....

Mr. Chairman: I think, the committee Chairman can take up the matter.

Mr. Zahid Hamid: The honourable Member was satisfied and as again I would like to reiterate, should any further information be

required regarding this matter, it was a very very transparent procedure that was adopted would be more than willing to provide any additional information that may be required.

Mr. Chairman: I think, we have read three questions, let us go on. The other questions get left on and the members then complain. So, we had full supplementary on this, we want to go on to next question. Ch. Muhammad Anwar Bhinder, Question No. 2. We have three supplementaries, that's maximum allowed because the other members complain, they get left out. Dr. Riar, there are three supplementaries allowed, there are three supplementaries allowed, please, you can ask the question again. Ch. Muhammad Anwar Bhinder, Question No. 2, answer taken as read. Any supplementary?

2. ***Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder:** (Notice received on 24-09-04 at 12.50 p.m.)

Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) the membership of the Ministry of Interior employees Cooperative Housing Siciety so far;

(b) the funds collected by the said society and details of its expenditure so far;

(c) the development work done by the society so far; and

(d) the time by which the society will give the possession of the plots to the allottees?

Mr. Aftab Ahmad Khan Sherpao: (a) Three thousand eight hundred and thirty only (3830) (Upto 15th October, 2004).

(b) (I) An amount of Rs. 495 million have so far been collected by the Society. The details of these funds are as under:—

(i)	Cost of land	Rs. 327 million
(ii)	Development charges	Rs. 163 million
(iii)	Membership fee + transfer fee	Rs. 5 million

(II) The details of expenditure so far made are as under:—

(i)	Purchase of land	Rs. 366 million
(ii)	Revenue Fee	Rs. 6 million
(iii)	Survey+Town Planning+dev. work	Rs. 42 million
(iv)	CDA Fee	Rs. 3 million
(v)	Misc. Exp.	Rs. 4 million
	Total:	Rs. 421 million

(c) Earth work, land levelling and compaction of roads is in progress.

(d) Approximately within next 2 to 3 years.

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Yes sir,

جناب والا! میں نے اس میں یہ دریافت کیا تھا funds collected by the Ministry of Interior Employees Cooperative Housing کے متعلق تھا اور اس میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ یہ Society کب register ہوئی تھی اور آج تک جو development دی گئی ہے، اس میں کتنے سال گزر چکے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ development charges انہوں نے ایک سو تریسٹھ ملین لوگوں سے collect کئے۔ میں حقیقت میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ development پر کتنا خرچ ہوا ہے۔ انہوں نے تینوں چیزیں اکٹھی کر دی ہیں survey, town planning and development work اور بیالیس ملین اعداد و شمار دے دیئے۔ حقیقت میں یہ فرمائیں as against 163 million how much they have spent on the development work and when the development work shall be completed

انہوں نے کہا ہے کہ تین سال لگیں گے

will that be a proper time and will that be a time for execution of the development work for a society which has already been registered here.

جناب چیئرمین، ڈاکٹر شہزاد وسیم۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم (وزیر مملکت برائے امور داخلہ)، جناب چیئرمین! یہ

سوسائٹی 84ء میں رجسٹرڈ ہوئی تھی اور یہ درست فرماتے ہیں کہ اس میں کافی problems ہوئے ہیں جو ان کی سوسائٹی بنی تھی اس کے خلاف کافی شکایات تھیں ۔ زمین کے ریٹ کے متعلق اور زمین scattered خریدی گئی تھی ۔ جس کی وجہ سے 1999ء میں ایک ایڈمنسٹریٹر شکایات کی روشنی میں مقرر کیا گیا تھا ۔ جس نے تقریباً ایک کروڑ 56 لاکھ روپے کے قریب رقم recover بھی کی تھی ۔ اس کے بعد اس سوسائٹی کے دوبارہ الیکشن کراکر ان کی management committee قائم کی گئی تھی ۔ انہوں نے کچھ progress دکھائی تھی 125 کنال مزید انہوں نے قبضہ کیا تھا اور ترقیاتی کام بھی شروع کیا تھا ۔ لیکن دوبارہ وہ چیزیں surface میں آئیں ۔ جس پر وزارت داخلہ نے باقاعدہ انکوائری شروع کی اور ابھی since 2003 ایک ایڈمنسٹریٹر کا تقرر کیا گیا ہے جو کام کر رہا ہے۔ جناب! اس کو دیکھا جا رہا ہے اور حقیقت میں جو تاخیر ہوئی ہے یہ جو پہلے ان کی managing committee تھی اس کی وجہ سے ہوئی ہے۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب چیئرمین ! میں نے ترقیاتی کام کے بارے میں پوچھا ہے کہ بیس سال ہو گئے ہیں ایک سوسائٹی کو رجسٹرڈ ہوئے ' اور اس کے بعد آپ نے development work جو ہے as against 163 million کتنا development work کیا ہے ؟ یہ فرمائیں۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم، جناب میں وہی عرض کر رہا ہوں کہ ان تمام وجوہات کی وجہ سے ترقیاتی کام اس phase پر نہیں ہو سکا ہے اور اسی وجہ سے اتنی تاخیر ہوئی ہے ۔ اور ابھی ایڈمنسٹریٹر appoint کرنے کا مقصد ہی یہی ہے کہ اس کو expedite کیا جائے ۔ تو جو embazzlement ہوئی ہے یا جو لوگ اس میں ملوث تھے اس کی تفتیش ہو رہی ہے ۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، بیس سال میں ایسا کیوں ہوا ہے ؟

جناب چیئرمین، تفتیش تو ابھی شروع ہوئی ہے ۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب غریب ملازمین کے پیسے سوسائٹی کے ہیں ۔ پہلے انہوں نے وزارت داخلہ کے ملازمین کی سوسائٹی بنوائی ۔ اس کے بعد بیس سال گزرنے کے بعد آج ایڈمنسٹریٹر مقرر ہوگیا ہے ۔ ابھی وہاں صرف مٹی پڑی ہوئی ہے اور سڑکوں کی نشاندہی

ہوئی ہے ۔ جناب اس کو expedite کروائیے ۔ اس کی کوئی assurance دیجئے یہ دو تین سال کا عرصہ تو اور زیادہ ہے یا ویسے ہی کہہ دیں کہ کبھی بن جائے گی۔

جناب چیئرمین: وسیم شہزاد۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب میں نے پہلے ہی عرض کی ہے کہ ان کی complaints جائز ہیں اور ان کی وجوہات بھی بیان کی ہیں اور یہ جو ابھی ایڈمنسٹریٹر مقرر ہوا ہے یہ 2003ء کو مقرر ہوا ہے ۔ and we are looking into this matter اور ہمیں خود اس چیز کا احساس ہے کہ لوگوں کے ساتھ یہ زیادتی ہو رہی ہے اور نہیں ہونی چاہیے ۔ اس کی جو break up ہے وہ میں آپ کو مہیا کر دوں گا اور بہت جلد اس کی progress دیں گے ۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب اس میں ذاتی دلچسپی لے کر ان کو expedite کرائیں گے ۔

جناب چیئرمین: بھنڈر صاحب، منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ کر تفصیلات دیکھیں ۔ جی ہدایت صاحب ۔

سینیٹر سید ہدایت اللہ شاہ: جناب چیئرمین! وزیر صاحب مجھے یہ بتائیں کہ یہ سوسائٹیاں کس قانون قاعدے کے تحت رجسٹرڈ کی گئی ہیں اور اس کا طریقہ کیا ہے؟ دوسرا جناب اسلام آباد میں بہت ساری ایسی سوسائٹیاں ہیں جو جعلی ہیں لوگوں سے پیسے جمع کر رہی ہیں ان کے تدارک کے لئے کیا کیا جا رہا ہے؟

جناب چیئرمین: شاہ صاحب آپ ایک نئی بات کہہ رہے ہیں بہرحال اگر وزیر صاحب جواب دینا چاہیں تو فرمائیں ۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب چیئرمین! آپ کے علم میں ہے کہ اسلام آباد میں ایسے ہی کاموں کے تدارک کے لئے ڈی سی اسلام آباد نے 144 لگایا تھا ۔ ان کا مقصد ہی یہی تھا کہ ان کو دوبارہ regularize کیا جائے ۔ مختلف مجالس قائمہ میں بھی یہ issues discuss ہو رہے ہیں اور ہم اس کو بڑا seriously لے رہے ہیں تاکہ لوگوں کو کسی قسم کا مسئلہ درپیش نہ ہو ۔

جناب چیئرمین، پروفیسر خورشید صاحب ۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد ، کیا وزیر محترم یہ بتائیں گے کہ cost of land 327 تھی purchase of land جو ہے وہ اس سے تقریباً چالیس ملین زیادہ ہے اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

جناب چیئرمین، شہزاد وسیم ۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم ،جناب اس بارے میں ' ابھی میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا ۔ پہلی managing committee تھی انہوں نے اس میں کافی problems کئے ہیں ۔ کچھ زیادہ ریٹ پر بھی لی گئی scattered جگہ بھی لی گئی ۔ اس کے بعد جب اس کو consolidate کرنے کے لئے ضرورت پیش آئی تو extra پیسہ ادا کرنا پڑا ۔ یہ مسائل پیش آئے ہیں۔

سینیٹر ظفر اقبال چوہدری ، جناب والا! میں بھنڈر صاحب کی بات کو ہی آگے بڑھاؤں گا کہ بھنڈر صاحب کا مقصد یہ تھا کہ time کافی گزر چکا ہے تو اس کا کوئی time period دے دیں۔ آپ ان کو اس بارے میں relief دینے کی کوشش میں ہیں۔ آپ انہیں کہیں کہ آج time دیں کہ یہ کب تک complete ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین، وزیر صاحب، کیا آپ انہیں time دے سکتے ہیں؟

ڈاکٹر شہزاد وسیم ، Approximate time تو دیا ہے لیکن اس کے باوجود میں نے یہ assurance بھی دی ہے کہ اس کو personally دیکھ کر کوشش کریں گے کہ اس سے بھی اگر جلدی ہو سکے تو اس کو کیا جائے۔

جناب چیئرمین، .Next question جناب طاہر اقبال صاحب۔

***Mr. Tahir Iqbal:** (Notice received on 24-09-04 at 12.52 p.m.)

Will the Minister for States and Frontier Regions be pleased to state whether it is a fact that fee is charged, after regular office hours and on holidays by the Government Hospitals in FATA, if so the reasons thereof?

Sardar Yar Muhammad Rind: Yes, it is a fact that Fee is being charged in the Government Hospitals of FATA after regular office hours and on closed holidays due to "Institution Based Practice Policy" of Health Department, Government of NWFP notified *vide* Government of NWFP, Health Department Notification No. 6-117/SPO/PC/H/Vol-I, dated 12-2-2002.

سینیٹر انجینئیر طاہر اقبال، جناب والا! یہ پوچھا گیا تھا کہ آیا regular office hours کے بعد fee charge کی جاتی ہے تو جواب آیا کہ بالکل charge کی جاتی ہے۔ ہمیں یہ بتایا جائے کہ صوبے کے باقی hospitals میں تو یہ practice نہیں ہوتی اور ہمیں کب تک regular office hours میں ہی بیمار ہونا پڑے گا۔

سردار یار محمد رند (وفاقی وزیر برائے سرحدی علاقہ جات): بات یہ ہے کہ working hours کے اندر تو ان کو حکومت کی جو facility ہے وہ provide کرتے ہیں اس کے علاوہ جو weekends ہوتے ہیں یا working hours کے بعد ڈاکٹرز private practice کرتے ہیں تو ہم نے ان کو پابند کیا ہے کہ وہ hospitals کے اندر بیٹھیں اور ایک limited fee لے کر ۔۔ اور میرے خیال میں CMH کے اندر بھی ایسا ہوتا ہے اور وہاں صوبہ سرحد کی حکومت نے بھی rules بنائے ہوئے ہیں کہ ڈاکٹر private practice working hours کے بعد کر سکتے ہیں۔ ہم نے ان کو ہی follow کیا ہے۔ میرے خیال میں یہ ان کے لیے زیادہ بہتر ہو گا۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر محمد سعد صاحب۔

Senator Dr. Muhammad Said: The fee is being charged in the FATA hospitals on the basis and perhaps on the excuse of the Institution Based Practice Policy of the Health Department of Government of NWFP. The fact of the matter sir is that the Institution Based Practice Policy has been completely abandoned by the Government of NWFP and I cannot see any reason that people from the FATA should be punished

for it. Thank you.

سردار یار محمد رند ، جناب سرحد میں ان کی اپنی حکومت ہے ۔ یہ اس پالیسی کو follow نہ کریں۔

Senator Asfandyar Wali: Sir, let me make it very clear. FATA stands for Federally Administered Tribal Areas. No. 2. In the answer it has been said that yes, it is a fact that fee is being charged in the Government Hospitals of FATA after regular office hours due to "Institution Based Practice Policy" of Health Department, Government of NWFP. Now, first of all, the Government of the NWFP has no jurisdiction whatsoever in FATA and No. 2, I want to bring it to the information of the honourable Minister that yes, IBPP was a policy that was forwarded by a Governor, but it has been disbanded in the province.

اب صوبے میں اسے ختم کیا گیا ہے۔ جہاں پر اس کا اطلاق ہو نہیں سکتا جب تک مرکزی حکومت نہ کرے وہاں پر اس کا اطلاق ہو رہا ہے ' انصاف آپ کریں۔ صوبے میں وہ ختم ہوگیا ہے تو یہ اس بنیاد پر فاٹا پر کیوں نافذ کر رہے ہیں ۔ ایک طرف تو ہم سنتے ہیں کہ ان کی فاٹا سے بڑی ہمدردیاں ہیں ' دوسری طرف سے ایسی حرکتیں ہو رہی ہیں۔

Please don't disinform the House. This is complete disinformation that is being given.

سردار یار محمد رند، ہم اس کو consider کریں گے۔ ہم نے تو کوشش کی تھی کہ ان کو بہتر facilities دے سکیں اگر آپ کو اس پر اعتراض ہے تو میں گورنر صاحب سے بھی بات کروں گا اور اس پالیسی کو دوبارہ ہم revise کریں گے۔ اگر ان کو اس پر اعتراضات ہیں تو میں گورنر صاحب سے بھی بات کروں گا اور اس پالیسی کو ہم دوبارہ revise کریں گے۔

سینیٹر اسفند یار ولی، پھر حکومت کو تو بدنام نہ کرو۔

جناب چیئرمین: جی پروفیسر صاحب۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: شکریہ۔ جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ اس وقت NWFP کے اندر فاٹا کے لیے گورنر کا الگ سیکرٹریٹ قائم ہے اور Health Department کے لیے الگ Directorate ہے اور NWFP گورنمنٹ کو فاٹا کے اندر کسی چیز میں، کسی طرح کی مداخلت کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یقیناً اس House کا استحقاق مجروح ہوا ہے جو information یہاں پر دی گئی ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ جیسے بتایا گیا کہ 12 فروری 2002 کو جب موجودہ حکومت وجود میں نہیں آئی تھی اس وقت کا Notification تھا اور اس پر صوبائی اسمبلی کے اندر بڑی تفصیلی بحث ہوئی اور باقاعدہ کمیٹی قائم کی گئی اور اس کو ختم کیا گیا اور ختم کرنے کے بعد ابھی تک فاٹا کے غریب عوام سے یہ پیسہ وصول کیا جا رہا ہے ۔ وزیر صاحب کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ Federal Area میں شام کو بھی OPD کھول دی گئی ہے اور بغیر پیسہ لیے مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے جب کہ فاٹا جیسے پسماندہ علاقے میں پیسے لے کر ان کا علاج کیا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین: حمید اللہ آفریدی۔

سینیٹر حمید اللہ جان آفریدی ، جناب چیئرمین! میں بھی وزیر صاحب کی information میں اضافہ کروں گا۔ فاٹا میں بھی practice وہ نہیں کر سکتے ہیں بند ہے۔ جناب! اس میں ایسی مثالیں ہیں کہ باقاعدہ doctors کی suspension کی گئی ہے اور اس کو بند ہی رہنا چاہیے۔ وزیر صاحب تو اس کو CMH وغیرہ کے level پر compare کر رہے ہیں لیکن وہاں کے ڈاکٹر کا level اور ہے اور یہاں کے ڈاکٹر کا level اور ہے، یہ ڈاکٹر زیادہ important ہو گا، اس کے پاس اس قسم کے patients ہوں گے کہ وہ انہی کو دکھانے کے لیے مجبور ہوں گے جن کی وجہ سے یہاں allow ہوا ہو گا۔ وہاں تو جناب! نام کے doctors ہیں۔ ان کی degrees بھی پتا نہیں صحیح ہیں یا غلط ہیں۔ وہاں پر یہ discourage ہی ہونا چاہیے۔ وہاں پر یہ بند ہی ہیں۔ وہاں doctors باقاعدہ suspend ہوئے ہیں اور یہ وہاں discourage ہی ہونا چاہیے بند ہی ہونا چاہیے، کیوں کہ ان لوگوں کو وہ سرکاری ٹائم میں دیکھنا

discourage کرتے ہیں تاکہ جو سو، ڈیڑھ سو روپیہ ان کو ملنا ہے، شام کو وہ ان سے لے لیں۔
باقی اس میں as such rush والا factor ہی نہیں کہ وہ ان کو شام کو بلائیں۔

جناب چیئرمین، میرے خیال میں وہ کہہ رہے ہے کہ اس کو review کریں گے۔

سردار یار محمد رند: جہاں تک ان کی practice کا تعلق ہے، ہم نے تو یہ کہا ہے کہ working hours کے بعد اگر کوئی private practice کرتا ہے یا week end کے اوپر کرتا ہے تو اس کے لیے وہ ہے۔ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ یہ facilities ان کے لیے صحیح نہیں ہیں اور ان کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے تو اس پر ہم دوبارہ غور کر سکتے ہیں اور ان سے مشورہ لے کر جیسے وہاں کے ممبران مناسب سمجھتے ہیں، ان کے ساتھ بیٹھ کر ہم policy کو change کر سکتے ہیں۔ ہم نے تو صرف ان کا یہاں reference دیا ہے۔

Mr. Chairman: Next question Mr. Muhammad Abbas Komaili.

question no. 4

4. ***Mr. Muhammad Abbas Kumaili:** (Notice received on 24-09-04 at 12.52 p.m.)

Will the Minister for Defence be pleased to state whether it is a fact that PIA flights have been discontinued on Islamabad—Peshawar—Parachinar Sector, if so, its reasons and the time by which the same will be resumed?

Rao Sikandar Iqbal: PIA suspend its operations on the Islamabad—Peshawar—Parachinar route in August 2001 due to poor loads. In view of the limited traffic potential and unviable economics of operations, PIA has no plan to resume its operations on the Islamabad—Peshawar—Parachinar route in the foreseeable future.

Mr. Chairman: Any supplementary question?

سینیٹر محمد عباس کمیلی، جناب! اس route کو انہوں نے discontinue کر دیا ہے اور یہ کہہ رہے ہیں کہ مستقبل میں بھی اس کے کوئی chances نہیں ہیں کیوں کہ یہ viable نہیں ہے۔ PIA اور بہت سے routes operate کر رہی ہے جو routeseconomically viable نہیں ہیں۔ یہ تو اس علاقے پاڑا چنار کے ساتھ زیادتی ہے۔ اس

طرح سے less developed areas کس طرح develop ہوں گے۔ یہ facility تو لوگوں کو ملنی چاہیے۔

جناب چیئرمین: ان کو بھی اپنی commercial side دیکھنی ہوتی ہے .بہرحال وزیر صاحب۔

Mr. Zahid Hamid : Thank you sir. I would like for the information of the Member, to just mention the average passenger load on the 48 flights which were operated during the last 8 months before this route was closed. On the Islamabad - Parachinar Sector, the average passenger flight was 1.3. Only one person in this Twin Otter aircraft which carries 18 passengers was travelling from Islamabad to Parachinar and on the way back 0.9. one person was coming back. Even on the Peshawar - Parachinar sector, the average passengers were 4.6 on Parachinar - Peshawar 6.3. So, they are so low as to really obviate any possibility of restarting this route in the near future.

Mr. Chairman: Yes, Muhammad Akram.

سینیٹر محمد اکرم ولی: جناب چیئرمین صاحب! میرا supplementary سوال یہ ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ آج کل کے زمانے میں Airlines نہیں بلکہ ہر کمپنی profit and loss کی بنیاد پر کام کرتی ہے لیکن ہمارے ہاں کچھ متضاد قسم کی پالیسی exist کر رہی ہے۔ وہ اس طرح سے کہ PIA کے اندر کچھ routes socio-economic bases کے اوپر چلائے جاتے ہیں۔جس طرح کیپٹن صاحب نے فرمایا کہ کئی routes ایسے ہیں جو صرف اس بنیاد پر چلائے جا رہے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ policy کے تحت کئی private airlines کو مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ socio-economic grounds پر routes operate کریں۔ تو جب اسلام آباد' لاہور route پر viabilities بن جاتی ہیں .تو پشاور اور پارہ چنار پر کیوں نہیں بن سکتی ہیں

اور میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ اس پر بھی ذرا دوبارہ نظر ثانی کرنے کی ضرورت ہے کہ---

جناب چیئرمین، وہ تو passenger load پر ہوگا ناں۔ وہ خود تو نہیں بنائیں گے وہ تو جو logistics ہیں اسی کے حساب سے جائیں گے۔

سینیٹر محمد اکرم ولی، مگر جناب! جب لوگوں کی تکالیف کو ذہن میں رکھ کر دوسرے routes viable بن رہے ہیں اور یہاں پر میں اس بات پر یعنی load پر اتفاق نہیں کرتا۔ Loads تو available ہیں، یہ بات آجاتی ہے route کی profitability کی۔ اگر profitability دوسرے routes پر acceptable ہے تو یہاں بھی acceptable ہونی چاہیے یا پھر وہ بھی scrub کر دیئے جائیں۔ تو میرا خیال ہے یہ پوری policy غلط بنی ہوئی ہے اس کی تو total revision کی ضرورت ہے۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Minister for Defence.

Mr. Zahid Hamid : Sir, the honourable member is quite right, sir, that there are certain socio-economic routes which are: to the Northern Area - Chitral, Makran Coast and Interior Sindh, which were being run by PIA through the Fokker aircraft notwithstanding the fact that the passenger loads were quite low and losses were being incurred. The PIA has been lodging claims with the Government for subsidising these routes Now, those Fokker aircrafts are more or less grounded and are being phased out. New Turbo Prop aircrafts are being obtained. These flights on the socio-economic routes will be re-started hopefully but I would again reiterate, sir, that in this particular route the passenger load is so low as to really make it totally, totally uneconomical.

Mr. Chairman: Kulsoom Parveen sahiba.

سینیٹر کلثوم پروین: جناب چیئرمین! میرا سوال وزیر صاحب سے یہ ہے کہ PIA

کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ سوال پہلے بھی House میں آ چکا ہے کہ بلوچستان کے حوالے سے انہوں نے کہا ہے کہ کچھ routes ایسے ہیں جو کہ منافع بخش نہیں ہیں۔ روزانہ جو flights آتی ہیں کوئٹہ سے اسلام آباد لیکن بدھ والے دن flight نہیں آتی جس کی وجہ سے اگر کوئی meetings یا اجلاس وغیرہ ہوتا ہے تو لوگوں کو کافی مشکلات ہوتی ہیں اور لوگ پھر پہلے کراچی جاتے ہیں اور پھر وہاں سے اسلام آباد آتے ہیں۔ تو کیا یہ وجہ بتائیں گے کہ کیوں بدھ والے دن flight کوئٹہ سے اسلام آباد نہیں آتی ہے۔ میرے خیال میں یہ route کافی منافع بخش ہے کیونکہ اگلے دن لوگوں کو بالکل جگہ نہیں ملتی جہاز میں۔

جناب چیئرمین: یہ تو نیا سوال ہوگیا۔ یہ اس کے ساتھ related نہیں ہے۔ لیکن یہ ہے کہ آپ اس point کو note کرلیں کہ difficulties رہتی ہیں ممبران کو۔ جی رضا صاحب۔

Mr. Zahid Hamid : Sir, I will.

سینیٹر رضا محمد رضا: شکریہ جناب چیئرمین! میرا بھی بڑا تلخ تجربہ ہے۔ اس لیے کیونکہ میں ژوب کا رہنے والا ہوں اور وہاں پر بھی PIA کی صرف ایک flight جاتی ہے اور ایک آتی ہے۔ اب تو وہ تقریباً نہ ہونے کے برابر ہے۔ اس میں جناب! بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ اس ادارے کو ملک کے ہر حصے سے نہیں کمانا ہے۔ اس نے اپنے ملک کی عوام کو سہولیات بھی دینی ہیں، لوگوں کو مرکز سے متصل کرنے میں مدد بھی دینی ہے۔ اب خصوصی طور پر بعض اقدامات ہوئے ہیں۔ اب northern areas کے لیے central excise duty اس کے ٹکٹ پر نہیں لی جاتی ہے۔ تو ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ پارہ چنار جیسے، خضدار جیسے، تربت جیسے علاقے، ژوب جیسے علاقے، ان کے لیے central excise duty جو 20% یا 25% ہے اس کو ختم کیا جائے اور اس کے connecting flights بنائے جائیں۔ یا تو خلیجی ممالک کے ساتھ ان کو connect کیا جائے یا ملک کے اندر۔ اب مثال کے طور پر پہلے ہمارا route ہوا کرتا تھا پشاور، ڈیرہ اسماعیل خان، ژوب، ملتان کے لیے تین دن اور تین دن کوئٹہ کے لیے۔ تو اس route کو develop کیا جائے، اب وہاں پر صرف ایک flight چلتی ہے۔ اس کو ایسا کیا جاسکتا ہے کہ پشاور۔ پارہ چنار۔ ژوب۔ ملتان یا کسی اور جگہ onward اس کو connected کیا جاسکتا ہے۔ خلیجی ممالک کے ساتھ بھی

اس کو connect کیا جا سکتا ہے۔ تو اس میں ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ آپ ہر جگہ وہ بنیے والا سلسلہ نہ نکالیں کہ اگر منافع ہے تو ہم نے چلانا ہے اور اگر منافع نہیں ہے تو نہیں چلانا۔ جب ہر جگہ آپ کو منافع ہے تو کسی ایک سیکٹر میں PIA کو نقصان بھی تو اٹھانا ہوگا۔ یا پھر دوسری کمپنیوں کو لایا جائے۔ سعدیہ والا Air Blue چلائے ادھر۔ اس میں کیا مشکل ہے؟ یہ تو چلایا جا سکتا ہے۔

جناب چیئرمین: رضا صاحب! وزیر صاحب کو سن لیں کیونکہ وقت تھوڑا ہے۔

Would you like to comment on that?

Mr. Zahid Hamid: Sir, I have already said that yes, we do operate some socio-economic routes but the learned member will appreciate that the route cannot be run for just one passenger.

Mr. Chairman: Mr. Bilour! be brief.

Senator Ilyas Ahmed Bilour: Sir, the honourable Minister has talked about the economic problem: economically they are not viable but Peshawar Airport is most earning. The highest earning Airport because of the Middle East and Saudi Arabia: let me tell you very honestly that for Peshawar Airport if there is one or two flights which cannot make more money, it should be ignored. No.1.

نمبر 2، میرا سوال جناب کے ساتھ اس سے زیادہ relevant نہیں ہے۔ لیکن question یہ ہے کہ پشاور سے لاہور flight ہے، full جاتی ہے، لیکن flight timings کیا ہیں، most inconvenient ہیں۔ ایک بج کر 20 منٹ پر flight پشاور سے take off کرتی ہے اور وہ flight واپس آتی ہے وہاں سے چار بجے۔ پہلے یہ ہوتا تھا کہ صبح flight take off کرتی اور رات کو ادھر سے واپس آتی تھی لوگ صبح جاتے تھے اور اپنا کام کر کے شام یا رات کو واپس آ جاتے تھے۔ جناب پشاور کے ساتھ اور سرحد کے ساتھ پارہ چنار کے ساتھ اور خضدار وغیرہ کے ساتھ

سوتیلوں جیسا سلوک کیا جا رہا ہے۔ کوئی limit نہیں ہے۔ یہ کہتے ہیں profitable نہیں ہے، تو پشاور جتنی earning دے رہا ہے آپ سوچ بھی نہیں سکتے۔

جناب چیئرمین، آپ وزیر صاحب کو تو سن لیں۔

Mr. Zahid Hamid: Thank you, sir, the first part of the question I have already answered twice, sir, the second part regarding the timings, I will bring to the notice of the PIA Authority.

Mr. Chairman: Mr. Bangulzai.

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، میرا سوال وزیر صاحب سے یہ ہے کہ انہوں نے جواب میں فرمایا کہ route پر کم load ہونے کی وجہ سے یہ route غیر منافع بخش ہے اور وہ loss میں جا رہے ہیں۔ جناب چیئرمین! صاحب میرا سوال ان سے تھوڑا سا economically مختلف ہے اور شاید ذرا اس سے ہٹ کر بھی ہے۔ بہت سارے لوگ جب ہم یہاں آتے ہیں تو ہمیں ٹکٹ نہیں دیا جاتا اس بنا پر کہ جہاز میں overloading ہے اور دوسری option یہ رکھی جاتی ہے کہ یا پھر آپ Business class ٹکٹ لے لیں۔ پھر آپ سفر کر لیں۔ کئی مرتبہ ہم نے Economy کی بجائے----

جناب چیئرمین، یہ نیا سوال ہے اس کا اس سے تعلق نہیں ہے۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، نہیں اس میں بڑی اہم بات ہے جی۔ جب ہم Business class کا ٹکٹ لے کے اندر جاتے ہیں تو وہاں پورے جہاز کی سیٹیں خالی ہوتی ہیں۔ میری ان سے گزارش ہے کہ وہ اپنے سٹاف کو ذرا تنبیہ کر دیں کہ ہم سے غلط بیانی نہ کریں۔ یہاں ground میں تو یہ بتایا جاتا ہے کہ جہاز بالکل overload ہے لیکن جیسے ہی ہم اندر جاتے ہیں تو صورت حال مختلف ہوتی ہے۔ یا تو یہ ان کی کاروباری چال ہو گی۔

جناب چیئرمین، اچھا تشریف رکھئے۔ آئندہ ایسی بات آپ اسی وقت بتا دیں تاکہ فوراً چیک کر سکیں۔ Mr. Asfandyar Wali.

Senator Asfandyar Wali: Thank you Mr. Chairman.

جو بات الیاس صاحب نے کہی میں ذرا اس کو آگے بڑھاؤں گا۔

You have said also to a Member of the Board of Directors of the PIA and I was also there and if you remember the most profitable route for PIA was Dubai-Peshawar

باقی تو پشاور کی بدقسمتی کہ کوئٹہ سے تو کوئی flight آتی نہیں۔ لاہور کی timings کا انہوں نے بتایا۔ کراچی سے جو flight پشاور آتی ہے وہ صبح سات بجے take off کرتی ہے۔ رمضان میں تو ٹھیک ہے سحری کے بعد انسان جیسے ہی سحری کرتا ہے ایئرپورٹ چلا جاتا ہے۔ Sir, the most profitable route for PIA was Dubai-Peshawar انہوں نے اس کا آدھے سے زیادہ business تو Emirates کے حوالے کر دیا۔ وہ جو ہمارے profitable routes ہیں وہ آپ Emirates کے حوالے کر رہے ہیں، بدلے میں جو تھوڑے unprofitable ہیں جو اس کو balance کیا کرتے تھے وہ آپ بند کر رہے ہیں۔ ذرا مجھے یہ بتا دیں honourable Minister Sahib کہ کتنے صوبائی دارالخلافوں سے یا ہمارے ملکی دارالخلافوں سے پشاور by air connected ہے؟

Mr. Chairman: I think جو routes ہوتے ہیں--- نہیں یہ bilateral agreement کا سلسلہ ہے۔ بہرحال یہ وزیر صاحب خود بتائیں گے۔

Mr. Zahid Hamid : That is exactly the point, Mr. Chairman, You are very right. Let me first say in reply to the earlier question also from honourable Senator and the present question that it is correct that Peshawar Airport is one of the most profitable airports being run by the Civil Aviation Authority. So far as the Dubai-Peshawar route is concerned sir, this is also correct that Emirates has been given a share there but as you have very rightly pointed out, it is in accordance with the mutual

agreement between the two countries.

Senator Asfandyar Wali: Sir, it is the most profitable airport

Mr. Chairman: I think

وہ کہہ رہے ہیں کہ they will look at whatever can be done.

سینیٹر اسفندیار ولی: کچھ نہیں کہا sir انہوں نے۔

جناب چیئرمین: نہیں نہیں پہلے کہا تھا۔ اچھا پھر کہہ دیں۔

جناب زاہد حامد: Timing کے بارے میں نے پہلے ہی کہا تھا جی۔

Senator Asfandyar Wali: In Quetta, there is no flight. Timings

کی بات تو بعد میں آتی ہے پہلے آپ ہمیں flights تو دیں کوئٹہ۔پشاور کے لیے اس کے بعد پھر timings کی بات آئے گی۔

جناب چیئرمین: کافی supplementaries ہوگئے ہیں۔ ڈاکٹر محمد علی بروہی۔

5. ***Dr. Muhammad Ali Brohi:** (Notice received on 24-09-04 at 12.57 p.m.)

Will the Minister for States and Frontier Regions be pleased to state the number of Afghan refugees in Sindh and the time by which they will be repatriated?

Sardar Yar Muhammad Rind: 0.250 million approximately.

By March 2006, if conditions in Afghanistan were conducive for the return.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر ڈاکٹر محمد علی بروہی، جناب چیئرمین! مہربانی۔ وزیر موصوف نے جواب دیا ہے کہ تقریباً 250 million افغان مہاجرین سندھ میں ہیں۔ اگر افغانستان کے حالات سازگار رہے تو مارچ 2006 تک چلے جائیں گے۔ تو میں وزیر صاحب سے یہ پوچھوں گا کہ اگر افغانستان کے

حالات ناساز گار رہے تو کیا زندگی بھر ہم میزبانی کے فرائض انجام دیتے رہیں گے۔

سردار یار محمد رند، جناب چیئرمین! مہاجرین 02.5 million ہیں۔ ہم کوشش کر رہے ہیں اور ہماری ترجیح ہے کہ وہ 2006 تک واپس چلے جائیں۔ اس پر ہماری بات UNHCR کے ساتھ ہماری بات ہو رہی اور ہم ان کی واپسی کے بہتر طور پر انتظامات کر رہے ہیں۔ جناب چیئرمین! یہ افغانستان کے حالات پر depend کرتا ہے۔ انشاء اللہ جیسے جیسے افغانستان کے حالات بہتر ہو رہے ہیں روز بروز ان کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے اور ہم اس قسم کے حالات وہاں پیدا کر رہے ہیں۔ ہم UNHCR کے ساتھ مل کر packages دے رہے ہیں کہ وہ 2006 تک افغانستان واپس جا سکیں۔

جناب چیئرمین، نگہت مرزا صاحبہ۔

سینیٹر مسز نگہت مرزا، جناب چیئرمین! اگر کسی بھی علاقے میں مہاجرین کو آباد کیا جاتا ہے تو پھر کوئی خاص علاقہ ان کے لئے مختص کر دیا جاتا ہے کہ وہ ان حدود میں رہیں گے۔ مجھے نہیں معلوم کہ ملک کے دوسرے حصوں میں کیا صورتحال ہے۔ خصوصاً کراچی میں تو میں نے یہ دیکھا ہے کہ کپڑے کی تمام تجارت افغان مہاجرین کے ہاتھوں میں ہے۔ ٹھیلے والے ہیں تو افغان مہاجرین ہیں یہاں تک کہ فٹ پاتھوں پر بھیک مانگنے والے بھی افغان مہاجرین ہیں۔ تو آپ یہ بتائیے کہ ہمارے ہاں لوگوں سے بھیک کا حق بھی چھین لیا گیا ہے وہ کیا کریں؟

جناب چیئرمین، جی اسفندیار ولی۔

سینیٹر اسفند یار ولی، جناب چیئرمین! میں وزیر صاحب کو کراچی کے ہزاروں ایسے بندوں کی list with addresses پیش کر سکتا ہوں who are not Afghan refugees, they belong to FATA and to the nameless province (N.W.F.P). اگر میں یہ ثابت کر دوں کہ ان میں آپ ان لوگوں کو بھی treat کر رہے ہیں جو قبائلی علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں یا جو میرا بے نام صوبہ ہے اس سے تعلق رکھتے ہیں تو کیا ان کو کم از کم یہ Identity Cards دے دیں گے۔ جناب! میں اکثر کراچی جاتا ہوں اور ہزاروں کے تعداد میں یہ شکایت مل رہی ہے کہ فاٹا کے لوگوں کو اور باقی پختونوں کو صرف اس بہانے پر وہ Identity Cards

نہیں دے رہے ہیں کہ وہ افغان مہاجرین ہیں حالانکہ وہ اپنا ڈومیسائل دکھاتے ہیں اور سب کچھ دکھاتے ہیں لیکن ان کا شمار پھر بھی Afghan refugees میں ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین: وہ تو Interior کا ہوگا۔

سردار یار محمد رند: جناب چیئرمین! یہ question تو Interior کا بنتا ہے مگر جہاں تک تعلق FATA اور Frontier کا ہے۔ ایسی کوئی بات نہیں ہوگی۔ ہم کوشش کر رہے ہیں اور اب ہم Afghan refugees کو ایک document بھی دینے کے لئے کوشش کر رہے ہیں کہ ان کے پاس documents بھی ہوں اور ہمارے پاس صحیح facts and figures ہوں۔ ہمارے borders کے ساتھ جو camps تھے وہ بھی ہم نے ختم کر دیئے۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ان کو ایک کیمپ کے اندر لایا جائے-اور UNHCR کے ساتھ مل کر ان کو 2006 تک واپس بھیجا جائے۔ جہاں تک کراچی میں ہمارے FATA اور Frontier کے لوگوں کا تعلق ہے۔ اس وقت یہ ذمہ داری میرے ذمے ہے اور کی انشاء اللہ ہم کوشش کر رہے ہیں اور Interior سے بھی بات کریں گے، اگر ان کے پاس وہاں کے documents ہوں، اگر وہ پاکستان کے شہری ہیں تو ان کے پاس documents ہونے چاہئیں۔ ان کے پاس proof ہونے چاہئیں۔ جن جن لوگوں کے پاس proof ہوں گے ہم انشاء اللہ ان کی تکلیف دور کریں گے۔

جناب چیئرمین: اسلم بلیدی صاحب۔

سینیٹر محمد اسلم بلیدی: جناب چیئرمین! وزیر موصوف نے اپنے جواب میں یہ لکھا ہے کہ اگر افغانستان میں حالات سازگار رہے تو پھر 2006 تک ہم Afghan refugees کی واپسی کا بندوبست کریں گے۔ میں آپ کے توسط سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ افغانستان میں حالات سازگار ہو چکے ہیں۔ افغانستان میں جمہوری الیکشن ہو چکے ہیں۔ وہاں پر ایک نمائندہ حکومت کام کر رہی ہے۔ وہاں پر infrastructure develop ہو رہا ہے۔ وہاں پر Education Sector اور Health Sector میں بڑے پیمانے پر کام ہو رہے ہیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ Law and Order کا مسئلہ بھی پاکستان کی نسبت افغانستان میں بہتر ہے۔ تو پھر جناب وزیر صاحب اور یہ حکومت کن حالات کی سازگاری کے لئے انتظار کر رہے ہیں؛ اسی طرح بلوچستان میں بھی one million سے

زیادہ Afghan refugees رہ رہے ہیں۔ بلوچستان میں امن و امان کا مسئلہ بلوچستان میں منشیات کا مسئلہ سب انہی refugees کی وجہ سے ہے۔ منسٹر صاحب کا تعلق بھی بلوچستان سے ہے۔ میں آپ کے توسط سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جتنا جلدی ممکن ہو سکے افغان rufgees سے ' [XXXX] میں منسٹر صاحب سے کہنا چاہتا ہوں کہ 2006ء تک انتظار نہ کریں' افغانستان میں حالات سازگار ہیں اور سے پہلے ان refugees سے پاکستان کی جان چھڑائیں۔مہربانی۔

Mr. Chairman: That remarks is expunged. Yes Mr. Kakar.

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ، جناب چیئرمین صاحب' میری بھی refugees کے حوالے سے یہی گزارش تھی کہ جیسے اسفندیار خان صاحب نے فرمایا ہے کہ کراچی میں پختونوں کو مسئلہ درپیش ہے' میں کہتا ہوں کہ کراچی میں تو Indians, Srilankans اور بنگالیوں نے قبضہ کر لیا ہے' ساتھ ساتھ انہیں بھی چلتا کر دیجیئے کہ یہ جو ہم پر burden پڑا ہے' یہ پہلے nationality claim کرتے ہیں اور بعد میں حکومت capture کرتے ہیں' ان سے ہماری جان چھڑائی جائے۔ شکریہ۔

میر محمد نصیر مینگل، جناب اسی سے related میرا question ہے۔

جناب چیئرمین، تین ہو چکے ہیں' اب next question لیتے ہیں۔ منسٹر صاحب پہلے جواب تو دے چکے ہیں' ٹھیک ہے دوبارہ جواب سن لیں۔ جی منسٹر صاحب۔

سردار یار محمد رند، جناب میں فاضل رکن سے اتفاق کرتا ہوں کہ میرا تعلق بھی بلوچستان سے ہے اور مجھے پتا ہے کہ ان کے آنے سے ہمیں یعنی بلوچستان اور فرنٹیئر کے لوگوں کو اور دوسرے صوبوں کو بھی کن کن مسائل سے گزرنا پڑا ہے۔ میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ ہم UNHCR سے بات کریں گے کیونکہ ان کو بھیجنے پر بھی cast آتی ہے اور بہت سے بندوبست کرنے پڑتے ہیں۔ ہم انہیں by force نہیں بھیج سکتے مگر میں ان کو یہ یقین دہانی کراتا ہوں کہ 2006ء تک یا اس سے پہلے پہلے جتنا بھی زیادہ ممکن ہو گا اور ہم کوشش بھی کر رہے ہیں اور ہماری خواہش بھی ہے۔ افغانستان میں حالات بہتر ہو رہے ہیں' ہم نے 23 سال ان

\+ [xxxx *Words expunged by the order of the Chairman*]

کی مہمان نوازی کی ہے' ان کا بھی فرض بنتا ہے اور ہماری بھی کوشش ہو گی کہ ہم انہیں 2006ء سے پہلے واپس افغانستان بھجوا دیں۔ اس کے علاوہ جو بھی refugees ہوں گے ہم کوشش کریں گے جیسے ہمارے دوست نے کہا خواہ وہ برمی ہوں' بنگلہ دیشی ہوں یا ہندوستانی ہوں' جو بھی ہمارے پاس refugees ہیں اور اگر وہ کسی مجبوری کے تحت ہیں تو ان کے لئے ہم Interior سے بات کریں گے کہ انہیں بھی واپس بھجوانے کے انتظامات کئے جائیں۔

جناب چیئرمین، میرے خیال میں کافی سوالات ہو گئے ہیں۔ سوال نمبر 6، محمد علی بروہی صاحب۔ Answer taken as read.

6. ***Dr. Muhammad Ali Brohi:** (Notice received on 24-09-04 at 12.57 p.m.)

Will the Minister for Defence be pleased to state:

(a) the total number of persons recruited in PIA during the last three years with province-wise break-up; and

(b) the number of these persons appointed on regular and daily wages basis, separately, with province-wise break-up?

Rao Sikandar Iqbal: (a) (&) (b) The requisite information regarding appointments made in PIA during last 03 years, is annexed.

PIA - HUMAN RESOURCES (P & P) DIVISION

INDUCTION IN PIA FROM 1/1/2001 TO 31/12/2003

PERMANENT BASIS

S.#	DESIGNATION	PAY GROUP	PROVINCE/REGION							
			PUNJAB	S(U)	S(R)	NWFP	BAL	AJK	NA/FATA	TOTAL
1	Trainee Engineer	V	3	2	0	4	0	1	0	10
	TOTAL		3	2	0	4	0	1	0	10

CONTRACT BASIS

S #	DESIGNATION	PAY GROUP	PROVINCE/REGION							
			PUNJAB	S(U)	S(R)	NWFP	BAL	AJK	NA/FATA	TOTAL
3	Director Engineering	EPS"G"	1	0	0	0	0	0	0	1
4	P.S.O to M.D	VI(I)	1	0	0	0	0	0	0	1
5	Director I.T	Special	1	0	0	0	0	0	0	1
6	First Officer DH-8	Special	1	0	0	0	0	0	1	2
7	Cadet Pilot	Special	19	6	1	2	0	0	0	20
8	General Manager (Punjab)	X	1	0	0	0	0	0	0	1
9	General Manager (MIS)	X	1	0	0	0	0	0	0	1
10	Project Manager	IX	1	0	0	0	0	0	0	1
11	MC/MD Sectt (ISB)	VIII(II)	1	0	0	0	0	0	0	1
12	Asstt Project Manager	VIII	0	0	0	1	0	0	0	1
13	Operations Engr	VII	1	0	0	0	0	0	0	1
14	Facilities Dev. Officer	VII	0	1	0	0	0	0	0	1
15	Programmer	V	2	2	1	0	1	0	0	6
16	Network Engr	V	0	2	0	0	0	0	0	2
17	Air Hostess	IV	192	102	40	70	16	4	5	429

18	Flight Steward	IV	2	0	0	0	0	0	0	2
19	Badminyton Player	IV	1	1	0	0	0	0	0	2
20	Asstt Programmer	IV	2	0	0	0	0	0	0	2
21	RTA	III	0	1	0	1	0	0	0	2
22	Machine Operator	III	1	1	0	0	0	0	0	2
23	Tele Optr / Commn Asstt	III	1	0	0	0	0	0	0	2
24	Accounts Assistant	III	0	0	1	0	0	0	0	1
25	Communication Engr	Consolidated	0	1	1	0	0	0	0	1
26	System Engineer	Consolidated	0	1	0	0	0	0	0	2
27	Network Engr	Consolidated	0	1	1	0	0	0	0	1
28	Sr. Comm Engr	Consolidated	1	0	0	0	0	0	0	2
29	Exec. Chef	Consolidated	0	1	0	0	0	0	0	1
30	Sr.Sous Chef	Consolidated	1	1	0	1	0	0	0	1
31	Foot Ball Player	Consolidated	1	0	0	0	0	0	0	3
32	System Administrator	Consolidated	1	6	1	0	0	0	0	1
33	Manager Software Developer	Consolidated	1	0	0	0	0	0	0	8
[illegible]	[illegible]					0	0	0	0	1
35	Trainee Officer	Consolidated	34	11	10	8	1	1	2	67
36	Asst. Manager Data Base	Consolidated	1	0	0	0	0	0	0	1
37	Chief Medical Officer	Consolidated	1	0	0	0	0	0	0	1
38	Cricket Player	Consolidated	6	3	0	2	0	0	1	12
	Total		278	141	56	86	19	5	9	694

RE-DEPLOYMENT ON PIA CONTRACT

S.#	DESIGNATION	PAY GROUP	PROVINCE/REGION							
			PUNJAB	S(U)	S(R)	NWFP	BAL	AJK	NA/FATA	TOTAL
	* Contractual Employees	Consolidated	1530	1411	231	433	65	64	46	3770
	Grand Total		1811	1554	287	523	74	70	55	4374

* Daily Wagers already working in PIA through Manpower Contractor and later on inducted on PIA contract with Staff Number.

Mr. Chairman: Any supplementary? Yes Muhammad Ali Brohi.

سینیٹر ڈاکٹر محمد علی بروہی: جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کروں گا کہ وزیر موصوف نے کہا ہے کہ گزشتہ تین سالوں کے دوران جو PIA میں contract basis پر اور permanent basis پر جن لوگوں کو لیا گیا ہے۔ میں یہ معلوم کروں گا کہ کیا بلوچستان، فرنٹیئر، سندھ اربن اور رورل سے کوئی لائق نہیں تھا یا merit پر نہیں تھا کہ جن کو PIA میں لیا جائے، تینوں provinces میں کوئی لائق نہیں ہے۔ ایئرہوسٹسز میں صرف 192، سندھ اربن سے 102، سندھ رورل سے 40، NWFP سے 70، بلوچستان سے 16 اور AJK سے 4۔ ان تمام special groups میں آپ دیکھیں کہ جو MD کے PS ہیں وہ بھی ماشاء اللہ ہیں۔ PIA والے کہتے ہیں کہ منافع بخش نہیں ہے، PIA loss میں جا رہا ہے۔ یہ تین سال میں کیا ہے؟

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے ایک ایک سوال کرتے جائیں اور جواب سن لیں۔

جی. Minister for Defence.

Mr. Zahid Hamid: Thank you sir. The table which is given, a host of information is given in the reply and that very clearly shows that Punjab, out of 4374, is 1811, Sindh Urban is 1554, Sindh Rural is 287,

NWFP is 523, Balochistan is 74, AJK is 70 and Northern Areas FATA is 55. So all regions have been represented and of course, this recruitment is made through very transparent procedure.

Ch. Muhammad Anwar Bhindar: But they are on daily wages..

Mr. Zahid Hamid: Please, let me finish. The Provincial quotas are also kept in mind sir, as well as merit. There is 10% reservered for merit and normally attempt is made to adhere to Provincial quota also.

Mr. Chairman: Mr. Bhinder.

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! یہ بتایا گیا ہے کہ permanent 10 رکھے گئے ہیں، contract basis پر 594 ملازم رکھے گئے۔ Re-employment on PIA contract پر، شاید یہ ان کا کوئی procedure ہوگا تاہم میں اس سے واقف نہیں ہوں، 3770 ملازم رکھے گئے ہیں اور جو daily wages پر ہیں، یہ 4374 ملازم رکھے گئے ہیں۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: یہ grand total ہے۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! daily wages پر already work کر رہے ہیں۔ یہ through manpower contractor کے رکھے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: 594 بھی اوپر والے ملانے گئے ہیں۔یہ grand total ہے۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: یہ grand total میں 4374 employees بنتے ہیں۔ جن میں صرف 10 permanent ہیں۔ اب ملازمین کو contract basis پر رکھ لینا اور پھر re-employee کر لینا اور پھر daily wages پر رکھ لینا، جناب والا! یہ پالیسی کب ختم ہوگی؟ ان کی جو بھی requirement ہے، اس کے مطابق آدمی رکھیں اور وہ permanent basis پر رکھیں۔اب یہ تین categories رکھنے سے nepotism بھی آتی ہے، favouritism بھی آتی ہے۔ ملازم بھرتی کرتے وقت merit کا خیال نہیں رکھا جاتا۔جب چاہا کسی کو daily wages

پر رکھ لیا' conrtract basis پر رکھ لیا۔

جناب چیئرمین: انہوں نے contract پر ملازمین رکھنے کے لئے کوئی criteria ضرور رکھا ہو گا۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! میں یہ معلوم کرنا چاہ رہا ہوں۔

Mr. Zahid Hamid: Sir, I may clarify.

یہ Re-employment on PIA contract میں جو 3770 ملازمین ہیں'

now there is an asterisk on this contractual employees and that asterisk is then explained directly under this little table and that says Daily wagers already working in PIA through a man-power contractor, later on inducted on PIA contract with staff number. So, these 3770 were originally on daily wages. They have now been, through a man- power contractor, and now they have been given gone PIA conctract with the staff number. So this is definitely a progressive step forward.

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! مجھے تو numbers پر اعتراض ہے۔

جناب چیئرمین: ان کا point ہے کہ اگر ملازمین کی ضرورت ہے تو why not regularity is being maintained.

جناب زاہد انور (وزیر مملکت برائے دفاعی پیداوار)، جناب والا! پہلے یہ daily wages پر تھے اور اب contract پر ہیں۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! daily wages ہوتی ہے اور contract پر ملازم رکھنا جو ہیں' یہ دونوں چیزیں promote favouritism and nepotism۔ آپ کی جو requirement ہے' اس کے مطابق ملازمین رکھیئے لیکن انہیں permanent basis پر رکھیئے۔

Mr. Chairman: The Member has pointed out that they should be on regular basis rather than on contract basis.

یہ تو daily wages is some time temporary requirment ہوتی ہے اور otherwise contract ایک مقررہ مدت کے لئے ہوتا ہے۔

Mr. Zahid Hamid: Sir, that is right.

(Interruption)

جناب چیئرمین : جناب بنگزئی صاحب۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، جناب والا! میں ایک سوال کرنا چاہتا ہوں کہ بھنڈر صاحب نے بہت اہم سوال اٹھایا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ security of job میں جو مختلف قسم کے benefits ہوتے ہیں، وہ permanent staff کو ملتے ہیں اور ہم اس طرح کے طریقے اختیار کرکے ایک طرح کی slave labour promote کر رہے ہیں۔ آپ proportion دیکھیں کہ ان میں سے صرف 10 permanent ملازمین ہیں، 594 contract پر ہیں اور مجھے پتا نہیں ہے کہ جو انہوں نے کہا ہے کہ 3770 ممبر بن گئے ہیں، ان کی security of job, facilities کیا ہے۔ یہ سارے کا سارا طریقہ labour کو exploit کرنے اور insecurity create کرنے کا ہے۔ یہ پالیسی بدلنی چاہیے۔ اگر یہ ملازمین ٹھیک ہیں تو انہیں regular basis پر obsorb کیجئے۔ اگر نہیں ہیں تو انہیں فارغ کیجئے۔ اس طرح در اصل لوگ دس دس، پندرہ پندرہ سال سے کام کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین جناب بنگزئی۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہمیں متعلقہ وزارتوں سے جو اطلاعات ملتی ہیں، میں ان کے بارے میں totally تو نہیں کہہ سکتا البتہ کسی حد تک وہ ہمیں mis-guide کرتے ہیں۔ ابھی اس وقت جیسے وزیر موصوف فرما رہے ہیں، میں خود اس چیز کا گواہ ہوں کہ کچھ ایسے بندے ہیں، اگر یہ چاہیں تو میں ان کے نام بھی دے سکتا ہوں، جو دس، دس اور بارہ، بارہ سالوں سے پسنی Airport پر اور گوادر Airport پر کام کر رہے ہیں اور آج تک انہیں induct نہیں کیا گیا ہے اور یہاں ہمیں جواب دیا جاتا ہے کہ ہم نے ان کو induct کر لیا ہے۔

جناب چیئرمین، آپ جو نام دیتے ہیں وہ دے دیں۔ منسٹر صاحب آپ کو پتا کرکے بتا دیں گے۔ مسٹر ثناء اللہ بلوچ صاحب۔

سینیٹر ثناء اللہ بلوچ، جناب! میں نے گزشتہ سوال پر بھی کوشش کی لیکن آپکی توجہ حاصل نہیں کر سکا۔ محترم وزیر موصوف نے کہا تھا socio-economic grounds پر کچھ subsidies دی گئی ہیں اور وہاں پر کرائے کم ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اسلام آباد ہم پر جو مہربانی اورمحبت کر رہا تھا وہ ختم کر دی گئی ہے۔ بلوچستان میں کہیں بھی socio- economic ground پر کسی بھی فوکر طیارے میں کرائے کی مد میں رعایت نہیں دی جا رہی ۔ میں پرسوں ہی پنجگور سے آ رہا ہوں ۔پنجگور سے کراچی تک کا سفر 2400/ روپے میں میں نے فوکر طیارے میں کیا ہے اور اسی طرح کوئٹہ گوادر کے لیے فلائٹ بند کر دی گئی ہے اورکہیں پر بھی آپ ایسی concession نہیں دے رہے۔ ہذا اس سلسلے میں یہ آپ کے ذہن میں رہے۔دوسری بات یہ ہے کہ آپ بھرتیوں میں بھی دیکھ رہے ہیں کہ ایک جانبدارانہ پالیسی وفاقی حکومت اور وفاق سے متعلق autonomous اور semi-autonomous bodies میں مستقل طور پر چلی آ رہی ہے۔ 4374 آپ کے پاس ہیں ' manpower contractors کے ذریعے 3770 ہیں' اس میں بلوچستان کے ۵۵ ایک جگہ پر ۱۹۔ تو ہم یہ کہہ رہے ہیں جس طرح بھنڈر صاحب نے ابھی فرمایا کہ ہمارا آئین ہے ' آئین کے آرٹیکل 27,28,39 ہیں۔ ان سب کے توسط سے آپ کم از کم ملازمتوں کے لیے پورے پاکستان کے لوگوں کو یکساں مواقع فراہم کریں۔ آپ نے رشتے داریاں بنائی ہیں جو بھی پاور بیس کے نزدیک ہیں جو بھی راولپنڈی اور اسلام آباد کے نزدیک ہے جس طرح میں نے شیخ رشید صاحب کو کہا' وہ تھوڑا سا سمجھتے دیر سے ہیں۔ آپ نے سارے پاکستان کو اسلام آباد اور پنڈی کے گرد جمع کر دیا ہے۔ سارے فوائد ایک ہی علاقے کے لوگ لے جا رہے ہیں۔ باقی لوگ بھی پاکستان سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا بھی حق ہے کہ ان کو بھی ان ملازمتوں میں حصہ دیا جاتا۔ تو آپ اپنی پالیسی review کریں اور یہاں پر ایک کمیٹی ہونی چاہیے۔ میں نے پچھلی بار بھی آپ سے کہا تھا کہ there should be a permanent policy ہر دفعہ ہم منتیں کرتے ہیں کہ دو آدمی رکھو ' چار آدمی رکھو ۔ پانچ ہزار لوگ ڈیلی ویجز پر ہیں آپ سب کا تعلق دیکھیں

یہیں سے نکلے گا۔

جناب چیئرمین، میں ممبران کو ایک عرض کروں کہ تین ضمنی سوالوں کی اجازت ہوتی ہے ۔ اس لیے جب تین ہاتھ کھڑے ہو جائیں ۔مہربانی کرکے باقی نہ کریں۔اس میں مجھے اور آپ دونوں کو embarrassment نہیں ہوگی۔ اس کے بعد آپ کو موقع دیتا ہوں۔

That will be the last question.

Mr. Zahid Hamid: Sir, two points have been made by the honourable Senator. First, regarding the socio-economic route, sir, I did not say that any subsidy was being given in so far as the fare is concerned for these routes. The subsidy has been demanded by PIA because it is suffering loss on the socio-economic routes which I have specifically mentioned to the Northern Areas, to the Makran Coast, Interior Sindh. That does not mean that any sort of incentive is being given to these routes. Then the Senator is quite right when he says that the subsidy is with regard to the loss that is suffered to PIA as a result of operating the socio-economic routes which do not have the requisite load and this subsidy is, in fact, the demand that is being made by PIA to the Federal Government to enable them to continue to operate these routes and so as the second question is concerned about the provincial quotas, in fact, what the learned Senator is saying, if it is thrown open on merit then, of course, there may be still more disparity in the number of people that are recruited specially from the under-developed portions of Pakistan. As I explained there is a provincial quota which is normally followed:

Punjab 50%, Sindh(Rural)11.4, Sindh (Urban) 7.6, Balochistan 3.5,

NWFP 11.5, NA- FATA 4, Azad Kashmir 2 and Merit 10.

Attempts are always made to keep these quotas in mind, though, of course, in times of dire need, exceptions are possible.

جناب چیئرمین، محمد اکرم صاحب۔

سینیٹر محمد اکرم ولی، جناب چیئرمین! میں اس بحث میں تو نہیں جاؤں گا کہ what is contract or then employment ، ان سب کے لیے سارے پی آئی اے کا اپنا criterion ہے لیکن میرا سوال یہ ہے کہ 2001 میں جس وقت پی آئی اے کا fleet back تھا اور اس کی جو upper taking support تھی کوئی اس کے حساب سے کوئی تقریباً 26/27 ہزار لوگ کام کرتے تھے اور 2001-2003 میں fleet کے اندر کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ کوئی major expansion نہیں ہوئی تو اس period کے دوران، 2001-2003 کے درمیان کیا ایسے circumstances پیدا ہوئے تھے کہ 4374 لوگوں کو بھرتی کرنا پڑا۔ کسی بھی form میں۔ میرا دوسرا پوائنٹ یہ ہے کہ جب پی آئی اے نے اپنے fleet کے اندر expansion کی اور نئے جہاز آئے اور انہوں نے اپنے routes میں اضافہ کیا تو کیا یہ موقع مناسب نہیں تھا کہ اسی staff کو justify کر دیا جاتا اور مزید سٹاف نہ لیا جاتا۔ یہ میرے دو اہم سوالات ہیں جو میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہوں گا۔

Mr. Zahid Hamid: Sir, I may bring to the notice of the honourable Senator that out of 4374 as I explained earlier, 3770 are employees who were already working with PIA and have been inducted on contract basis rather than on daily wages basis. As regard the other question, I would just bring to his notice that if you look at the 594 people who have been employed on contract basis, the largest number are air hostesses 429, cadet pilots 28, and trainee officers 67, these form the bulk of the 594 and obviously these are the categories which are most required

in this organisation.

Mr. Chairman: Mr. Nisar Memon.

Senator Nisar Ahmed Memon: My question was in part already replied by the Minister. It was whatever the grand total we see here, does this reflect the quota that has been assigned, for example, now he just stated that for Rural Sindh that is 7.6. I do not see 287 being 7.6 of 4374, so there is disparity in it and that is the question. The other question was that out of the Northern Areas and FATA, I like to know out of the 55 how much are from the Northern Area and how much are from the FATA.

Mr. Zahid Hamid: Sir, in the first part of the question the learned senator is quite right. The Sindh (Urban) and NWFP have more than the entitlement as compared to the percentages that I had earlier read out, whereas all other including the Punjab have less than their entitlement. As I said this is because of what is required at that particular moment of time when the requirement took place, depending on qualifications, merit and availability. The other question, how many of these are from Northern Areas and FATA, since this is the joint quota sir, I do not have that break up.

Mr. Chairman: That brings us to the end of the Question Hour.

Mr. Nisar Ahmed Memon: Mr. Chairman, the quota that had already been divided between the Northern Areas and FATA, could he confirm that at least.

Mr. Chairman : I think without the data, but I am sure in principle.................

Mr. Zahid Hamid: I have already said that with exception of Sindh (Urban) and NWFP, all other regions have less than their Quota.

Mr. Chairman : That brings us the end of the Question Hour.

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، آخری سوال۔

جناب چیئرمین، جی لے لیں۔ سوال نمبر ۸ ۔ ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، نہیں، وہ جواب نہیں آیا۔ انہوں نے لکھا ہے کہ next rota day پر جواب دیں گے۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد علی بروہی، جناب چیئرمین! اس سوال کو ایک مہینہ ہو گیا ہے۔

جناب چیئرمین، نہیں، ایک مہینہ نہیں، چوبیس ستمبر کو آپ کا سوال آیا ہے۔ Next rota day کا وہ commit کر رہے ہیں۔ I think تب تک آپ wait کرلیں، next rota day پر وہ جواب دیں گے۔

8. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:** (Notice received on 24-09-04 at 1.05 p.m.)

Will the Minister for Interior be pleased to state the extent of currency and quantity of narcotics, arms and vehicles seized in Makran division during the last five years indicating also the number of accused arrested and those escaped?

Mr. Aftab Ahmad Khan Sherpao:

Nomenclature	Sizures during last five years
Currency	Nil
Narcotics (Kgs.)	
Charas	11305
Opium	97
Heroin	22
Morphine	87
Liquor : (Bottles)	2808
Arms (Nos)	
SMG	42
Pistol/Revolvers	30
Rifles	13
Shot Guns 12 Bore	3
LMG	1
Vehicles (Nos)	
Toyota Stout	487
Oil Tankers	156
Toyota Land Cruisers	26
Toyota Hilux	89
Mazda	24
Toyota Corolla	19
Coaches	20
Trucks	20
Suzuki Cars	13
Suzuki Jeep Potohar	1
Nissan Petrol	14
Nissan Saipa	14
Nissan Jeeps	2
Vitara Jeep	1
Diahatsu Cars	3
Persons Arrested/Escaped	
Arrested	88
Escaped	91

Mr. Chairman. Answer taken as read. Any supplementary

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: میں نے یہ پوچھا تھا کہ گزشتہ پانچ سالوں کے دوران مکران ڈویژن میں منشیات، اسلحہ، کی کتنی گاڑیاں پکڑی گئی ہیں۔ وزیر موصوف نے جو کہ ہمارے colleague ہیں، نئے وزیر بنے ہیں، نوجوان بھی ہیں ماشاء اللہ ان سے سوال ہے، آپ figures دیکھ لیں، چرس انہوں نے show کی ہے 11305، افیون 97 kg، ہیروئین 22 kg یعنی گزشتہ پانچ سال کے دوران اینٹی نارکوٹکس، ایف سی، سب نے مل کر 22 kg مکران سے پکڑی ہے۔ جناب چیئرمین! یہ مشہور ہے کہ وہاں پر loads کے loads ٹنوں کے ٹن ارماڑا اور گوادر کے دریا میں لوڈ ہو کر امریکہ جاتے ہیں اور اس ملی بھگت میں سارے شامل ہیں۔ بھتہ بھی دیتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ مردان میں ہماری خورونوش کی اشیاء ایران سے آتی ہیں۔ آٹا، ڈیزل، پٹرول، ایف سی والے لوگوں سے پکڑتے ہیں۔ چار ڈرم ڈیزل پکڑتے ہیں، چار ڈرم پٹرول پکڑتے ہیں۔ آٹے کو پکڑتے ہیں، یہ جو ٹنوں کے ٹن جا رہے ہیں تو میں منسٹر صاحب سے کہتا ہوں کہ آپ کو غلط information ادارے نے دی ہے تو پہلی دفعہ ہے، اور آپ کا پہلا وقفہ سوالات ہے۔ آپ ان کی انکوائری کریں اور سٹینڈنگ کمیٹی کو یہ سوال بھیجا جائے۔ ان کو جواب ملا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ ایک دن کی figure بھی نہیں ہوسکتی ہے۔ یہ مذاق کر رہے ہیں ہم ممبروں کے ساتھ جو جواب دے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب کو سن تو لیں۔ ان کو سن لیں، ہو سکتا ہے آپ کو جواب مل ہی جائے۔

سینیٹر ڈاکٹر عزیز اللہ مانگزئی: ڈاکٹر صاحب نے کہا، واقعی ہمارے نوجوان اور ڈاکٹر بھی ہیں تو بڑی بات یہ ہے کہ انہوں نے پڑھا نہیں ہے یا زیادہ مصروف ہوتے ہیں۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ جو گاڑیاں برآمد کی گئی ہیں۔ Sir. اگر آپ پڑھیں گے تو Toyota 487, Oil Tanker 156, Toyota Land Cruiser 26 اور Toyota Hilux 89, Mazda 24, Toyota Corolla 19 آخر تک آتے جائیے Diahatsu Cars 3 ہیں۔ یہ تقریباً آٹھ، ساڑھے آٹھ سو گاڑیاں بنتی ہیں۔ ان میں پھر انہوں نے نیچے لکھا ہے کہ جو بچ نکلنے والے لوگ ہیں، وہ 91 ہیں جو گرفتار ہوئے ہیں، وہ 88 ہیں۔ اب ہمیں یہ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ sir. 900 یا 800

گاڑیوں میں، ہم نے سنا ہے کہ ایک driver بھی ہوتا ہے، یہ تو آیا جن لاتے ہیں، یہ 900 گاڑیاں کیسے آئیں اور دوسرے بندے کہاں غائب ہو گئے ہیں۔ ہماری اطلاع یہ ہے جو حقیقت بھی ہے، باہر کے لوگوں کی کوشش ہوتی ہے، ہماری تعیناتی اس area میں ہو اور ان کی تعیناتی ہو بھی جاتی ہے اور ان کی نظرکرم سے یہ سارے لوگ رہا ہو جاتے ہیں۔ 88 وہ غریب ہوں گے جو بالکل انہوں نے road سے پکڑے ہوں گے۔

جناب چیئرمین، میرے خیال میں جواب سن لیں، وقت تھوڑا ہے پھر آگے بھی جانا ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر عزیز اللہ سانگزئی، مہربانی کر کے اس کی وضاحت کریں۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم، .Sir یہ بڑی pertinent observations ہیں اور میں اپنے فاضل دوست کو یہ بتا دوں کہ میں نے سارا پڑھا بھی ہے اور یہ سارے points discuss بھی ہونے ہیں۔ یہ درست ہے کہ ہم خود مطمئن نہیں ہیں کہ یہ جو arrests ہوئی ہیں، یہ اس سے کافی کم numbers ہیں جس حساب یہ ساری برآمدات ہوئی ہیں۔ یہ بھی ہے کہ FC کے اہلکاروں کے بارے میں regions میں کافی زیادہ شکایات موصول بھی ہوئی ہیں۔ میں ان کو assure کرتا ہوں کہ ہم نے اس کو بڑا seriously لیا تھا اور آنے والے دنوں میں یہ اس میں ایک definite improvement دیکھیں گے۔

جناب چیئرمین، ڈاکٹر خالد رانجھا۔ تشریف رکھیئے، ڈاکٹر خالد رانجھا۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد رانجھا، Minister صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ وہ اس data سے خود مطمئن نہیں ہیں لیکن میں یہ پوچھنا چاہوں کہ یہ جو narcotics ہے جو 11305 kg ہے، اس میں سے کتنی destroy ہو گئی ہے اور کتنی پاس رکھی ہوئی ہے کیونکہ میرے علم میں بات آتی ہے کہ جو destruction ہے، وہ artificial ہوتی ہے اور بعد میں یہ تمام narcotics خوردبرد کر دی جاتی ہے۔ میں پوچھنا چاہوں گا کہ اس میں سے کتنی narcotics واقعی destroy کی گئی ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر وسیم شہزاد، .Sir, اس کا Narcotics والے بہتر جواب دے سکیں

گے۔

جناب چیئرمین: نہیں actually جو آپ کے ہاں heroin پکڑی گئی ہے' I do not know. آپ کا۔۔۔

سینیٹر ڈاکٹر وسیم شہزاد: Sir، یہ ساری narcotics destroy ہوتی ہیں' اگر ان کے علم سے یا ان کو پتا ہے کہ کہیں سے نکل رہی ہے تو ہمیں بتائیں تاکہ ہم اس کے خلاف action لیں۔ Sir، میں اس موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے' میں اپنے colleagues سے کہوں گا کہ ہم بالکل آپ کے ساتھ ان معاملات پر بات کرنے کو تیار ہیں۔ میری عرض سن لیں اور اگر یہ committee کو بھجوا دیں تاکہ وہاں پر اسے deliberate کریں اور اس میں جو necessary action ہے' وہ لیا جائے۔

Mr. Chairman: Mr Sanaullah Baloch.

میں آتا ہوں' ذرا final کر لیں۔

سینیٹر ثناء اللہ بلوچ: Thank you Mr. Chairman. جس طرح ابھی ڈاکٹر صاحب نے فرمایا ہے کوئی 889 گاڑیاں مختلف قسم کی وہ پکڑی گئیں اور اس میں یقیناً ANF Anti-Narcotics Force یا Narcotics Control Division جواب دے دیتا لیکن وہ Ministry of Interior کے under ہے۔ آپ کو تفصیلی جواب دینا چاہیے تھا کہ جو پکڑی گئی ہیں' یہ کیا kgs میں ہیں' ton میں ہیں' من میں ہیں' درجوں میں ہیں' ایک تو آپ نے دیا نہیں ہے کہ ان کی quantity کیا تھی۔ اس میں دوسری بات یہ ہے کہ پانچ سال کا record اگر دیکھ لیں اور میں یہ چاہوں گا کہ اس committee میں یہ بات refer کریں کہ Anti-Narcotics Force، Frontier Corp اور Coast Guards یہ تین اہم ادارے ہیں جن کے پنجے بلوچستان میں گڑھے ہوئے ہیں۔ ان کے اخراجات اور ان کی recovery آپ دیکھ لیں تو زمین آسمان کا فرق ہے' ان پر آپ اربوں روپے خرچ کرتے ہیں' ان کی organization ان کا institution اور جس طرح ان کی شاہ خرچیاں ہیں' وہ دیکھیں اور دوسری طرف ان کی recoveries دیکھیں۔

جناب چیئرمین ، I think, آپ جواب سن لیں پھر the Question Hour is over, this is the last. سن لیں-------

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم ، جناب چیئرمین ! میں ہمیشہ اپنے ان معزز سینیٹر صاحب کی خطابت کا مداح رہا ہوں لیکن میری گزارش ہوگی کہ وہ ذرا اس کو پڑھ بھی لیں - یہ بڑا clearly لکھا ہوا ہے کہ یہ kgs ہیں ' پونڈز ہیں ' من ہیں یا ٹن ہیں - یہ اس کو دیکھ لیں -

دوسرا ان کو یہ بھی پتا ہونا چاہیے اور یہ ملکی معاملات سے بڑے update رہتے ہیں ' اس وقت نارکاٹکس ڈویژن وزارت داخلہ سے علیحدہ ہو چکا ہے لہذا اب نار کاٹکس یا ANF کا وزارت داخلہ سے کوئی تعلق نہیں رہا ہے -

Mr. Chairman: That takes us to the end of the question hour so rest of the question are taken as read. We will go on now to leave applications.

+[The Question hour is over remaining Questions and Answers are taken as read and placed on the table of the House]

9. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:** (Notice received on 24-09-04 at 1.05 p.m.)

Will the Minister for Railways be pleased to state:

(a) the number of persons appointed in Railways since 2002 with province-wise break-up; and

(b) the procedure adopted for the said appointments?

Mian Shamim Haider: (a) 6356 persons were appointed in Pakistan Railways since 2002. The province-wise break-up of persons appointed in Pakistan Railways since 2002 has been shown in Annex-I & II.

As per provision in the constitution the Province-wise quota for recruitment is as under:—

Merit	10%
Punjab	50%
Sindh	19%
NWFP	11.5%
Balochistan	3.5%
FATA	4%
Azad Kashmir	2%

During the period recruitment for BS-1 and BS-2 was made on local basis whereas the recruitment of BS-3 to BS-16, the provincial quota was strictly observed as provided in the Constitution of Pakistan. However, in case of Balochistan 269 persons were recruited which is 7.4% over and above the prescribed quota of Balochistan.

As regards BS-17 and above, the provincial quota was strictly followed by the FPSC.

(b) The prescribed procedure for recruitment of staff in Pakistan Railways has been fully observed in regrad to quota for recruitment provided in the Constitution of Pakistan.

ANNEXURE-I.

BASIC PAY SCALES

PROVINCE	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	TOTAL
Punjab	1417	1123	323	8	327	296	86	76	164	25	163	7	0	11	1	6	4033
Sindh	259	481	43	101	152	69	3	56	59	3	73	0	0	6	0	1	1306
NWFP	55	200	12	18	18	3	9	0	5	5	40	0	0	2	0	1	368
Baluchistan	156	184	37	44	80	76	14	2	0	0	14	0	0	2	0	0	609
FATA	1	13	0	0	1	1	0	0	0	0	10	0	0	0	0	0	26
AJK	1	1	0	0	1	2	0	0	0	1	8	0	0	0	0	0	14
TOTAL	1889	2002	415	171	579	447	112	134	228	34	308	7	0	21	1	8	6356

Annexure-III

Number of officers in BS-17 appointed since 2002 on the recommendations of the Federal Public Service Commission in Admn-I Section.

Total number of officers employed in BS-17 since 2002 are 97 in number the province wise break up is as under:-

S.No.	Province	Total number of recruitment
1.	Punjab	62
2.	Sindh	15
3.	NWFP	11
4.	Baluchistan	3
5.	FATA	3
6.	Azad Kashmir	3
	Total:	97

Note. **It is mentioned here that as per Recruitment Rules duly approved by the Competent Authority (Establishment division) recruitment is made in BS-17 only, and posts in BS-18 and above are filled in by 100% promotion.**

11. ***Syed Hidayatullah Shah:** (Notice received on 25-09-04 at 10.50 a.m.)

Will the Minister for Interior be pleased to refer to the Senate starred question No. 198 replied on 14th April, 2004 and state the steps taken by the concerned authorities to implement the decisions taken in the meeting held in the Interior Division on 21-02-2004 under the Chairmanship of Additional Secretary Interior?

Mr. Aftab Ahmad Khan Sherpao: ICTA has taken following steps to implement decisions taken in the meeting held in the Interior Divison on 21-2-2004, under the Chairmanship of Additional Secretary Interior:—

(i) Show Cause Notices have been issued by ICT Police to all the trespassers and disciplinary action is being taken against them.

(ii) Superintendent of Police, Headquarters, Islamabad has issued final eviction notices to seventy-nine (79) Police Officers/Officials to vacate government quarters illegally occupied by them within seven days.

(iii) ICT Police has directed SSP, Islamabad to coordinate with Estate Officer, Islamabad in order to get the government quarters vacated from the illegal occupaton of trespassers.

(iv) Instructions have also been issued to all concerned SHOs to extend full cooperation and assistance to the Estate Office, Islamabad for vacation of illegal quarters from the trespassers.

(v) SP/Hqrs., Islamabad has made a written request to the Joint Estate Officer, Islamabad to advise his dealing staff to contact/approach concerned SHOs to get the government quarters vacated with the help of local police

12. ***Syed Hidayatullah Shah:** (Notice received on 25-09-04 at 10.50 a.m.)

Will the Minister for Interior be pleased to state the steps taken by the CDA to supply clean and pollution free drinking water for the residents of Islamabad from Rawal Dam?

Mr. Aftab Ahmad Khan Sherpao: No water is being supplied to the residents of Islamabad from Rawal Dam.

13. ***Syed Hidayatullah Shah:** (Notice received on 25-09-04 at 10.50 a.m.)

Will the Minister for Information Technology and Telecommunications be pleased to state:

(a) the number of applications received so far for telephone connections in ward No. 31 of the Union Council Gandhol Telephone Exchange, Tehsil Balakot, District Mansehra; and

(b) the time by which telephone connections will be provided to the said applicants?

Mr. Awais Ahmed Khan Leghari: (a) 40.

(b) Ward No. 31 (Union Council Gandhol) is at a distance of 10 Km from nearest telephone exchange Sangar and 11 Km from Kewai exchange. The extension of under ground cable from any of the above exchange is technically and financially not viable.

The feasibility of providing WLL coverage in the area is being conducted.

14. ***Dr. Kauser Firdaus:** (Notice received on 25-09-04 at 11.15 a.m.)

Will the Minister for Narcotics Control be pleased to state:

(a) the number of drug addicts in country; and

(b) the steps taken by the Government for their rehabilitation?

Mr. Ghous Bux Khan Mahar: (a) According to the National Survey on Drug Abuse in Pakistan 1993, there were about 3.1 million drug addicts in the country

out of which about 50% were heroin addicts. The rest were addicted to hashish, opium and other narcotics. However, the National Assessment Study 2000 indicates that there are about 500,000 chronic heroin users in Pakistan.

(b) According to Sections 52 and 53 of the Control of Narcotic Substances Act, 1997 the responsibility for the registration and rehabilitation of drug addicts falls within the purview of the Provincial Governments. However the Federal Government has approved the establishment of two Model Addiction Treatment and Rehabilitation Centers at Islamabad and Quetta which will become functional in 2004 at a total cost of Rs. 22.152 million each. These Centres would provide treatment facilities rehabilitation skills to the drug addicts.

15. ***Mr. Muhammad Abbas Komaili:** (Notice received on 25-09-04 at 1.00 p.m.)

Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) whether it is a fact that amount of Rupees five hundred thousand as compensation was announced for those killed in terrorist incidents of Ali Raza and Hydri mosques at Karachi; and

(b) whether the said amount has been paid to the affected families, if not, its reasons?

Mr. Aftab Ahmad Khan Sherpao: (a) Government of Sindh made no such announcement.

(b) Government of Sindh has made payment of compensation of Rupees one hundred thousand each to the legal heirs of deceased persons and Rupees Thirty thousand to the injured as per approved policy.

16. ***Mr. Farhat Ullah Babar:** (Notice received on 25-09-04 at 1.30 p.m.)

Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) the policy regulation under which allotment of agricultural farms to made by the CDA in Islamabad and the date on which this policy regulation came into force;

(b) the names of allotees to whom such allotments were made under the said policy regulation indicating also the date of allotment in each case;

(c) *the names of allotees to whom such allotments were made prior to the coming into force of that policy regulation indicating also the date of allotment in each case; and*

(d) *the criteria adopted for allotment of agricultural farms in Islamabad prior to coming into force of the said policy regulation?*

Mr. Aftab Ahmad Khan Sherpao: (a) The allotment of Agricultural Farm is made under the "Islamabad Land Disposal Regulation 1993" (Annex-I).

(b) List at Annexure-II.

(c) List at Annexure-III.

(d) Before introduction of the **"Islamabad Land Disposal Regulation 1993" and "Islamabad Displaced Persons Rehabilitation Policy, 1996", Rehabilitation Policy 1984"** was applicable. The President, Prime Minister, Federal Minister Incharge and Chairman, CDA had also been using their discretionary powers for allotment of Agriculture Farms.

(Annexures have been placed on the Table of the House as well as Libarory).

17. ***Mr. Farhat Ullah Babar :** (Notice received on 25-09-04 at 1.30 p.m.)

Will the Minister for Defence be pleased to state:

(a) *whether it is a fact that the Managing Director of PIA is also the Chairman of the Purchase Committee of PIAC;*

(b) *whether it is also a fact that in the past the Director Finance of PIAC used to head the said Committee;*

(c) *the date on which the MD PIA was made Chairman of that Committee;*

(d) *the reasons for the said change?*

Rao Sikandar Iqbal: (a) It is true that the Managing Director is the Chairman of the **Central Purchase Committee (CPC).**

(b) Director Finance was the Chairman of CPC **prior to 16-11-2001.**

(c) **CPC is headed by the Managing Director,** effective 16-11-2001.

(d) Revised composition of CPC has been considered by the Board of Directors, and approval given in its **258th Board Meeting,** held on 22-10-2001, on Management's recommendations keeping in view the enhancement in the financial powers of the CPC, from PKR 50 millon to PKR 100 million.

18. ***Mr. Farhat Ullah Babar:** (Notice received on 25-09-04 at 1.30 p.m.)

Will the Minister for Defence be pleased to state:

(a) the number of Airbuses A-310 in the PIA fleet;

(b) the number of Airbus seats being retrofitted with new seats;

(c) the cost of retrofitting per seat and the total cost of the project; and

(d) the manner in which the discarded seats will be disposed of by the PIA?

Rao Sikandar Iqbal: (a) PIA have total number of 12 aircrafts of this type; six A310 aircraft on ownership basis and six A310 aircraft on lease basis.

(b) Business Class seats on six PIA owned A310 aircraft have been replaced with Avio Interiors lie-flat EVA seats. These seats are electrically operated with one button. 76 inches in bed position and covered with pure leather. A 10.4 inches TV monitor has been installed with facility of Personal Computer. No replacement of business class seats is planned for the leased A310 aircraft aircraft as yet.

(c) The cost of Avio-Interiors Business Class seats in US$18167/- only each and the total cost to retrofit these seats on six A310 aircraft is US$ 1,307,988/-.

(d) The removed Business Class seats will be disposed off through a transparent process in accordance with the corporation standard procedure.

19. ***Mr. Raza Muhammad Raza:** (Notice received on 25-09-04 at 1.30 p.m.)

Will the Minister for Interior be pleased to state whether there is any discretionary quota of the Chief Executive (the Prime Minister) for allotment of residential and agricultural plots in Islamabad, if so, the names and addresses of the persons who were allotted said plots since October, 2002?

Mr. Aftab Ahmad Khan Sherpao: No.

20. ***Mr. Raza Muhammad Raza:** (Notice received on 25-09-04 at 1.30 p.m.).

Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) the names and addresses of the persons whom residential plots were allotted in Islamabad under discretionary quota of the Chief Executive (Prime Minister) with year-wise break-up;

(b) whether any of the said allottee refused to accept the allotment, if so, their names and addresses and the reasons for refusal in each case; and

(c) the rules under which the said allotments were made?

Mr. Aftab Ahmed Khan Sherpao: (a) A year-wise list of plots allotted through discretionary quota by Chief Executive (Prime Minister) is attached at Annexure 'A'.

(b) No.

(c) Under the Land Disposal Regulations (LDR, 1988), 40% quota of plots measuring below 200 square yards and 35% quota for plots above 200 square yards was kept at the disposal of Prime Minister.

Annexures has been placed on the Table of the House as well as Library).

21. ***Prof. Ghafoor Ahmad:** (Notice received on 25-09-04 at 3.35 p.m.).

Will the Minister for Defence be pleased to state:

(a) the number of Pakistan Air Force fighter aircrafts crashed within the country while on normal operational missions during the last four years;

(b) the number of Pakistani pilots died and injured in the said crashes;

(c) the precautionary measures adoted to avoid the recurrence of such incidents; and

(d) whether any civilian population and properly was affected due to those crashes, if so, whether the affectees were compensated, if so, its details?

Rao Sikandar Iqbal: (a) The number of PAF fighter aircraft crashed within the country while on normal operational missions during the last four years is as follows:—

Years	Loss of fighter aircraft
2000	6
2001	9
2002	9
2003	7

b) **The number of PAF pilots died and injured in these crashes is as under-**

Year	Fatality	Injured
2000	1	2 (one during ejection and one during egress on ground)
2001	2	1 (During ejection)
2002	2	-
2003	2	1

(c)

(i) **The recommendations given by the Board of Inquiries in each accident have been implemented.**

(ii) **On the operational side, the training syllabus has been re-validated and as per the recommendations of the Board, required changes have been made in the flying training syllabus.**

(iii) **On the technical side, the design deficiencies in various systems have been pointed out and the OEM (Original Equipment Manufacturer) has been approached for their specialist comments and remedial measures.**

(iv) **Conferences, Seminars and Workshops are being held regularly to improve understanding of the aircrew and technical staff.**

(v) Flight Safety/OEM teams are visiting Bases and overhaul facilities regularly.

(d).

2000 Property destroyed by A-5 aircraft in District Kohat was compensated with Rs.20,000/- and animal injury was compensated with Rs. 16,000/-.

2001 Property damaged by A-5 aircraft in Peshawar was compensated with Rs.18,000/-. Agricultural land damaged by F-7 in Mianwali was compensated with Rs.16,000/-.

2002 Sugar Cane damaged by F-7 aircraft in Karachi and was compensated with Rs.5,000/-.

2003. Property damaged by Mirage aircraft at Malir Cantt Karachi was compensated with Rs.29,27,055/-. Property damaged by Mirage aircraft at Karachi city was compensated with Rs.5,000/-. Agricultural land damaged by F-7 aircraft at Chakwal was compensated with Rs.3,000/-.

22. ***Prof. Ghafoor Ahmad:** (Notice received on 25-09-04 at 3.35 p.m.).

Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) the number of cases of burglaries, decoitees and thefts registered in Islamabad from July, 2003 to January, 2004;

(b) the number of the said cases where culprits have been arrested;

(c) the number of the said cases where looted goods have been recoverd;

(d) the number of the said cases where challans have been submitted in the courts; and

(e) the number of the said cases decided with convictions?

Mr. Aftab Ahmed Khan Sherpao: (a) 252. Break-up of the cases is as under —

(i)	cases of burglaries	69
(ii)	cases of dacoities	02
(iii)	cases of thefts	181
	Total:	**252**

(b) 175.

(c) 172.

(d) 172.

(e) 62.

23. ***Prof. Ghafoor Ahmad:** (Notice received on 25-09-04 at 3.35 p.m.).

Will the Minister for Interior be pleased to state the amount spent by CDA for beautification and repairs, separately during the last four years?

Mr. Aftab Ahmed Khan Sherpao: An amount of Rs. 90.932 Million and 3082.00 Million (Total Rs. 3172.932 Million) had been spent by CDA on beautification and repair/maintenance respectively during the last four years. Details are as under:—

(Rupees in Million)

Name of Wing/Dte.	Beautification	Repair	Total
Environment Wing	32.774	16.310	49.084
Environment Wing	19.941	284.680	304.621
Services Wing	38.217	2781.01	2819.227
Total:	90.932	3082.000	3172.932

24. ***Prof. Khurshid Ahmed:** (Notice received on 27-09-04).

Will the Minister for Interior be pleased to state the number of prisoners in central jails in the country;

(b) the capacity of each jail?

Mr. Aftab Ahmed Khan Sherpao: The total numbers of prisoners in Central Jails of the country are **49004.**

Punjab		**Capacity**
Central Jail, Lahore,	=	1043
Central Jail, Gujranwala	=	560
Central Jail, Sahiwal	=	1184
Central Jail, Rawalpindi	=	1894
Central Jail, Faisalabad	=	604
Central Jail, Mianwali	=	1021
Central Jail, Multan	=	1683
Central Jail, Bahawalpur	=	1343
Central Jail, D.G. Khan	=	462
Total:	=	**9794**

Sindh		**Capacity**
Central Jail, Karachi	=	1691
Central Jail, Hyderabad	=	1527
Central Jail, Sukkur-I	=	1498
Central Jail, Khairpur	=	526
Central Jail, Larkana	=	410
Central Jail, Sukkur-II	=	550
Total:	=	**6202**

NWFP		**Capacity**
Central Jail, Peshawar	=	1180

Central Jail, D.I. Khan	=	1506
Central Jail, Haripur	=	1597
Total:	=	**4283**

Balochistan		**Capacity**
Central Jail, Mach	=	550
Central Jail, Mastung	=	190
Central Jail, Gaddani	=	203
Central Jail, Khuzdar	=	70
Total:	=	**1413**

25. ***Professor Khurshid Ahmed:** (Notice received on 27-09-04).

Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) *the yearly ratio of increase in passengers going abroad from Karachi, Islamabad and Lahore airports during the last ten years; and*

(b) *whether the number of Immigration Staff at the said airports were accordingly increased during the said period, if so, the details therefore?*

Reply not received.

26. ***Professor Khurshid Ahmed:** (Notice received on 28-09-04 at 1.15 p.m.).

Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) *the number of persons to whom NICOP cards and "B" forms have been issued so far with country-wise break-up; and*

(b) *the number of applications pending at present in head office for NICOP cards and form "B" with country-wise break-up?*

Mr. Aftab Ahmad Khan Sherpao: (a) (i) 481849 persons have been issued NICOP.

(ii) Country-wise break-up is attached as <u>Annexure-A.</u>

(iii) All dual nationals children below 18 yeas are issued NICOP instead of Form 'B'.

(b) 12274 NICOP applications are under process with NADRA HQs. Children of age below 18 years are not being issued Form 'B'. They are being issued NICOP.

Country-wise break-up is given in Annex-A.

<u>Annex - A</u>

Embassy Wise State of NICOP

S. #.	Countries	Embassies	No of Forms Received So Far	Rejected	In Process	Cards Printed
1	U.K	London	32689	1187	548	30954
		Manchester	17090	1147	1695	14248
		Birmingham	17090	1647	707	14736
		Bradford	24245	1434	767	22044
		Glasgow	8300	351	160	7789
	Total:		99414	5766	3877	89771
2	U.S.A	Newyork	5948	352	224	5372
		Losangeles	3081	136	92	2853
		Washington	2381	129	40	2212
	Total:		11410	617	356	10437
3	Germany	Frankfurt	3299	122	43	3134
		Berlin	1620	84	31	1505
	Total:		4919	206	74	4639
4	U.A.E	Dubai	89544	2400	841	86303
		Abu Dhabi	93971	3977	2351	87643
	Total:		183515	6377	3192	173946
5	Canada	Toronto	19143	694	556	17893
		Monteral	1077	90	13	974
		Ottawa	2632	153	113	2366
	Total:		22852	937	682	21233

S. #	Countries	Embassies	No of Forms Received So Far	Rejected	In Process	Cards Printed
6	Australia	Canberra	624	59	35	530
		Sydney	315	36	40	239
Total:			939	95	75	769
7	K.S.A	Riyadh	21091	813	614	19664
		Jeddah	57060	897	1682	54481
Total:			78151	1710	2296	74145
8	Iran	Tehran	660	42	27	591
		Zahidan	39	1	1	37
		Mashhad	143	13	12	118
Total:			842	56	40	746
9	Greece	Athens	13288	293	99	12896
10	Qatar	Doha	18833	708	199	17926
11	Portugal	Lisbon	622	20	14	588
12	Singapore	(H C) Singapore	217	3	9	205
13	Hong Kong	Wanchai	8017	492	138	7387
14	Bahrain	Manama	16503	503	226	15774
15	Holland	The Hague	652	15	11	626
16	Denmark	Copenhagen	65	5	3	57
17	Brunei	Begawan	577	8	4	565
18	Egypt	Cairo	229	12	13	204
19	France	Paris	14925	590	231	14104
20	Malaysia	Kuala Lumpur	765	64	16	685
21	Austria	Vienna	92	3	10	79
22	South Africa	Pretoria	289	9	1	279
23	Kenya	Nairobi	129		1	128
24	Syria	Damascus	818	9	6	803
25	Switzerland	Berne	389	11	9	369
26	Maldives	Male	33	5	2	26
27	Ireland	Dublin	415	34	9	372
28	Romania	Bucharest	37	7		30
29	Belgium	Brussels	2156	16	9	2131
30	Indonesia	Jakarta	51	12	1	38
31	Srilanka	Colombo	33	3	0	30
32	Japan	Tokyo	699	3	0	696
33	Nepal	Kathmandu	5	2	0	3
34	Italy	Rome	3137	395	26	2716

35	Kuwait	Kuwait	12751	562	163	12026
36	Yemen	Saana	39	18	4	17
37	Lebanon	Beirut	126	11	9	106
38	Oman	Muscat	12010	587	131	11292
39	Turkey	Ankara	32	4	2	26
40	Sweden	Sweden	74	18	2	54
41	Jordan	Amman	2522	124	49	2349
42	Libya	Tripoli	463	50	27	386
43	Russia	Moscow	38	3	6	29
44	Norway	Oslo	292	50	19	223
45	Sudan	Khartoum	27	3	3	21
46	Thailand	Thailand	456	15	13	428
47	Spain	Spain	6	2	0	4
48	Turkmanistan	Turkmanistan	67	1	0	66
49	Argentina	Argentina	1	0	1	0
50	Zimbabwe	Zimbabwe	39	4	2	33
51	China	China	5	1	0	4
52	Iraq	Baghdad	22	22	0	0
53	Ukraine	Kyiv	3	0	3	0
54	Nigeria	Abuja	79	13	11	55
55	South Korea	Seoul	9	1	0	8
56	Hungray	Budapest	2	0	0	2
57	Brazil	Brazil	6	0	0	6
58	Azerbajan	Baku	12	0	3	9
59	Uzbakistan	Usbakistan	24	0	5	19
60	Poland	Poland	5	0	2	3
61	Berma\Mynamer	Yangon	10	0	0	10
62	Mauritius	Mauritius	7	0	2	5
63	Kazakistan	Almaty	20	0	6	14
64	Morocco	Rabat	3	0	1	2
65	Bosnia	Sarajevo	4	0	0	4
66	Tajkistan	Dushanbe	67	0	17	50
67	Philpines	Philpines	27	0	7	20
68	India	India	22	0	1	21
69	Algeria	Algiers	16	0	9	7
70	Newzeland	Auckland	119	0	41	78
71	Malta	Malta	6	0		7
72	Senegal	Dakar	11	0		
73	Maxico	Maxico	20	0		
74	Bangladesh	Dhaka	113	0		34
Total			514598	20475	12274	181849

27. ***Mir Wali Muhammad Badini:** (Notice received on 28-09-04 at 1.45 p.m.).

Will the Minister for Defence be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to provide night landing facility at Quetta Airport, if so, when?

Rao Sikandar Iqbal: (a) Quetta Airport has the same night landing facilities as are avilable at Peshawar Airport *i.e.* lights, high intensity approach lights, Precision Approach Path Indicator (PAPI) at both ends, runway, edge strobe lights and taxiway edge lights etc.

(b) Quetta Airport is located in a valley surrounded by high hills. This offers limited airscape for wide-bodied aircraft to maneuver, particularly in case of single engine failure or power loss, the safety of aircraft and travelling public may be seriously jeopardized. Therefore, in the interest of flight safety, night operations are not recommended.

(c) The proposal to establish an Instrument Landing System (ILS) CAT-I has been examined but was not considered cost effective keeping in view the present average daily flight movement at Quetta. The planned PAF Precision Approach Radar offers almost same minima as in case of ILS CAT-I and would benefit civil aircraft as well during night and inclement weather.

28. ***Haji Liaquat Ali Bangulzai:** (Notice received on 02-10-04 at 2.40 p.m.).

Will the Minister for Interior be pleased to state to refer to the Senate starred question No.2 answered on 9th July 2004 and state:

(a) the present status of repair/replacement of windows and ventilators in the houses 392-D 328-C, 455-D, 293-C, 55-B, 551-C, 402-D, 190-A, 103-B and 90-A sector G-6/1-4, Islamabad;

(b) the names and addresses of the contractors who carried out the said work in the said houses, if any, during 2003 and 2004, indicating also the amount paid to each contractor;

(c) the time by which the remaining work of the said houses will be carried out?

Mr. Aftab Ahmad Khan Sherpao: (a) Estimates for the said works have been framed and work shall be taken up after codal formalities.

(b) No work carried out in the year 2003-2004.

(c) The work will be completed within three months.

29. ***Mr. Ilyas Ahmad Bilour:** (Notice received on 02-10-04 at 2.45 p.m.).

Will the Minister for Railways be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to open Khokrapar rail link with India, if so, when?

Main Shamim Haider: A Proposal for opening of the rail link between India and Pakisan has been initiated. For this purpose, it is proposed to convert the Mirpur Khas—Khokharapar Section from Meter gauge to Broad gauge. PC-I amounting to Rs. 2101 million with Rs. 503 million FEC is under process. However, it is added that execution of the work is subject to the approval of the project by the competent forum and allocation of necessary funds.

30. ***Mrs. Kalsoom Perveen:** (Notice received on 04-10-04 at 2.30 p.m.).

Will the Minister for Information Technology and Telecommunications be pleased to state:

(a) the cities/areas where new telephone exchanges will be installed during the current financial year; and

(b) the amount allocated for the said purpose in the current budget?

Reply not received.

31. ***Mr. Tahir Iqbal:** (Notice on 07-10-04 at 2.00 p.m.).

Will the Minister for Information Technology and Telecommunications be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the telephone facility has not been provided to Shban Khur, Marble industrial area tehsil Shabkadar, District Charsada, if so, its reasons; and

(b) the number of the applicants of the said area who had deposited registration fees for telephone connections and the time by which telephone connections will be provided to them?

Mr. Awais Ahmed Khan Leghari: (a) Yes. There are only 2 pending applications and these are 3.5 K.M. from the exchange. These cases are commercially non-viable on old technology.

(b) This area is planned to be covered by installing a BTS at Shabqadar by 3rd Quarter 2005.

32. ***Mr. Mouhim Khan Baloch:** (Notice on 09-10-04 at 12.45 p.m.).

Will the Minister for Information Technology and Telecommunications be pleased to state:

(a) the number of applications pending for telephone connections in village Musa Khat, Telephone Exchange Bakhshal, Tehsil and District, Mardan; and

(b) the number of the said applicants who have deposited fees for telephone connections and the time by which connections will be provided to them?

Mr. Awais Ahmed Khan Leghari: (a) 10.

(b) None, No demand note has been issued/paid for installation of new telephone connection.

33. ***Professor Mohammad Ibrahim Khan:** (Notice received on 12-10-04 at 11.40 a.m.).

Will the Minister for Interior be pleased to state the number, addresses and names of travel agents against whom action has been taken for involvement in the illegal trade of human smuggling during the last two years?

Reply not received.

34. ***Professor Mohammad Ibrahim Khan:** (Notice received on 12-10-04 at 11.40 a.m.).

Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) the number of women prisoners in the country with Province-wise break-up;

(b) *the total capacity for women prisoners in the jails; and*

(c) *the steps taken by the government to improve facilities for women prisoners?*

Mr. Aftab Ahmed Khan Sherpao: (a) Province-wise number of women Prisoners is as under:—

Punjab	1147
Sindh	457
NWFP	343
Balochistan	31
Total:	**1978**

(b)

Punjab	533
Sindh	387
NWFP	315
Balochistan	80
Total:	**1315**

(c) Under the 1973 Constitution of Pakistan (Concurrent List) "Jail Matters" is the responsibility of Provincial Governments. However, Provincial Governemnts have taken measures to arrange reasonable facilities for the female inmates to provide them comfortable living environment, imparting of religious and general education, better health facilities, vocational training in tailoring, embroidery and schooling facilities for children with mothers.

35. ***Professor Mohammad Ibrahim Khan:** (Notice received on 12-10-04 at 11.40 a.m.).

Will the Minister for Interior be pleased to state the number of terrorism incidents that took place in the country since 1st June, 2004 and the number of persons who lost their lives in those incidents?

Mr. Aftab Ahmad Khan Sherpao: Requisite reply is as under:—

Province	No. of incidents	No. of persons killed
Punjab	7	13
Sindh	8	31
NWFP	16	22
Balochistan	7	4
Total:	**38**	**70**

35-A. ***Mrs. Rukhsana Zuberi:** (Notice received on 14-10-04).

Will the Minister for Interior be pleased to state the names and designations of those FIA officials found involved in human smuggling during 2004 and action taken against them?

Reply not received.

35-B. ***Mrs. Rukhsana Zuberi:** (Notice received on 14-10-04).

Will the Minister for Defence be pleased to state:

(a) *the eligibility criterion for overseas training of PIA Engineers and Technical Staff;*

(b) *the names, designation, educational qualifications and experience of persons sent for training abroad during the last two years?*

Rao Sikandar Iqbal: the information is being obtained from the concerned quarter. It is requested that the said question may kindly be deferred till next Rota Day.

"UNSTARRED QUESTIONS AND THEIR REPLIES"

for Wednesday, the 27th October, 2004

1. **Dr. Muhammad Ali Brohi:** (Notice received on 24-09-04 at 12.57 p.m.)

Will the Minister of Defence be pleased to state:

(a) the names of the Corporations working under the administrative control of the Ministry of Defence; and

(b) the number of the persons working in the said corporations with province-wise and grade-wise break up?

Rao Sikandar Iqbal: (a) Pakistan International Airline Corporation (PIAC).

(b) The details of the persons working in the corporation are enclosed as annex "A".

DOMICILE/PAY GROUP WISE SUMMARY OF EMPLOYEES

PAY GROUP

Domicile	SPL	CC	X	IX	VIII	VII	VI	V	IV	III	II	I	Total
Punjab	8	396	19	96	406	214	1022	1477	1879	1414	432	9793	8156
Sindh (U)	4	123	9	53	216	127	612	767	1138	1042	341	772	5204
Sindh (R)	2	49	3	17	102	51	201	350	594	434	70	78	1951
NWFP	0	59	2	19	60	41	144	292	599	447	153	267	2083
Balochistan	0	12	0	07	23	16	50	151	172	156	49	30	666
Azad Kashmir	0	9	0	1	12	5	14	52	67	82	32	41	315
N. Area	0	7	0	0	3	3	14	45	59	51	12	24	218
Total :	14	655	33	193	822	457	2057	3134	4508	3626	1089	2005	18593

Excluding :

Pre-Engg. 705

Locals at Foreign Stations: 334

Explanation

SPL : Special (Director and above)

CC : Cockpit Crew

Note : *Figures of 10% quota reserved for merged into provinces as separate figures are not available.*

2. **Mr. Hameed Ullah Jan Afridi:** (Notice received on 25-09-04 at 10.35 a.m.)

Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) the number of route permits issued to wagons for various routes in Islamabad during the last three month indicating also the seating capacity and fares of those wagons; and

(b) the number of wagons challaned for overcharging, overloading and routes violations during the said period?

Mr. Aftab Ahmad Khan Sherpao: (a) Nil.

(b) 1050.

3. **Mr. Muhammad Abbas Kumaili:** (Notice received on 25-09-04 at 1.00 p.m.)

Will the Minister for Information Technology and Telecommunications be pleased to state:

(a) whether it is a fact that in Parachinar, Kurram Agency, only UBL has been authorized to receive the amount of PTCL bills; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to authorize other banks and post offices in the said area to receive the said bills, if so, when?

Mr. Awais Ahmed Khan Leghari: (a) No. All the commercial banks are authorized to collect PTCL bills throughout the country.

(b) PTCL entered into agreement with all commercial banks and Pakistan Post Office H/Q for collection of bills throughout the country. They authorize their branches to collect the telephone bills from customers. There is no restriction from PTCL side.

4. **Syed Hidayatullah Shah:** (Notice received on 25-09-04 at 1.15 p.m.)

Will the Minister for Railways be pleased to state:

(a) the names and designations of the persons working in Railway Carriage Factory, Islamabad indicating also the salary and other allowances admissible to them; and

(b) *the names and designations of the persons appointed in the said factory from 1st January, 2000 to 31st August, 2004?*

Mian Shamim Haider: (a) There are total 1306 employees (14 officers + 1292 Staff) working in Railway Carriage Factory Islamabad who are drawing their salary and other allowances Rs. 7936725/- (Seventy-nine Lac, thirty-six Thousands Seven Hundred and Twenty Five only) per month, as per list Annexure-A.

(b) Total 69 employees (excluding officers) were appointed in Railway Carriage Factory Islamabad *w.e.f.* 1st January 2000 to 31st August 2004 as per list Annexure "B".

Annex-A

STATEMENT SHOWING PAY & ALLOWANCES AND NUMBER OF STAFF OF CARRIAGE FACTORY ISLAMABAD.

No.	Staff	No. of Staff	Pay	Allowances	Total
1.	Paint Shop	45	189605/-	98700/-	288305/-
2.	Machine Shop	52	205670/-	109748/-	315418/-
3.	Forge Shop	14	59420/-	33625/-	93045/-
4.	Cutting Shop	06	22295/-	12980/-	35275/-
5.	Pipe Shop	17	70720/-	35103/-	105823/-
6.	Furnishing "	68	299100/-	152770/-	451870/-
7.	Wood Mech: "	37	174810/-	91218/-	266028/-
8.	Alumn: Shop	40	204330/-	105659/-	309989/-
9.	T.L. Shop	34	144245/-	76587/-	220832/-
10.	E.M. Shop	31	126415/-	67567/-	193982/-
11.	Millwright "	59	226930/-	123324/-	350254/-
12.	C.I.K Shop	01	4980/-	2768/-	7748/-
13.	Main Store	05	15700/-	9629/-	25329/-
14.	Welding Shop	83	377360/-	195753/-	573113/-
15.	Tool Shop	25	110055/-	57335/-	167390/-
16.	Fabrication "	93	387265/-	203010/-	590275/-
17.	Fire Station	07	25515/-	14012/-	39527/-
18.	Mistries	89	313195/-	151230/-	464425/-
19.	Officers	14	173200/-	77019/-	250219/-
20.	Admn: Staff	65	373431/-	178153/-	551584/-
21.	Supervisery Tech: staff	60	520688/-	240803/-	761491/-
22.	Office Cl and IV staff.	25	79005/-	47462/-	126467/-

23.	Motor Driver	11	34360/-	20325/-	54685/-
24.	Store Staff	10	49795/-	24526/-	74721/-
25.	Engg:Staff	34	104940/-	60232/-	165222/-
26.	Railway Police	53	180000/-	103787/-	283787/-
27.	Pur:Branch/CFI	16	108220/-	50612/-	158832/-
28.	Accounts	22	115460/-	56597/-	172057/-
29.	T.L.A.Staff	316	637000/-	202026/-	839026/-
	Total:-	1306	5333609/-	2603116/-	7936725/-

Annex-B

Staff appointed in CFI w.e.f. 1-1-2000 to 31-08-2004-

S.No.		Name.	Designation.
1.	Mr.	Zahid Farooq.	Shop Messenger.
2.	"	Muhammad Hussain.	-do-
2x	"	xxxxxxxxxxxxxxxx	
3.	"	James Barkat.	Musawat Safai.
4.	"	Samual.	-do-
5.	"	Younis Gulzar.	"
6.	"	Jamil Sardar.	"
7.	"	Imran Sampel.	"
8.	"	Muhammad ~~xxxx~~ Fayyaz.	"
9.	"	Waseem Indriss.	"
10.	"	Sunny.	"
11.	"	Nathinal.	"
12.	"	Nazeer Hussain.	~~xxx~~. Mali.
13.	"	Waheed Khan.	"
14.	"	Inayat Ullah.	"
15.	"	Sajid.	"
16.	"	Muhammad Azkar.	"
17.	"	Muhammad Arif.	Chowkidar.
18.	"	Attar Jamal.	"
19.	"	Asif Iqbal.	"
20.	"	Chaavaiz.	"
21.	"	Syed Liaqat.	"
22.	"	Zulqarnain.	Gangman.
23.	"	Ibrar Khan.	"
34.	"	Khaleo Jan.	Motor Driver.
25.	"	Abdul Rasheed.	"
26.	"	Sakullah.	"
27.	"	Jamil Akhtar.	"
28.	"	Azhar Bashir.	"
29.	"	Muhammad Javed.	Naib Qasid.
30.	"	Raheel Sultan.	Sr: Welder.
31.	"	Nisar Ali.	"

S.No.	Name.	Designation.
32.	" Zaigham Nasir.	"
33.	" Shahzad Khan.	"
34.	" Shahid Akhtar.	"
35.	" S.Ghulam Abbas.	"
36.	" Babar Ali-	Sk: Fitter.
37.	" Abdul Razzaq.	Sk: Fitter.
38.	" Ansar Mehmood.	"
39.	" Naveed Hayat.	"
40.	" Muddassar Iqbal.	"
41.	" Irfan Ali.	"
42.	" Waqar Khan.	Wireman Power.
43.	" Iftikhar.	"
44.	" Shahzad Ahmad.	"
45.	" Babar Hussain.	"
46.	"	
46.	Azhar Mehmood.	Wireman Power.
47.	Tahir Hussain.	"
48.	Saeed.	"
49.	Gulzar Akbar.	"
50.	Tanveer Hussain.	"
51.	Naseer Ahmad.	"
52.	Shahid Hussain.	"
53.	Sajjad Ali.	"
54.	Aftab Ahmad.	"
55.	Tariq Saleem.	"
56.	Khizar Ali.	Wireman T.L.
57.	Talal Amjad.	"
58.	M.Mubasharuddin.	"
59.	Muhammad Asif.	"
60.	M.Naeem Abdullah.	Sk. Ref: Mechanic.
61.	M. Adnan Hasan.	"
62.	Muhammad Asif.	"
63.	Nasir Mehmood.	"
64.	Arif John.	Sk: Machineste
65.	Muhammad Suhail.	Sk: Plumber.
66.	Muhammad Altaf.	Sk. E/ Heater.
67.	Mali Tufail Ahmed.	Sk: F. E. D.
68.	Fahad Rasheed.	"
69.	Aamir Riaz Satti.	Sk: Meter Reader.

5. **Dr. Muhammad Ali Brohi:** (Notice received on 25-09-04 at 1.40 p.m.)

Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) the steps being taken by the Government to make the police public friendly; and

(b) the training courses of police personnel being conducted in this regard?

Mr. Aftab Ahmad Khan Sherpao: (a) The Government has taken a number of steps to make the Police public friendly. These include:

(i) Promulgation of Police Order 2002, the preamble of Police Order emphatically says that the Police has an obligation and duty to function according to the constitution, law and democratic aspirations of the people, while being service oriented and accountable to the people.

(ii) Establishment of Public Safety Commissions and Citizen Police Liaison Committees seeks to ensure community participation in the institutions.

(iii) New offences in the form of Article 155, 156 and 157 have been created to make police accountability more effective.

(iv) Community Policing concept is being introduced in Islamabad and elsewhere.

(b) The courses being run in Police Training Institution has been revised toward sensitizing the police as a public friendly service organization. With the help of NGOs like ROZAN, frequent workshops, seminars and training programmes are being conducted for achieving the desired objectives, both at the entry and in-service level courses of different level of policemen.

6. **Prof. Ghafoor Ahmad:** (Notice received on 25-09-04 at 3.35 p.m.)

Will the Minister for Interior be pleased to state whether any sitting member of the parliament was arrested by law enforcing agencies on charges of corruption during the year 2002, if so, the name, the date on which warrant of arrest was issued, the date of arrest, the date of release and the present status of the case of such member?

Reply not received.

Professor Khurshid Ahmad: (Notice received on 28-09-04 at 1.15 a.m.)

Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) the number of computerized Identity Cards and 'B' forms issued so far with district wise break up; and

(b) the number of applications pending for issuance of identity cards and 'B' forms in each district?

Mr. Aftab Ahmad Khan Sherpao: (a) The detail is as follows :—

(i) CNICs = 39,793,008

(ii) CRC (Child Registration Certificate/Form 'B' issued = 1,134,675

(iii) District wise breakup is attached at Annexure -A.

(b) The detail is as follows :—

(i) CNICs = 152367

(ii) CRC/Form 'B' = 147

(iii) District wise breakup is attached at Annexure-C.

(Annexures have been placed on the Table of the House as well as library).

8. **Dr. Safdar Ali Abbasi:** (Notice received on 02-10-04 at 12.45 p.m.)

Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state the expenditure incurred by the Government, autonomous, semi autonomous bodies, financial institutions in which the Government has shares and other related Government bodies or authorities on the advertisements given to various newspapers and periodicals on 28th of August, 2004?

Sheikh Rashid Ahmad: The amount of advertisement from various Government Departments/Organizations released to various Newspapers and Periodicals on 28th of August 2004 was to tune of Rs. **1.45 million.**

The details are at Annexure-I.

Annexure-I

Details of Advertisements Released by various Departments are as under
PID, ISLAMABAD

Departments	Insertions	Cm	Amount
M/o Interior	2	108	20,275
Contonment Board, Kamra	1	26	5,755
M/o Population Welfare	10	1,080	146,361
OPF Girls College	3	48	8,432
POF Board	4	120	21,591
POF Wah	13	2,106	478,409
Quaid-e-Azam University	4	216	39,255
SP Headquarters	20	1,116	266,506
TIP	7	196	38,220
Accountant Gneral of Pakistan Revenue	4	56	8,768
Cabinet Division	2	104	19,524
Capital Development Authority	4	160	35,237
Millitary Accountant General	9	1,260	323,274
Zarai Taraqiati Bank Ltd.	2	216	152,661
COMSATS Institute of Information & Technology	3	324	31,771
Engineering Development Board	4	88	13,627
Finance Division	9	234	56,366
IIU	9	214	36,858
NADRA	7	420	130,493
National Institute of Health	5	120	32,160
Oil & Gas Development Company	39	1,650	361,137
Pakistan Atomic Energy Commission	11	362	77,610
Total:			Rs. 230,4290

RIO,PID, KARACHI

Pakistan Air Force	1	18	4,181
Pakistan Air Force	1	24	5,301
Civial Aviation	7	280	56,846
Port Qasim	3	180	45,498
Sui Southern Gas	7	140	38,974
National Bank	2	216	383,880
EPZA	7	756	631,200
			Rs. 1165880

RIO.PID. LAHORE

Inmol Hospital/Automic Energy Commission	2	44	8,769
NAB, Lahore	3	225	42,286
SMEDA, Lahore	2	120	25,936
			Rs. 76991

RIO, PID, Peshawar

Cantt. HQ Frontier Constabulary, NWFP, Peshawar	2	10x2	7745.2
Inspector General, FrontierCorps. NWFP, Peshawar	3	10x2	13360.2
Cantt. Executive Officer, Nowshera	1	20x3	13281
Miltary Estates Officer, Peshawar Cantt.	1	12x2	6417.12
Divisional Forest Officer, FATA-II, Hangu.	4	10x3	31679.2
Comdt. F. Constabulary, NWFP, Peshawar	2	10x2	39517
			R s.111999.72

RIO, PID, Quetta

NTC	2	40	

RIO, PID, HYDERABAD

Sindh University, Jamshoro	4		53845.8
Shah Abdul Latif University, Khairpur	4		44638.88
			Rs. 98484.68
		Grand Total	**Rs.1453355.4**

9. **Dr. Muhammad Ismail Buledi:** (Notice received on 07-10-04 at 10.30 a.m.)

Will the Minister for Defence be pleased to state the number, names and date of appointment of G. Ms, Deputy G. Ms, Directors and Deputy Directors working in PIA indicating also the salary, allowances and other fringe benefits admissible to them?

Rao Sikandar Iqbal: • The number, names and date of appointment of Deputy Managing Directors (DMD), Directors and General Managers (GM), working in PIA, are enclosed as annex "A".

The salary, allowances and other fringe benefits, admissible to them, are enclosed as annex "B".

Annex-A

PAKISTAN INTERNATIONAL AIRLINES

LIST OF DMDs / DIRECTORS

SNO	P.NO	NAME	DESIGNATION	APP DT	DIR/PROM DT
I	33980	KALEEM MALIK	DMD FINANCE & IT	23-Sep-1976	29-Jul-2003
II	31390	S FAROOQ SHAH	DMD ADMINISTRATION	16-Jun-1975	4-Dec-2003
III	56416	AVM ® NIAZ HUSAIN	DMD OPERATIONS (CONT)	9-Jul-2001	4-Dec-2003
1.	22516	M RASHEED HASAN	DIR CORP PLANG	22-Oct-1971	3-Jun-1999
2.	22185	WASIM BARI	DIR ADMINISTRATION	11-Jan-1968	7-Jun-2001
3.	24202	F/E UMAR GHAFOOR	DIR FLT SER	15-Sep-1969	4-Apr-2002
4.	26101	ANWAAR RASUL KHAN	DIR GENERAL SERVICES	1-Feb-1971	10-07-2002
5.	32444	S KAMRAN HASSAN	DIR MARKETING	12-Dec-1975	10-Jul-2002
6	31117	CAPT JAVED KHAN	DIR MGMT INF SYS	7-Apr-1975	9-Apr-2003
7.	20224	CAPT S ASIF ABBAS REZA	DIR FLT OPS	9-Apr-1971	1-Aug-2003
8.	30702	ARIF MAJEED	DIR FINANCE	15-Mar-1975	7-Aug-2003
9.	52660	COL ® MUDASSAR ASGHAR	DIR WORKS	9-Jan-1995	4-Dec-2003
10.	54014	COL ® AHSAN SIDDIQUI	DIR AIRPORT SERVICES	11-Jul-1998	4-Dec-2003
11.	32721	SHAHNAWAZ REHMAN	DIR COORDINATION	19-Jan-1976	27-Feb-2004
12.	26582	MUKHTAR A QAZI	DIR ENGG&MAINT	14-Dec-1971	25-May-2004
		DEPUTATIONISTS / CONTRACTUAL			
13	56806	NADEEM IKRAM	DIR INFO TECH (ON CONT)	16-Dec-2002	16-Dec-2002
14	60563	AVM JAVED IQBAL	DIR PRE ENGG (ON DEPU)	1-Aug-2003	1-Aug-2003

PAKISTAN INTERNATIONAL AIRLINES

LIST OF GENERAL MANAGERS (GENERAL)

S.NO1	STAFF	NAME	DESIGNATION	APP DT	GM DT
1	31786	GHAZANFAR MASHKOOR	SECY PIAC (Sr G M)	11-Aug-1975	9-Apr-2002
2	26295	SALMAN JAVED	GM HANDLING AGREEMENT	31-May-1971	21-Feb-1990
3	44403	M HANIF PATHAN	GM MIS	21-Aug-1983	1-Sep-1994
4	31372	SALAHUDDUIN	GM THE AMERICAS	16-Jun-1975	26-Mar-1995
5	17751	ZULFIQAR Z MIRZA	GM FLIGHT SERVICES	20-Dec-1965	13-Oct-1998
6	33095	SOHAIL MUSTAFA	GM (ATTACHMENT DIR QA)	5-Apr-1976	13-Oct-1998
7	17745	M AZEEM ZAFAR	GM (ATTACHMENT-QA)	20-Dec-1965	13-Oct-1998
8	26291	SAJJAD AHMAD	GM PLANETARIA	11-Aug-1971	13-Oct-1998
9	43970	DAUD NASIR PAUL	GM (SURPLUS POOL)	18-Sep-1982	2-Dec-1999
10	47550	NAZIR A AKHUND	GM IND. RELATIONS	15-Mar-1988	18-Sep-2000
11	30753	IMRAN MAQSOOD	GM REV ACCOUNTS	25-Mar-1975	2-May-2001
12	42620	KHAQAN IBRAHIM	GM (SURPLUS POOL)	16-Apr-1980	2-May-2001
13	30421	FAZAL AHMED	EXECUTIVE DIR SRI	[illegible]-Jan-1975	2-May-2001

14	39428	MAJ (R) HAFEEZ AHMED	GM (SURPLUS POOL)	1-Jan-1979	1-Jun-2001
15	45892	SHAHID SARWAR	GM FOOD SERVICES	13-Jul-1986	12-Jun-2001
16	46240	A AZIZ SANGI	GM COMPUTER OPS	25-Feb-1987	12-Jun-2001
17	56387	LT COL ® TALAAT OMAR	GM SAUDI ARABIA (ON CONTRACT)	25-Jun-2001	25-Jun-2001
18	26100	JAVED KHAN	GM UK & IRLELAND	18-Jan-1971	19-Feb-2002
19	56797	LT COL®MAHMOOD AHMED	SA / CHAIRMAN	20-May-2002	20-May-2002
20	48979	S BAYAR MASOOD	GM TGS / MT	1-Jan-1990	18-Feb-2003
21	26082	S.T.H. BUKHARI	GM CARGO SALES & SER	19-Jan-1971	9-Apr-2003
22	53944	LT COL® MOEEN RAUF	GM SEC SER	3-Dec-1997	9-Apr-2003
23	29488	LATIF SIDDIQUI	GM PERSONNEL	17-Sep-1974	22-Apr-2004
24	32227	MAZHAR Z. KIYANI	GM PAX SER	22-Oct-1975	22-Apr-2004
25	60925	TARIQ AIJAZ QURESHI	GM QUALITY IMP.(CONSD)	22-Apr-2004	22-Apr-2004
26	50826	MRS. SAMINA PERVEZ	GM PUBLIC AFFAIRS(DEPU)	4-May-2004	4-May-2004
27	61001	DR. AZHAR UL HAQ JAWED	PRINCIPAL PTC(CONSU)	14-Jun-2004	14-Jun-2004
28	44786	AFTAB AZIM	GM (AUDIO VISUAL PIV)	5-Jan-1989	28-Jun-2004
29	26321	JAMIL RAUF	GM LOGISTICS	17-Jun-1971	23-Sep-2004
30	29804	ARIF SULTAN	GM CEN CTRL	21-Oct-1974	7-Oct-2004

OFFICIATING

31	31375	RASHID FAROOQUI	GM MKT PLNG	16 Jun 1975	12-Nov-2001
32	44015	ISHTIAQ ALI	CH INTERNAL AUDITOR	1-Nov-1982	22-Aug-2002
33	43900	S M HASNAIN	GM HR P&P	7 Jul 1982	27-Aug-2002
34	26283	ALAMZEB AFRIDI	GM MKT SUPP SYS	31 May 1971	17 Jun-2003
35	46103	ASAD AFRIDI	GM COMM	10-Dec 1986	14-Nov-2003
36	30561	JUNAID SOPHIE	GM INDUSTRY AFFR	4 Sep 1978	8 Dec 2003
37	60569	S M KASHIF ZIA	GM SYS SUPPORT	12 Aug 2003	8 Dec 2003
38	30356	DR. JAMAL AHMEDANI	CH MED OFFR	20 Jun 1978	1 Jun-2004

PAKISTAN INTERNATIONAL AIRLINES
LIST OF GENERAL MANAGER (CHIEF ENGINEERS)

S.NO	STAFF	NAME	DESIGNATION	APT-DT	CE - DT
1	12347	SAEED AKHTAR	CH ENGR B.777	17-Mar-1962	18-Jun-2001
2	17676	Y J ZAIDI	CH ENGR CABIN MAINT	7-Dec-1965	24-Jun-2001
3	15850	SHUJA UDDIN	CH ENGR AV. O/H	17-Aug-1964	13-Dec-2001
4	22521	ZAFAR IQBAL JAMI	CH ENGR P PLANT O/H	1-May-1968	25-Oct-2002
5	15887	MURID ABBAS KHAN	CH ENGR (NORTH ISB)	17 Aug 1964	1-Apr-2003
6	26591	MEHMOOD MANZOOR	CH ENGR PLNG & PROJ	14-Dec-1971	04-Jun-04
OFFICIATING					
7	31561	ZAFAR A KHAN	CH ENGR QUALITY CONT	28-Jul-75	09-Jun-04
8	31565	TARIQ FAROOQ	CH ENGR LINE MAINT	28-Jul-75	09-Jun-04

PAKISTAN INTERNATIONAL AIRLINES
LIST OF GENERAL MANAGERS (CHIEF PILOTS / CH FLT ENGRS.)

S.NO	STAFF	NAME	DESIGNATION	APP DT	CP/CFE DT
1	26216	KHALID PERVAIZ	CH PILOT CORP SAFETY	9-Apr-1971	18-Sep-2002
2	32915	SHUJA NAQVI	CH PILOT TECH	24-Feb-1976	5-Aug-2003
3	37500	SALMAN AZHAR	CH PILOT STD INSP	6-Feb-1978	5-Aug-2003
4	29212	S.M.ATHER	CH PILOT ISB-NORTH	24-Jul-1974	5-Aug-2003
5	38193	ADNAN HARIS	CH PILOT PLNG & SCHED	23-Nov-1978	18-Aug-2004
6	30264	SHAHID SARWAR	CH FLT ENGINEER	16-Jan-1975	22-Sep-2004

PAKISTAN INTERNATIONAL AIRLINES
LIST OF GENERAL MANAGERS (PRE-ENGG)

S.NO	STAFF	NAME	DESIGNATION	APP DT	GM DT
1	48260	W.Cdr ® NADIR ALI SHAH	GM PEC	13-Nov-1990	31-Jul-2001
2	54705	IQBAL ZAFAR MALIK	GM AEROSPACE	15-May-2002	15-May-2002

Annex-B

DEPUTY MANAGING DIRECTOR

AVERAGE SALARY AS PER
ADMIN ORDER NO. 51/2003 DATED 08-12-2003

PAY GROUP	REVISED PAY SCALES
SPL - I	82000 - 930 - 87580
SPL - II	88745 - 1050 - Open

		SPL - I RS. P.M.	SPL - II RS. P.M.
A)	**SALARY & ALLOWANCES**		
	BASIC PAY	84,790	91,895
	HOUSE RENT	43,750	43,750
	UTILITY ALW	8,250	8,250
	SPECIAL ALW	11,250	11,250
	TELEPHONE (1125 CALLS)	2,901	2,901
	TOTAL	150,941	158,046
B)	**FACILITIES / BENEFITS**		
	CLUB MEMBERSHIP (TWO)	625,000	625,000
	FURNISHING	500,000	500,000
	SECURITY ALARM	18,750	18,750
	MOBILE PHONE	7,500	7,500
	CAR	1600 CC	1600 CC

DIRECTOR

AVERAGE SALARY AS PER ADMIN ORDER NO. 30/2003 DATED 25-07-2003

PAY GROUP	
SPL - I	65600 - 744 - 70064
SPL - II	70995 - 840 - OPEN

		SPL - I RS. P.M.	SPL - II RS. P.M.
A)	**SALARY & ALLOWANCES**		
	BASIC PAY (Avg)	67,832	73,515
	HOUSE RENT	35,000	35,000
	UTILITY ALW	6,560	7,100
	SPECIAL ALW	9,000	9,000
	TELEPHONE (900 CALLS)	2,380	2,380
	TOTAL	120,772	126,995
B)	**FACILITIES / BENEFITS**		
	MOBILE PHONE	6,000	6,000
	CLUB MEMBERSHIP (TWO) (One Time) (On case to case basis)	500,000	500,000
	FURNISHING (One Time) (On case to case basis)	300,000	300,000
	SECURITY ALARM (One Time)	15,000	15,000
	CAR (Six year life)	1300 CC	1300 CC

GENERAL MANAGER

AVERAGE SALARY AS PER ADMIN ORDER NO. 29/2003 DATED 25-07-2003

PAY GROUP	REVISED PAY SCALES
X	46575 - 792 - 49743
X (i)	50867 - 846 - 53405
X (ii)	54410 - 846 - Open

		X Rs. P.M.	X (i) Rs. P.M.	X (ii) Rs. P.M.
A)	**SALARY & ALLOWANCES**			
	BASIC PAY (Avg)	48,951	52,559	56,948
	HOUSE RENT	25,000	25,000	25,000
	UTILITY ALW	4,658	5,087	5,441
	SPECIAL ALW	7,000	7,000	7,000
	TELEPHONE (600 CALLS)	1,637	1,637	1,637
	TOTAL	87,246	91,283	96,026

B) **PERQUISITES**

MOBILE PHONE	2,000	2,000	2,000
CLUB MEMBERSHIP (TWO) (ONE TIME)	300,000	300,000	300,000
FURNISHING (ONE TIME)	200,000	200,000	200,000
CAR (Six years life)	1300 CC	1300 CC	1300 CC

10. **Professor Muhammad Ibrahim Khan:** (Notice received on 12-10-04 at 11.40 a.m.)

Will the Minister for Defence be pleased to state the number, names, designation and experience of the persons appointed on contract basis in CAA during the last 4 years?

Rao Sikandar Iqbal: In all, 39 persons (31 ex-Armed Forces Officers +08 Civilians from open market) were appointed on contract basis in CAA during the last 04 years. There particulars are attached at Annex 'A' & 'B', respectively.

Annexure-A

RUNDATE: - 18/10/2004

RUNTIME: - 10:41 AM

CIVIL AVIATION AUTHORITY
APPOINTMENTS ON CONTRACT W.E.F JAN-2000
(PREPARED BY MIS.)

EMPLOYMENT TYPE CONTRACT

CATEGORY ARMED FORCES

S. No	Name	PG	Designation	Date of joining	Cont/Exp date	Remarks
1.	Air Marshal ® Salim Arshad	DG	Director General	23-11-2002	19-8-2003	
2.	Air Marshal ® Pervez Akhtar Nawaz	DG	Director General	22-8-2003	21-8-2005	
3.	Brig. ® M. Toseef-uz-Zaman Khan	11	Director Works	16-9-2002	15-9-2005	
4.	Brig. ® Zafar Mahmud	11	Director Admin	26-4-2003	26-4-2005	
5.	Brig. ® Pervaz Bashir Nawaz Khan	11	RD North	15-9-2003	15-9-2005	
6.	Lt. Col ® Syed Farooq Haider Pasha	10	GM Investigation & Impl	03-6-2000	06-7-2004	
7.	Gp Capt ® Naeem Atta	10	GM Vigilance & Coord	12-9-2000	11-9-2002	
8.	Lt. Col ® Naveed Kausar	10	GM Coord	15-8-2001	14-8-2005	
9.	Lt. Col ® Zafar Iqbal Farooqui	10	GM Works Civil	11-12-2002	10-12-2004	
10.	Lt. Col ® Jamshad Faroze	10	Dy Dir Civil	12-1-2004	12-1-2006	
11.	Wg Cdr ® Khalid Fareed Lodhi	10	GM Commercial	25-3-2004	25-3-2006	
12.	Lt Col ® Syed Safdar Ali	10	Chief Vig Officer	16-4-2004	16-4-2006	
13.	Lt Col ® Shahid Abbas Khan	10	GM Commercial	24-7-2004	24-7-2006	
14.	Wg Cdr ® Shahzad Ahmad	09	GM Pay Roll	11-9-2000	10-9-2004	
15.	Wg Cdr ® Sarfraz Hussain Butt	09	Sr. Accounts Officer	22-9-2000	21-9-2004	
16.	Lt Col ® Asad Kayani	09	Sr. Admin Officer	03-10-2000	02-10-2004	
17.	Lt Col ® Malik Akmal Yousaf	09	Sr. Civil Eng.	01-8-2001	31-7-2006	
18.	Lt Col Shabbir Ahmad	09	CM Contract	01-11-2001	30-4-2004	
19.	Wg Cdr ® S. Naseem Ahmad	09	Sr. Avn Surveyor Aerospace	26-10-2002	26-10-2005	
20.	Sqn Ldr ® Muhammad Asghar	08	Vigilance Officer	25-9-2000	24-9-2004	
21.	Wg Cdr ® Muhammad Ali Syed	08	DM Personnel	30-9-2000	29-9-2004	

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین، جناب الیاس احمد بلور گزشتہ سولہویں اجلاس کے دوران مورخہ ۲۰ تا ۲۷ ستمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، پروفیسر غفور احمد نے علالت کی بنا پر حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، جناب محمد اعظم خان سواتی ملک سے باہر ہیں - اس لئے انہوں نے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے - کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، سردار یار محمد رند نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری دورے پر کراچی اور حیدر آباد جائیں گے۔ اس لئے وہ ۲۷ اکتوبر تا یکم نومبر اجلاس میں شرکت نہیں کرسکیں گے۔

جی پروفیسر خورشید احمد صاحب۔

POINT OF ORDER RE: DISCUSSION ON KASHMIR ISSUE

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، جناب چیئرمین! میں آپ کا بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے نہایت اہم مسئلے پر مجھے بات کرنے کا موقع دیا - صدر صاحب نے پرسوں پریس کو دی جانے والی افطار پارٹی میں کشمیر کے مسئلے کے اوپر جن آراء کا اظہار کیا ہے میری اطلاع کی حد تک وزیر خارجہ نے بھی یہ کہا ہے کہ وہ ان کی ذاتی رائے ہے - لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ صدر مملکت کو اپنی ذاتی رائے کا پبلک میں اظہار کا کوئی حق حاصل نہیں ہے - اس کا ہر قول اپنے ساتھ پالیسی کا ایک پہلو رکھتا ہے اور جو بات اس میں انہوں نے کہی ہے وہ پاکستان کے declared principled موقف سے ایک u-turn ہے -

کشمیر ایک ایسا مسئلہ ہے کہ جس کے بارے میں قائد اعظم علیہ رحمتہ نے کہا ہے کہ کشمیر ہماری شہ رگ ہے - جس سے وہ بنیاد جس پر کہ پاکستان قائم ہوا ہے اس سے متعلق ہے، جو تقسیم کے نامکمل ایجنڈے کا حصہ ہے ، جو بین الاقوامی اعتبار سے right of self-determination یہ محض territory کا مسئلہ نہیں ہے - آپ کانٹ چھانٹ کر کوئی معاملہ کرلیں - ریاست جموں وکشمیر ایک identity ہے - اس کے چودہ ملین افراد یہ حق رکھتے ہیں کہ وہ اپنے مستقبل کو طے کریں - یہی چیز پاکستان نے ، اقوام متحدہ نے ، ورلڈ کمیونٹی نے تسلیم کی ہے کہ یہ ان کا حق ہے - میں یاد دلاؤں گا، اپنے جنوری ۲۰۰۲ء کے خطاب کے بعد جنرل پرویز مشرف صاحب نے آزاد کشمیر کی اسمبلی اور کشمیر کونسل کے مشترکہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے بڑی تفصیل سے اس مسئلے کی وضاحت کی ہے اور یہ کہا ہے کہ اقوام متحدہ کی قرار دادوں

سے ہٹ کر کوئی اور حل اس مسئلے کا نہیں ہو سکتا ۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ اگر آج تک اس پر عمل نہیں ہو سکا تو اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ وہ irrelevant ہوگئی ہیں بلکہ یہی وہ فریم ورک ہے جس کے تحت کام کیا جا سکتا ہے ۔ اس بنیاد پر کشمیر کے عوام جدوجہد کر رہے ہیں ، انہوں نے قربانیاں دی ہیں ۔ ایک طرف سات لاکھ فوج ہے اور دوسری طرف اسی ہزار افراد اپنی جانوں کا نذرانہ پچھلے پندرہ سالوں کے اندر پیش کر چکے ہیں ۔دنیا کے تمام لوگوں نے یہ مانا ہے کہ main stream movement religious ہے ۔ قربانیاں دینے والے جموں وکشمیر کے عوام ہیں ۔ ہم اپنے strategic مفاد میں ان چودہ ملین افراد کو کیا پیغام دے رہے ہیں اور یہ کہہ دینا کہ یہ کوئی وہ discussion کے لئے بات کر رہے ہیں ۔ اس سے زیادہ غیرذمہ داری کی بات اور کوئی نہیں ہو سکتی۔میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ پالیسی کے معاملات میں اگر ایک فرد کو سارے اختیارات آپ دے دیں گے تو پھر اسی طریقے سے ہمارے مفادات پر ضرب پڑے گی۔ پارلیمنٹ موجود ہے اسے closed door session میں اس مسئلے پر غور کرنا چاہیے۔ آپ نے پارلیمنٹ کی کشمیر کمیٹی بنائی ہے اس میں بات کیجیے۔ ہندوستان نے ہمارے منہ پر طمانچہ لگایا جب اس نے یہ کہا ہے کہ ہم diplomacy پریس کے ذریعے نہیں کرتے تو اس نے کوئی reasonable جواب نہیں دیا۔ آپ سارے concessions دیئے جا رہے ہیں' humiliating flexibility آپ show کر رہے ہیں اور دوسری طرف انڈیا نے آج تک یہ بھی تسلیم نہیں کیا ہے کہ یہ disputed issue ہے ۔ جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ یہ بیان دے کر انہوں نے پاکستان کے بنیادی مفاد کو نقصان پہنچایا ہے ۔ ہماری bargaining position کو مجروح کیا ہے ۔ دنیا میں diplomacy کا یہ قاعدہ نہیں ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے نقشہ سامنے رکھا اور ان کے اوپر یہ الہام ہوگیا کہ یہ سات region بن جاتے ہیں ۔ میں کہنا چاہتا ہوں Dixon Plan پڑھ کر دیکھ لیجیے آج سے پچاس سال پہلے کیا باتیں کی گئی تھیں۔ آپ اس کی ساری رپورٹ اٹھا کر دیکھ لیجیے ۔ آپ امریکہ کا جو Kashmir Study Group ہے اس کی report اٹھا کر دیکھ لیجیے ۔ آپ ہندوستان کی report اٹھا کر دیکھ لیجیے ۔ آج Times of India نے یہ بات کہی ہے کہ اس قسم کی تجویز پر ہم چودہ سال سے غور کر رہے ہیں تو جناب والا! میں آپ کے توسط سے اس ایوان کو اور پورے ملک کو اس مسئلے کے اوپر متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک political

blunder ہے اور محض ایک فرد کو اختیارات دینے میں کوئی اس پر احتساب نہیں ہوگا، کوئی بازپرس نہیں ہے، کوئی consultation نہیں ہے وہ جو چاہتا ہے کہتا ہے۔ جس طرح چاہتا ہے کہتا ہے۔ آپ دیکھیے کہ اس کے نتیجے میں ملک میں اور ملک سے باہر اور خاص طور سے مقبوضہ کشمیر میں جہاں یہ تحریک چل رہی ہے وہاں کے ہر گروہ نے یہ کہا ہے بجز ان افراد کے جو ایک خاص direction کے اندر committed ہیں، ہمارے لیے یہ ناقابل قبول ہے۔ ہم کوئی مال تجارت نہیں ہیں کہ جس کا دل چاہے بیٹھ کر حصے بخرے ہمارے کر دے۔ یہ ایک ریاست ہے اور صرف ریاست کے عوام کو یہ حق ہے کہ وہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کی روشنی میں اپنے مستقبل کا فیصلہ کریں یا جو متعلقہ پارٹیاں ہیں پاکستان انڈیا اور کشمیر کے عوام، وہ مل کر راستہ نکالیں۔ ہم ان کی آزادی، ان کی جدوجہد کو sabotage کر رہے ہیں اس قسم کا بیان دے کر یہ ہر حد سے دور جانا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ President نے اپنی oath کو violate کیا ہے یہ بیان دے کر صدر صاحب نے جو دستور کے تحت اختیارات ہیں ان سے تجاوز کیا ہے اور اس کے اوپر میری نگاہ میں پوری پارلیمنٹ کو اس کا مواخذہ کرنا چاہیے، احتساب کرنا چاہیے۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم ، جناب والا! ابھی فاضل ممبر نے ایک بات کی تھی میں صرف اس کی correction کرنا چاہوں گا۔ صدر صاحب نے جو تجاویز پیش کیں وہ open to debate ہیں وہ کوئی فیصلہ نہیں ہے۔ دوسرا یہ کہنا کہ کشمیریوں نے اس کو یکسر مسترد کر دیا ہے میں سمجھتا ہوں یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔ ابھی شبیر شاہ صاحب اور میر واعظ فاروق کا کل بیان ARY TV پر ساری دنیا نے دیکھا ہے کہ انہوں نے اس تجویز کا خیرمقدم کیا ہے بلکہ میر واعظ فاروق نے یہاں تک کہا ہے کہ حریت کے آئین میں یہ بات موجود ہے کہ دیگر options پر بھی غور ہو سکتا ہے تو صرف اس کو اسلام اور کفر کا مسئلہ بنا دینا ٹھیک نہیں ہے، غور و فکر کرنے میں کسی بھی چیز کے اوپر کوئی حرج نہیں ہے۔ میں یہ بات ریکارڈ کی درستی کے لیے کرنا چاہ رہا تھا۔

جناب چیئرمین، محمد رضا حیات ہراج صاحب۔

جناب محمد رضا حیات ہراج (وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور) ، جناب والا!

basically honourable Member کو بہت بڑی غلط فہمی ہوئی ہے اور ان کو جو اطلاع ملی ہے وہ بالکل غلط اور بے بنیاد تھی ۔ جناب والا! discussion میں صدر صاحب نے یہ refer کیا کہ اس کو اگر آپ geography میں geographical continuity دیکھیں تو یہ geography کے لحاظ سے یہ سات region بنتے ہیں جو وہاں پر موجود تھے ' اہل نظر جو اس پر لکھتے ہیں اور public opinion کو mould کرتے ہیں and then he urged the journalists his entire essence was that I would like to take the entire nation into confidence and also the journalists جو کہ اس community کا ایک سب سے پڑھا لکھا طبقہ ہیں اور واقعی اس میں کوئی شک والی بات نہیں کہ یہ intelligent لوگ ہیں تو ان کو چاہیے کہ یہ urge کریں یا تو صحافی خود اس پر debate so that the people of Pakistan should participate لکھیں، jurists لکھیں، politicians لکھیں، political jurists اس پر لکھیں ۔ ٹی وی پر debate ہو ' پارلیمنٹ میں debate ہو because he wants to take the entire nation into confidence. Sir, this was just a food for thought for journalist community کہ آپ کو اس پر deliberations کرنی چاہییں۔ آپ کو اپنی رائے دینی چاہیے ۔ اس میں کوئی شک والی بات نہیں کہ صحافی وہ باتیں لکھتے ہیں ' ان کے پاس پچھلے کئی سالوں کا تجربہ ہے ۔ ہر آدمی ہر ہفتے ایک insight دیتا ہے certainly he has a philosophy of the things. He is well informed, well read تو اس سے public opinion mould کرنے میں ان کا بڑا کردار ہوتا ہے تو he urged the journalist community کہ آپ اس پر اپنے articles لکھیں، debates کروائیں، لوگوں سے opinion لیں۔ یہاں پر discussions ہوں ' deliberations ہوں اور the entire nation should come forth and then, of course, he said that we are going to discuss the options and he did not discuss the options. He said, this is a food for thought for the entire nation to come and actively participate on the issue of Kashmir.

میرے خیال میں honourable Senators کو تھوڑی سی غلط فہمی ہے ' ان کو جو اطلاع ملی ہے کہ یہ U-turn ہے

"No", this is for the first time in the history of the Kashmir dispute that both the countries have given a road map, I cannot discuss on behalf of the Foreign Ministry because they have more knowledge but suffice could it be, to say sir, for this occasion that it is the first time in the history of Kashmir dispute that all the countries Pakistan, India and the Kashmiri people, we have a sort of road map within which they have to decide and deliberate. We are discussing the options right now. So, once the options are short listed, the nations have been taken into confidence and, of course, this issue has been discussed in the Parliament. Parliament

میں بھی literary honourable Senators ہیں، نیشنل اسمبلی کے Members ہیں ان کی ایک رائے ہے۔

they represent the masses of Pakistan, they would also deliberate on these issues. Yes, once this deliberatons is there which will take some time but nevertheless a road map is there and the President rightly pointed out that for the first time he also envisages a light at the end of the tunnel as far as the issue of the Kashmir is concerned. It is one of the core issues of Pakistan, there cannot be possible contemplation of any U-turn on any issue of Kashmir sir.

یہ ہمارے پاکستان کی بقاء کی بات ہے اور آپ کو علم ہو گا، جو آج انہوں نے یہ بات کر ڈالی اور بڑی انہوں نے۔ آپ کو یاد ہو گا۔۔ I think, they have not the patience to listentome.

Mr. Chairman: We should hear the honourable Minister.

جناب محمد رضا حیات ہراج : میں نے تو یہ پوچھنا تھا کہ آخر میں اگر یہ بولنا چاہیں

میں بعد میں جواب دے دوں گا۔ Sir, when he went to Agra, you remember that sir. it was three years ago اور اگر اس میں کشمیر issue نہیں تھا تو he said, if Kashmir has to be on the top of the issues otherwise I have no negotiations or anything and the entire nation knows that how close he thinks is the Kashmir issue to him and for the importance to the Pakistani people. So, I think, this was an urge and the request and a food for thought for the jounalist community of Pakistan that they should come forth, deliberate and guide the people, mould the public opinion and there should be a healthy debate on this. He would like to take the nation into confidence and not as the honourable Senator has thought about it sir.

جناب چیئرمین: بی بی یاسمین شاہ۔

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ: جناب! میں آپ کی توجہ سندھ کے علاقے بدین کی طرف دلوانا چاہتی ہوں وہاں پر ماہی گیروں کے ساتھ بہت زیادہ نا انصافی ہو رہی ہے۔ وہاں کی جو Rangers ہے انہوں نے وہاں پر کافی مسئلہ بنایا ہوا ہے۔ ماہی گیروں کو جو ٹھیکے دیے جاتے ہیں وہ ابھی local ماہی گیروں کو نہیں دیئے جا رہے ہیں۔ بدین سے جو باہر کے لوگ ہیں ان کو یہ ٹھیکے دیئے جا رہے ہیں۔ اس وجہ سے وہاں پر بہت بیروزگاری بڑھ گئی ہے اور ماہی گیروں کے لیے بہت زیادہ پریشانی ہو گئی ہے۔ ایک تو یہ ہے کہ وہ پہلے سے ہی غریب ہیں نہ ان کے پاس کوئی زمین ہے، نہ کوئی ان کے پاس کوئی اور روزگار کا ذریعہ ہے، اسی ماہی گیری پر ان کا سارا دارومدار ہوتا ہے۔ ان کے باپ، دادا سے جو سلسلہ روزگار کا چلا آ رہا ہے، اب ان کو بہت pressurise کیا جا رہا ہے۔ میری آپ سے التجا ہے کہ چونکہ Ranger جناب! Interior کے under آتی ہے اس لیے سندھ گورنمنٹ اور Interior Ministry مل کر اس مسئلے کا حل ڈھونڈیں۔ جناب اس حالت میں law and order کی situation بھی خراب ہو سکتی ہے۔ میرے خیال میں اس حکومت کی توجہ زیادہ اسی چیز پر ہے کہ بیروزگاری اس ملک سے ہٹائی

جائے لیکن جناب! اس طرح بے روزگاری کس طرح ہٹائی جائے گی۔ میرے خیال میں 30 ہزار سے زیادہ خاندان وہاں پر بے روزگار ہو گئے ہیں۔ ان کے پاس اچھی صحت ہے نہ ان کے بچوں کے پاس اچھی تعلیم ہے۔ اگر ہم ان سے یہ روزگار کا ذریعہ بھی چھین لیتے ہیں تو پھر ان کے پاس کیا رہ جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر وسیم شہزاد: جناب چیئرمین! انہوں نے اس طرف اشارہ کیا۔ اگر یہی صورتحال رہی تو یہ تو ٹھیک نہیں ہے اور definitely اس کو ہم دیکھتے ہیں کہ کیا صورتحال ہے۔

جناب چیئرمین: رضاربانی صاحب۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: وزیر محترم نے جو بات کہی ہے۔ اخبارات میں جو رپورٹ آئی ہے وہ میں نے حرف بہ حرف پڑھی ہے اور جتنے reactions باہر سے آئے ہیں ان کو بھی میں نے دیکھا ہے اور میں نے خود یہ بات کہی ہے کہ چند افراد کو چھوڑ کر، میں جو بات کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ diplomacy کے جو معروف طریقے ہیں اور اتنے sensitive issue پر گفتگو، ٹھیک ہے میں respond کرتا ہوں کہ آپ پارلیمنٹ میں لائیے issue کو، کشمیر کے مسئلے پر بات کیجیے۔ کشمیر کمیٹی بنائیے۔ ہم تیار ہیں اس کے لیے، آپ بھی اپنی بات کہیں ہم بھی اپنی بات کہیں گے لیکن اس type کے اخباری feelers سے وہ بھی صدر کی طرف سے آنا تو یہ دراصل کوئی ذاتی رائے نہیں ہے بلکہ یہ فی الحقیقت پالیسی کے معاملے میں serious انحراف ہے اور اس کا notice لینا ہمارے لیے بہت ضروری ہے۔

جناب چیئرمین: وزراء صاحبان نے اس پر بیان دیا ہے۔ آپ نے جیسے کہا ہے کہ it will be disturbed, it will be disturbed, so I think that is on record.

(مداخلت)

جناب محمد رضا حیات ہراج: جناب! مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ یہ debate کرنا چاہتے ہیں تو بڑے شوق سے کریں۔

(مداخلت)

Senator Mian Raza Rabbani : Sir, the point is, already two Ministers responded. If there is going to be another response then we are going to open up the debate from this side.

پھر تفصیل میں پوری بات کریں کہ یہ بات کھل کر سامنے آئے کہ کس طرح پارلیمان کو by pass کیا گیا۔ پھر یہ بھی بات کھل کر سامنے آئے کہ کس طرح یہ 70 ممبران کی کابینہ کو confidence میں نہیں لیا گیا۔ پھر یہ بھی بات کھل کر سامنے آئے کہ کس طرح Foreign Minister باہر کے ملک میں بیٹھا ہوا ہے اور بیان دے رہا ہے اور یہاں پر دوسرا بیان دیا جا رہا ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، رضا صاحب! وہ یہی کہہ رہے ہیں کہ it will be discussed in the Parliament. He has committed that. تشریف رکھیے۔ جی رضا ربانی صاحب on a point of order.

Senator Mian Raza Rabbani : Sir, you are telling him to sit down, the Leader of the House is telling him to sit down but.........

(Interruption)

Mr. Chairman: Please no cross talk. I would request the both sides.

(Interruption)

Mr. Chairman: Please, no direct talks.

ربانی صاحب آپ اپنے point of order پر بات کریں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، [xxxx]

Mr. Chairman: All personal remarks should be expunged. There

[xxxx Words expunged by the order of the Chairman]

should,be no personal remarks, they should be expunged from the record.

جناب چیئرمین ، جناب ہدایت اللہ شاہ صاحب - Please no cross talk, no cross talk.

(Interruption)

Mr. Chairman: Let us look at the decorum of the House, no cross talk please.

ہدایت شاہ صاحب کو سنیئے ' ان کا point of order, as was agreed, let him convey his point of order.

سینیٹر جناب ہدایت اللہ شاہ، شکریہ جناب چیئرمین! میں اس مسئلے پر بات کرنا چاہتا ہوں کہ صورتحال انتہائی مخدوش قسم کی اور خطرناک ہے۔ آج بھی جس طریقے سے اخبارات اور ٹی.وی کے ذریعے سے ہمیں معلوم ہوا ہے وہاں پندرہ آدمی شہید ہو گئے اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ کوئی ایسی طاقت اس کے درمیان میں ہے جو فوج کو اور قبائلی مسلمانوں کو آپس میں لڑانا چاہتی ہے۔ میرا یہاں point of order یہ ہے کہ حکومت، وزیر داخلہ ہمیں یہ بتائے کہ کل کا جو المناک حادثہ ہوا ہے اس میں کون مجرم ہے اور وہ کس نے کیا ہے اور کونسی طاقتیں اس کے پیچھے ہیں تاکہ تحقیق کی جائے اور ان مجرموں کو سزا دی جائے۔

دوسرا نکتہ میرا یہ ہے کہ تھائی لینڈ کے مسلمان جو اپنے حقوق کے لیے وہاں مطالبہ کررہے تھے، تھائی لینڈ کی حکومت نے ان پر گولیاں چلائیں اور ستر مسلمان شہید ہو گئے۔ خاص طور پر سبتانی کے مسلمان کافی عرصہ سے جن کے حقوق سلب کئے گئے ہیں لیکن تھائی لینڈ کی حکومت ان کی مذہبی آزادی کو کچل رہی ہے اور طاقت کے ذریعے کچل رہی ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں اور حکومت پاکستان سے اپیل کرتا ہوں کہ تھائی حکومت سے بات کی جائے۔ وہاں کے مسلمانوں پر جو ظلم ہو رہا ہے، زیادتی ہو رہی ہے، ان کی مذہبی آزادی کو سلب کیا جا رہا ہے تاکہ ان کو پابند کیا جائے۔ طلباء کا پرامن جلوس تھا اور اس پر تھائی حکومت نے باقاعدہ گولیاں چلائیں اور ستر مسلمان شہید ہو گئے جو سارے کے سارے روزے سے تھے اور پرامن تھے۔

جناب چیئرمین، آغا پری گل صاحبہ۔

سینیٹر مسز آغا پری گل ، جناب چیئرمین! میں آپ سے یہ گزارش کرنا چاہتی ہوں۔ یہ بہت چھوٹی سی بات ہے، اتنی بڑی بات نہیں ہے نہ کوئی ہنگامے والی بات ہے۔ میں یہ کہنا چاہتی ہوں اور افسوس سے کہنا چاہتی ہوں کہ ہمارے جتنے بھی سینیٹر حضرات ہیں، ہم آپ لوگوں سے کوئی ایسا ویزہ نہیں مانگ رہے ہیں، امریکہ کا ویزہ مانگ رہے ہیں، نہ لندن کا ویزہ مانگ رہے ہیں۔ صرف عمرے پر جانے کے لیے ہمارے سینیٹرز نے سب نے درخواستیں بھی دیں اور ہم نے request بھی کی ۔ آپ یقین کریں کہ جتنے بھی ہمارے سینیٹرز ہیں ان کے تمام کے عمرے کے letter واپس آگئے اور کسی کا بھی میرا خیال ہے ویزہ نہیں لگا ہے۔ میں یہ آپ سے گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ یہ مہینہ ایسا مہینہ ہے اور اللہ کے گھر جانے کے لیے بھی اتنی پریشانی اٹھانی پڑتی ہے۔ میں صرف اسی بات کے لیے اٹھی تھی۔ اب چونکہ دن بھی دس پندرہ رہ گئے ہیں عمرے پر جانے کے لیے۔ میں صرف آپ سے درخواست کر رہی ہوں کہ جب ایک سینیٹر کا ویزہ نہ لگے تو پھر جناب ہمارا اس ہاؤس میں بیٹھنے کا فائدہ کیا ہے۔ پھر ہم دوسروں کو کیا ویزہ لگوا کر دیں گے، دوسروں کو کیا دیتے ہیں ہم لوگ؛ یعنی میں اس لیے صبح سے پریشان تھی اور آپ کو بار بار اشارے کر رہی تھی کہ مجھے بولنے کا موقع دیں۔ صرف دو دن رہ گئے ہیں۔ آپ یقین کریں کہ کوئی بھی سینیٹر جو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، بتائیں آپ کہ کسی کا ویزہ لگا ہے؟

جناب چیئرمین ، نہیں ، کچھ کے لگے ہیں۔ میں نے عرض کیا ہے کہ Foreign Minister Sahib سے میں نے یہ ذکر کیا تھا۔ آج بھی میں نے دو کے لیے خط دیا ہے اور بات کرنے کی کوشش کی ہے اور Foreign Minister Sahib کو بھی میں نے اس سے آگاہ کیا ہوا ہے۔

سینیٹر مسز آغا پری گل ، جناب چیئرمین صاحب! افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ یہ میں کہہ رہی ہوں آپ سے کہ یہ کیا ہو رہا ہے جب ایک سینیٹر کا عمرے کا ویزہ نہیں لگتا ہے، اس کی فیملی کا بھی تو ہمارے غریبوں کا کیسے لگے گا؟ یہ کہاں جائیں گے؟ ویسے تو درجنوں کے حساب سے ایجنسیوں کے لوگوں کے لگ رہے ہیں اور travel agents کے ٹرکوں

کے حساب سے، میں کہتی ہوں کہ کروڑوں کے حساب سے ویزے لگ رہے ہیں اور سینیٹرز بے چاروں کے بیوی بچوں کے نہیں لگ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین، بہرحال یہ میں نے وزیر خارجہ صاحب سے take up کیا ہوا ہے اور میں پھر بھی ان کو کہہ دوں گا۔ وسیم سجاد صاحب آپ بھی مہربانی کرکے ان کے نوٹس میں لے آئیے گا، پوچھ لیجئے گا۔

سینیٹر مسز آغا پری گل، یہ کبھی بھی اس طرح نہیں ہوا۔ یہ پہلی دفعہ اس طرح ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین، میں نے Foreign Minister صاحب سے اس بارے میں بات کی ہے۔

سینیٹر مسز آغا پری گل، نہیں، چیئرمین صاحب! اس کو light نہیں لینا ہے۔ دو دن رہ گئے ہیں۔

جناب چیئرمین، نہیں، آپ جو suggest کرنا چاہتی ہیں وہ بتائیں کیا ہے؟

سینیٹر مسز آغا پری گل، یہ ایوان بالا ہے۔ کوئی چھوٹی بات نہیں ہے۔ بہت بڑی بات ہے۔ ایوان بالا ہے۔ آپ order کریں کہ سارے سینیٹروں کے بمع اہل و عیال ویزے لگنے چاہئیں تا کہ وہ عمرے پر جائیں۔ آپ کو دعائیں ملیں گی اور کیا ہو گا۔

جناب چیئرمین، میری طرف سے پوری کوشش ہو گی۔

سینیٹر مسز آغا پری گل، نہیں، صرف کوشش نہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، نہیں، جو procedure ہے وہ ان کا اپنا ہے۔ مجھے اس کے بارے میں پتا نہیں ہے۔ میں نے آج بھی Foreign Minister صاحب کو خط دیا ہے اور میری طرف سے پوری کوشش جاری ہے۔ آپ یقین رکھیں۔ جی اسفندیار ولی۔

سینیٹر اسفند یار ولی، جناب چیئرمین! میں نے جو بات وانا کے بارے میں کہی ہے اس کو ذرا آگے بڑھانا چاہوں گا۔ کل رات T.V پر اور آج اخبار پر پڑھ کر کوئی عجیب سے شکوک

و شبہات ذہن میں اس واقعہ کے بارے میں آتے ہیں جب ISPR کا spokesman کہتا ہے کہ
from an unkown direction وہ گولہ آیا۔ اب کم از کم یہ اگر پتا نہیں ہے کہ کس جگہ سے آیا
ہے direction کا پتا بھی اگر ISPR کو خود نہیں ہوتا کہ کس direction سے یہ گولہ
آیا ہے ۔ although last night we received telephone calls from there کہ وہ گولہ
چاہے misfire ہوا ہو، جو بھی ہوا ہو، friendly fire ہے جو بھی ہے ۔ But our
information last night is that, that thing was fired by our forces. اب اس کی
repercussions جو وہاں ہو رہی ہیں that will lead to a outright civil war.
Miscreants یا جو بھی لفظ یہ استعمال کرتے ہیں، terrorists استعمال کرتے ہیں،
miscreants کرتے ہیں۔ پہلے terrorists تھے پھر miscreants پر آگئے۔ وہ اپنی جگہ پر
ہیں۔ کل جو کچھ ۱۵ بندوں کے ساتھ ہوا ہے۔ یہ ۱۵ بندے جرگے کے ممبر تھے۔ اب یہاں جو
ہمارے صوبے کے پختون یا فاٹا کے لوگ بیٹھے ہیں، وہاں جرگے کے ممبر کی جو حیثیت اور
مقام ہوتا ہے وہ ان سب پر واضح ہے۔ اس کی retaliation پھر لازمی ہوتی ہے۔ میری یہی
request ہوگی کہ please look into this matter. یہ اتنا light مسئلہ نہیں ہے کہ یہاں ہم
بیٹھ کر فاتحہ پڑھ لیں۔ ۱۵ بندوں کی فاتحہ ہم نے پڑھ لی۔ ہمارے لئے تو کم از کم

I don't know, our resources may be wrong but we have been told last night that it was friendly fire and not fire from anyone else. If it was fire from anyone else but at least the ISPR spokesman could have said

کہ جی یہ north یا south سے آیا ہے۔ ٹھیک ہے specific space ہمیں نہیں بتاتے۔

But when the spokesman of the ISPR just comes and says that it came from an unknown direction, not an unkown location, an unknown direction

اسی سے شکوک و شبہات جنم لیتے ہیں۔

جناب چیئرمین، بخاری صاحب، صحیح parliamentary leaders کے ساتھ جو agree

ہوا تھا میں پہلے اس پر آؤں گا۔ مجھے پہلے وہ پورا کرنے دیں۔ اس طرح ہر کسی کا point of order accommodate نہیں ہو سکے گا۔ پہلے منسٹر صاحب اس کا جواب دے دیں۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم ، جناب چیئرمین! کل جو واقعہ وانا میں ہوا ہے۔ یہ ہمارے ان دوستوں کی آنکھیں کھول دینے کے لئے کافی ہے جوکہ ابھی تک دہشت گردوں کو مجاہد کی مسند پر بٹھانے کے درپے ہیں۔ کل ان دہشت گردوں نے یہ بھی ثابت کر دیا کہ وہ اپنے اس زمین پر رہنے والے لوگوں کے ساتھ نہیں ہیں۔ کل امن جرگے پر دہشت گردوں کی فائرنگ کی وجہ سے جو نقصان ہوا وہ ان کی آنکھیں کھول دینے کے لئے کافی ہے۔ اس قسم کی statement یہاں پر دینا اور حالات کو distort کرکے پیش کرنا میں سمجھتا ہوں یہ غلط بات ہے۔ یہ statement دینا کہ یہ friendly fire ہے میں اس کی پوری ذمہ داری کے ساتھ نفی کرتا ہوں۔

Senator Asfandyar Wali: Mr. Chairman, he misquoted certain facts. Statement that I have not made was attributed to me and I think that I have the right to......

Mr. Chairman: I don't think that he attributed to you.

سینیٹر اسفند یار ولی، نہیں نام نہیں لیا but you can I know

Mr. Chairman: No, no he has said

آپ نے تو point out کیا کہ بھئی-----

سینیٹر اسفند یار ولی، Basically اگر آپ اس پر جائیں اور میں صرف یہی پوچھوں کہ what was the policy of the then Government of Pakistan? اب کیوں اوروں کا منہ کالا کرتے ہو، کیوں پھر یہ pandora's box کھولتے ہو۔ اس وقت کس نے training camps لگانے، کس نے trained کئے، کس نے finance کیا۔ یہ جو سات ستارے جمع ہوئے، کس نے کئے۔ کیوں ہمارے منہ کھلواتے ہو۔ ہم صرف یہ کہتے ہیں------

جناب چیئرمین، تشریف رکھیئے۔ مسز تنویر خالد۔

سینیٹر مسز تنویر خالد ، میں وانا کے سلسلے میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ پاکستان ہمارا

ملک ہے اور اس ملک میں امن و امان سے رہنا یہاں کے عوام کا بھی حق ہے اور یہاں پر امن و امان قائم رکھنا اور ہر طرح کے external and internal threat سے اپنے ملک اور اپنی public کو محفوظ رکھنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ اس direction میں جو کچھ حکومت کر رہی ہے ہمیں اسے endorse کرنا چاہیے اور اس بات کو مضبوط کرنا چاہیے کہ ہمارا ملک حفاظت سے رہے۔ یہ نہیں کہ آئے دن، بجائے external کے آپس ہی میں خون خرابے ہوں، امن و امان سے رہنا چاہیے اور ملک کو نقصان نہیں پہنچانا چاہیے۔ Secondly جو بات پہلے ہو رہی تھی about Kashmir تو اس پر میری یہ اپنی رائے ہے، میں اس کے بارے میں لکھتی بھی رہی ہوں اور بولتی بھی رہی ہوں۔ یہ کشمیر کا قضیہ اتنا پرانا ہے since the birth of Pakistan and its more than half a century. کہ دونوں اپنے اپنے stand پر ڈٹے ہوئے ہیں۔ طریقہ یہ ہوتا ہے کہ اگر کسی نے ناحق قبضہ کر لیا تو either he was so aggressive or so powerful. go and snatch form them and conquer that آپ وہ بھی نہیں کر سکتے ہیں تو کوئی بھی ظالم خود بخود انصاف کیوں کرے گا، وہ آپ کو پلیٹ میں پیش کرے گا، ایسا نہیں ہوتا اور نہ آپ کی کوئی فریاد سننے والا ہے، کوئی تیسری power اپنے vested interest کے آگے کسی سے خوامخواہ انصاف نہیں کرتی اور آپ ے بھی نہیں سکتے۔ تو پھر آپ کو کیا کرنا چاہیے۔ اسی سال جب ہم نے defence میں national security کا course کیا تھا اورہم کشمیر گئے تھے وہاں کے چیف منسٹر صاحب نے lunch کا اہتمام کیا اور انہوں نے ایک گھنٹے تک تقریر کی اور دوسروں نے بھی تقریریں کیں کہ ہمارے ہزارہا جوان یہاں پر شہید ہو رہے ہیں اور ہمارے۔۔۔۔

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے آپ مختصر رکھیئے، point ہو چکا ہے اور کیا کہنا چاہتی ہیں، point of order پر تقریر نہیں ہو سکتی۔

سینیٹر مسز تنویر خالد: میں صرف ایک منٹ بولوں گی۔

جناب چیئرمین: ایک منٹ سے بہت زیادہ ہو گیا ہے اور بھی کافی ہیں اور پھر آگے business بھی conduct کرنا ہے۔

سینیٹر مسز تنویر خالد نہیں، نہیں، ابھی ایک منٹ۔ کہا گیا کہ وہاں پر عصمتیں

لٹ رہی ہیں تو میں نے وہاں پر یہ seggestion دیا تھا کہ بھائی کیوں عصمتیں لٹاتے ہو اور خون خرابہ کرتے ہو، جب اتنا بڑا ہندوستان divide ہو سکتا ہے تو why not Kashmir یہ خون خرابہ بند کریں۔ بس میری یہی گزارش تھی۔

چوہدری شاہد اکرم بھنڈر (وزیر مملکت برائے انصاف و قانون و انسانی حقوق): Sir, I like to draw your attention کہ points of order پر کافی بات ہو گئی ہے، subject discuss کر رہے ہیں we should come on the agenda

Mr. Chairman: This was agreed in the morning with the Parliamentary leaders, Leader of the House is aware of it. So, we have been going through a pattern that was agreed upon. Mr. Raza Rabbani.

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین صاحب! یہ ایک نہایت افسوس کی بات ہے کہ پچھلے چار سالوں سے موجودہ حکومت ایک مزدور کش اور مزدور دشمن پالیسی follow کرتی چلی آئی ہے اور اس نے down sizing اور right sizing کے نام پر پاکستان کی تاریخ میں سب سے بڑی retrenchment اس دور میں کی اور یہ تمام کی تمام retrenchment اور مزدور دشمن قوانین IMF اور World Bank کی conditionalities کو meet کرنے کے لئے اور basically اپنے اقتدار کو باہر کے ممالک اور بین الاقوامی سامراج سے منوانے کے لئے کئے گئے۔ جناب چیئرمین! افسوس کی بات یہ ہے کہ 26 اکتوبر 2002ء کو جبکہ نیشنل اسمبلی معرض وجود میں تھی، اس حکومت نے اپنا سب سے پہلا وار نیشنل اسمبلی پر 26 اکتوبر 2002ء کو کیا جبکہ نیشنل اسمبلی کی موجودگی کے دوران ایک ordinance نافذ کیا گیا جو I.R.O. 2002 ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ I.R.O. 2002 ایک کالا بلکہ کالا سیاہ قانون ہے اور وہ ایک ایسا قانون ہے جو پاکستان کے محنت کش مزدوروں کے تمام حقوق کو سلب کرتا ہے ۔ آئین میں دی ہوئی trade union activities پر پابندی عائد کرتا ہے اور سرمایہ دار کو favour کرتا ہے۔ شوکت عزیز حکومت کی جو پالیسی شروع دن سے اور اس بجٹ سے رہی ہے، وہ سرمایہ داروں کو favour کرنے کی پالیسی رہی ہے اور محنت کش اور مزدوروں کو crush کرنے کی پالیسی رہی ہے۔ کل

کی تاریخ میں جو کل گزر چکا ہے، پاکستان کے محنت کشوں نے پورے ملک میں احتجاج کیا کیونکہ سینیٹ کا سیشن کل نہیں تھا، لہذا محنت کشوں کے ساتھ Joint Opposition کی یہ commitment تھی کہ جب بھی سینیٹ کا پہلا سیشن ہوگا، ہم ان کے ساتھ solidarity کا اظہار کریں گے۔ میں ان کو اس بات کا اس ایوان کے floor پر یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ان کی جائز جدوجہد میں چاہے، وہ سڑکوں پر ہو، چاہے وہ ایوانوں میں ہو، وہ کہیں پر ہو، متحدہ اپوزیشن ان کے ساتھ ہے اور ہمیشہ ان کے ساتھ رہے گی۔

جناب چیئرمین: جناب محمد اکرم صاحب۔

سینیٹر محمد اکرم ولی: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے حکومت کی توجہ ایک اہم معاملے کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ حال ہی میں سینکڑوں پاکستانیوں کو مسقط سے deport کیا جا رہا ہے اور ان کے ساتھ غیر انسانی سلوک کیا جا رہا ہے۔ انصار برنی ویلفیئر ٹرسٹ نے یہ بھی رپورٹ کی ہے کہ کئی پاکستانیوں کی لاشیں تک وہاں سے ملی ہیں اور ان کو پاکستان بھیجا جا رہا ہے۔ جناب چیئرمین صاحب! یہ مسئلہ آپ کو یاد ہوگا کہ سینیٹ کے floor پر اٹھایا گیا تھا اور ہاؤس کو یہ assurance دی جاتی رہی ہے کہ اس کو دیکھا جا رہا ہے کہ ان غیر قانونی حرکتوں کے پیچھے وہ کون سے لوگ ملوث ہیں اور یہ بھی assurance دی گئی تھی کہ یہ اقدامات کئے جائیں گے۔ میں اس ہاؤس کے توسط سے ایک دفعہ پھر گورنمنٹ کے نوٹس میں لانا چاہ رہا ہوں کہ اس سلسلے میں جو agencies اور جو لوگ اس گھناؤنے کاروبار میں ملوث ہیں، ان کو سزا دی جائے اور وہ اقدامات کئے جائیں تاکہ اس قسم کی چیزوں کو روکا جا سکے اور اس کے ساتھ ساتھ ایک اور اہم مسئلہ کی طرف بھی آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہوں گا کہ اس سلسلے میں سلطنت عمان میں ہماری پاکستان کی جو ایمبیسی ہے، اس نے کوئی بھرپور کردار ادا نہیں کیا ہے۔ ہر ملک کے اندر یہ مثال موجود ہوتی ہے کہ دو چار لوگوں کے ساتھ بھی اگر ایسی بات ہوتی ہے تو وہاں کے سفارت خانے پوری طرح active ہوتے ہیں اور اپنے لوگوں کو protection فراہم کرتے ہیں لیکن ہمارے ہاں بات سینکڑوں تک پہنچ گئی ہے اور وہاں سے لوگ deport ہوتے چلے گئے ہیں اور اس بات کا کوئی نوٹس لینے کے لئے تیار نہیں ہے۔ میں چاہوں گا کہ گورنمنٹ اس

کا سختی سے نوٹس لے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ آپ تشریف رکھیئے۔ بخاری صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب والا! نماز کا وقت ہو گیا ہے۔

جناب چیئرمین: یہ ختم کرتے ہیں اور اس کے بعد Bill کو table کرکے اجلاس ختم کر دیتے ہیں۔

سینیٹر سید سجاد حسین بخاری، جناب والا! میں نے ایک بات کرنی تھی کہ پری گل آغا صاحبہ نے ایک بات سب کو بتائی کہ یہ جو ایوان کے ممبران ہیں ' ان کی کوئی حیثیت نہیں رہی۔ یہ ہم گزشتہ دو برسوں سے ان سے کہہ رہے ہیں کہ اس بات پر توجہ کریں۔ آپ جو ہر بات کے اوپر surrender کر رہے ہیں ' اسی وجہ سے یہ عزت ختم ہوئی ہے۔ اگر آج بھی اس کی طرف توجہ کرلیں گے تو یہ عزت بحال ہو جائے گی۔

جناب چیئرمین: تشریف رکھیئے۔

We will go on to item No. 3 and then we will adjourn the House. Do you want to table the resolution.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: اسے table کرکے اجلاس ختم کر دیں گے۔ ڈیڑھ بجے اجلاس ختم کر دیں گے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: نماز پڑھیں گے اور اس کے بعد اسے لیں گے۔

(اس موقع پر اپوزیشن کے تمام اراکین کھڑے ہو گئے اور نماز ظہر کے وقفہ کے لئے مطالبہ کرنے لگے)

جناب چیئرمین: نماز کے لئے ابھی بڑا time ہے۔ میرا خیال ہے کہ table کرلیں اور اس کے بعد اجلاس ختم کر دیتے ہیں۔

(آوازیں۔ نماز۔ نماز)

(The House was adjourned for Zohar Prayer)

(نماز ظہر کے وقفہ کے بعد اجلاس کی کارروائی زیر صدارت جناب چیئرمین جناب محمد میاں سومرو
دوبارہ شروع ہوئی)

Mr. Chairman: Before we take up the business, Mr. Zahid Hamid has said that he wanted to just offer a point of personal correction.

Mr. Zahid Hamid: In reply to a supplementary question this morning regarding Question No. 1, I had mentioned that the project life of the project relating to the purchase of 8 Boeing Aircrafts was fifteen years. In fact that was a clerical error in my brief. The correct figure is twenty five. I apologise to the honourable Senator who asked the question. Thank you.

Mr. Chairman: Thank you. Correct the record also. The point was here about the Umra Visas. We have took up the matter with the Saudi Embassy. The reason was that there was a large group, if it is so, immediately just as Senators or their immediate family members which is one or two dependents, they said may not be looted in the fast track. I would suggest that the Secretary Senate be contacted in this connection and we are trying to expedite to the extent possible.

(Thumping of desks)

And the Foreign Office will help in this matter. We must pray for their co-ord and their assistance also. Now, we take up item No.3.

سینیٹر ظفر اقبال چوہدری: جناب والا! Point of Order.

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے کہ اب آگے business کی طرف چلیں۔ Point

of Order رہنے دیں۔

(مداخلت)

سینیٹر میاں رضا ربانی : جناب والا! میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین : رضا صاحب ! آپ کی طرف آتا ہوں ۔ پہلے ظفر صاحب کی بات سن لوں۔

سینیٹر ظفر اقبال چوہدری: جناب والا! ایک معزز رکن نے بہت شور کیا ہوا تھا کہ نماز کا وقفہ ہے اور نماز کے لئے ہمیں اجازت دی جائے تو ایسے محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے وضو ٹوٹا جا رہا ہے--

Mr. Chairman: Thank you.

آپ تشریف رکھیں۔

سینیٹر ظفر اقبال چوہدری: اور چاہ رہے تھے کہ اس سے پہلے نماز پڑھ لی جائے لیکن وہاں ہر کوئی صاحب موجود نہیں ۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: We should not take these matter. I think let us come to the business of the House. It is a personal matter.

(مداخلت)

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی: میں ان کی اطلاع کے لئے کہنا چاہتا ہوں کہ یہ ضروری نہیں ہوتا ہے کہ انسان مسجد میں جا کر نماز پڑھے اور بھی جگہ پر آپ جماعت کرا سکتے ہیں۔ یہاں Opposition کی جو لابی ہے وہاں باقاعدہ جماعت ہوئی ہے اور وہاں سب لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے۔

(مداخلت)

سینیٹر میاں رضا ربانی : جناب والا! .Point of Order

جناب چیئرمین : چلیں .. اب business کی طرف چلیں۔ جی رضا صاحب ! کیاPoint

?ہے of Order technical

Senator Mian Raza Rabbani : Yes sir, it is related to the business

Mr Chairman: Please be brief, so we come to the business of the House

سینیٹر میاں رضا ربانی : جناب چیئرمین ! میں اس بات کو سمجھنے سے قاصر ہوں کہ کون سا طوفان آ رہا ہے کہ اس Bill کو اس عجلت میں پاس کرنے کی ضرورت ہے - جس طرح نیشنل اسمبلی میں اسے bulldoze کیا گیا، اس کی مثال پارلیمان کی تاریخ میں نہیں ملتی اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ دنیا کی پارلیمان کی تاریخ اٹھا لیں تو اس میں شاید ہی آپ کو نظر آئے کہ پارلیمان اتنی عجلت میں ہو کہ میرے دونوں ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور میں پھر بھی--

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے کہ Bill کو آنے دیں۔ پھر جب discussion ہو گی، you can raise these points.

سینیٹر میاں رضا ربانی : جناب والا! میں اس طرح آ رہا ہوں۔ میرا یہ Point of Order ہے---

(مداخلت)

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی (وفاقی وزیر برائے پارلیمانی امور): جناب والا۔

سینیٹر میاں رضا ربانی : جناب والا! Minister Sahib کو کہیں کہ وہ تشریف رکھیں اور آپ ان کو بٹھائیں۔ میں Point of Order پر بات کر رہا ہوں You have givenme the floor.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: آپ سب تشریف رکھیں۔ آپ نے ایک لائحہ عمل agree کیا ہے۔ let us follow that. Bill should be tabled.

Senator Mian Raza Rabbani: I am on a Point of Order. If I am

relevant, you point me out.

Mr. Chairman: But keep it brief.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : جناب والا! میں عرض کرتا ہوں۔۔

Mian Raza Rabbani: Please, ask him to sit down.

جناب چیئرمین : شیر افگن صاحب! آپ ایک منٹ تشریف رکھیں ۔ میں نے انہیں floor دیا ہے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی : آپ انہیں کہیں کہ وہ بیٹھ جائیں۔

جناب چیئرمین : وہ بیٹھ جاتے ہیں لیکن آپ اپنا Point of Order مختصر کریں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی : جناب والا! میرے Point of Order کا directly تعلق آپ سے ہے۔ آپ سے جب میں یہ بات کر رہا ہوں تو میں سمجھتا ہوں کہ کسی بھی وزیر کو جواب دینے کا حق نہیں ہے کیونکہ وہ directly آپ سے تعلق رکھتا ہے ۔ میں as a member of the Senate اپنے چیئرمین سے بات کر رہا ہوں لہذا وہ تحمل سے بیٹھیں ساری شام پڑی ہے دوپہر پڑی ہے۔ ابھی اتنے دن پڑے ہوئے ہیں ۔ Bill پاس ہو جائے گا۔ 31 دسمبر تک انہوں نے Bill کو پاس کروانا ہے۔ اتنی جلدی انہیں کس بات کی ہے۔ مجھے اس کی سمجھ نہیں آ رہی۔

جناب چیئرمین! میں آپ کی خدمت میں یہ بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ وہ پارلیمان ہے جس نے سترہویں آئینی ترمیم کے تحت اپنی اس بات کا حق ختم کیا کہ Article 238 and 239 کے تحت وہ آئین کی ترمیم کر سکیں۔ اس نے کہا کہ ہم اپنا یہ حق ختم کرتے ہیں۔ ہم ایک executive power کے تحت آئین کے اندر ترمیم منظور کرنے کے لئے تیار ہیں۔ پھر یہ وہ پارلیمان ہے جس نے اپنے اوپر ایک un-elected body کو National Security Council کی صورت میں لا کر مسلط کیا اور کہا کہ جی ہم یہاں پہ ووٹ دینے کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔ للہ آپ ہم سے ووٹ لیں تاکہ ہماری یہ responsibility جو ہے وہ ختم ہو۔ اب ایک ایسا قانون لایا جا رہا ہے جو آئین سے متصادم ہے

which is *ultra vires* of the Constitution. It is a law which is against the

scheme of the Constitution and when and if a debate is allowed on this. I will show to you, how this law is un-constitutional and *ultra vires* of the Constitution and yet this Parliament is in haste to have this Bill passed. It was bulldozed in the National Assembly but I expected a different set of traditions to be followed in the Senate. Mr. Chairman, sir the office that you are occupying has been an office which has always acted justly and fairly. It has acted by an application of its mind and when I thought that who is the Chairman today, who is the person who has come in and taken the place of Mr Wasim Sajjad then I thought that yes. it is Mr. Muhammadmian Soomro who has been a prudent Banker and he will look at t's whether they are crossed or he will look at i's whether they have been dotted or not but I was most taken a back sir. when yesterday the order of the day came late in the night as is usual with such army interventions that they come late at night. Late in the night, when the order of the day was delivered to us, I was but aghast to find that at item No.3. the first item for legislation before the Senate of Pakistan is the Bill which is *ultra vires* of the Constitution. A Bill which spells the death nail to democracy where no Parliament in the world.....

Mr. Chairman: Let it be tabled because the point of order is becoming too long.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, there is no parliament in the world who has said that the office of a civilian and the office in uniform can be combined together and now I come.... Sir, now I take you to the

Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1988 and I draw your attention Mr. Chairman, to Rule 110. 110 says that on the day on which the motion for consideration is laid down in the Orders of the Day, which is today, it has been set down on the Orders of the Day for consideration, which shall unless the Chairman otherwise directs, I lay emphasis on, "Unless the Chairman otherwise directs" and then goes on to say, "Be not less than two days from the receipt of the notice, the Minister or as the case may be, the member giving notice may move that the bill be taken into consideration."

Now sir, the two days notice is not there and if you have used your discretion which I concede to, which is there under 110 then it is the right of this House, it is my right as a member of this House, it is my right as a citizen of this House, it is my right as a member of the civil society of this House, when civil society is going to be murdered, when civil society is going to be crippled, it is my right to ask from you, from that exalted Chair sir, that what were the external circumstances, what were the forces that were acting upon you, that forced you to have an application of mind that the notice period be waived and that the bill be brought into consideration immediately. Sir, this is the question, this is the grave question which you have to answer. You are accountable to this House and moreover you are accountable to history because when history writes and when history sees as to who were the people who opposed the military take over or militarization of Pakistan Parliament. At that time your name should be written in the annuls of the history that yes, here was the

Chairman, here was the man who withstood pressure, who withstood the Army onslaught, who withstood the onslaught from the Presidency and who had rights to be correct, who upheld the banner of democracy. So, therefore sir, I ask from you as the member of this House to kindly clarify the position.

Mr. Chairman: Thank you. Let me assure you.....

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، میں چاہوں گا کہ 108 بھی آپ دیکھ لیں اور میں یہ جاننا چاہوں گا کہ کس دن یہ بل اسمبلی سے سینیٹ میں آیا ہے اور اسے سب کو circulate کر دیا گیا۔ اس لئے کہ مجھے یہ آرڈر Orders of the Day کے ساتھ ملا ہے۔ اس سے پہلے میں نے receive نہیں کیا۔

جناب چیئرمین، 108 کا میں آپ کو سیکرٹریٹ سے پوچھ دیتا ہوں باقی میں پہلے clear کر دوں 110 پر

that there is no pressure on me. This is for the first time that I have waived this in the interest of the working of the House. It is upto House to decide finally what they want. Let us go on with the business that we know needs to be done. So there is no pressure rest assure. There is no problem with that.

Senator Wasim Sajjad (Leader of the House) : Sir, with your permission....

(Interruption)

Mr. Chairman: I have used my discretion, whether the Bill is passed or rejected that is the will of the House. Whether it is passed or rejected ultimately that will be on the mood of the House. Right now it is not required, it is not required right now.

Senator Wasim Sajjad: Sir, this Bill was passed by the National Assembly on the 14th of October, 2004, transmitted to the Senate on the 15th of October, 2004, notice from the Minister was received on the 20th October, 2004 in the Senate Secretariat. Thereafter the Senate Secretariat circulated this notice on the 22nd of October to all the members and we all received this.

(Interruption)

Senator Wasim Sajjad: I am speaking from the record and therefore, sir, the notice, as required by the rules has been given, the members are aware of it. I would say it is a good thing that they have a point of view and the very purpose of having a debate on this Bill is that all points of view of the members of the both sides of the House come before this House and the people of Pakistan and therefore, the speech which my honourable Senator wishes to make at this stage, the appropriate stage would be when the Bill is before the House and the debate starts. Therefore, I think sir, without wasting any further time, the proper cause would be to proceed with the introduction of the Bill.

Mr. Chairman: Let us come to the introduction of the Bill.

سینیٹر میاں رضا ربانی Sir, ایک منٹ، sir, بات سنیں۔ یہاں پر وسیم صاحب نے جو بات کی ہے کہ the Bill was circulated. Sir, you have given me the floor, ask him to sit down.

(Interruption)

جناب چیئرمین ، circulation کی بات چل رہی ہے۔ circulation جو نہیں

ملی ہے، ان کی تفصیل کیا ہے۔ آپ بات کر لیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: آپ اس کو بٹھائیں۔ آپ نے floor مجھے دیا ہے۔

جناب چیئرمین: بات کر لیں۔ کہہ رہے ہیں کہ circulation نہیں ملی ہے ۔ ملی ہے let hear him out سن لیں کہ نہیں ملا۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: Sir. آپ نے floor مجھے دیا ہے، آپ اس کو بٹھائیں۔

جناب چیئرمین: نہیں ملا، آپ اس کو سن لیں۔ دو منٹ تشریف رکھیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: Sir, یہ Bill تو پہلے کی بات ہے، Bill introduce نہیں ہوا، Bill کے پہلے کی بات ہو رہی ہے۔ بات اس کو سمجھ ہی نہیں آ رہی تو میں کیا کروں۔

Mr. Chairman: Please, no personal comments, no presonal comments.

ڈاکٹر صاحب تشریف رکھیئے۔ اس کے بعد Bill move کراتے ہیں، آپ بیٹھیں۔ رضا صاحب I think, point has been raised. I had given my view. Now, let us move on with the business of the day

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! آپ بات سن لیں۔ وسیم سجاد صاحب نے یہ فرمایا اور مجھے ان کے لئے respect ہے، record بالکل ایسا ہی record ہو گا جیسے آج صبح آپ کے Secretariat نے پوری اس side کی Parliamentary Party کے Leaders کو آپ کی دعوت meeting کی نہیں پہنچائی تھی۔ یہ اسی طرح کا notice ہے جو 22 تاریخ کو circulate کیا گیا، 22 تاریخ کو record کے اندر ضرور ہو گا۔

جناب چیئرمین: اس کو check کر لیں گے، اگر اس میں کوئی ہے تو we will come back to the House اگر اس میں کوئی difference ہے from the record, we will come back. I think, we may take up item No.3

(Interruption)

Presentation of the President to Hold Another Office Bill, 2004 and discussion thereon

Dr. Sher Afghan Khan Niazi: Mr. Chairman! I beg to move that the Bill to enable the President of Pakistan to hold another office[The President to Hold Another Office Bill, 2004], as passed by the National Assembly, be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill to enable the President of Pakistan to hold another office[The President to Hold Another Office Bill, 2004], as passed by the National Assembly, be taken into consideration. Is it opposed? It is not opposed, I think, you are saying no.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جناب والا! میری ایک گزارش ہو گی جیسا کہ یہ فرما رہے تھے کہ

National Assembly has passed which is the direct House which represents 15 crores of people, one thing. Secondly, if it is ultra vires of Constitution and Law, the proper forum...

(Interruption)

جناب چیئرمین، ایک منٹ سن لیں

please, let the Minister speak, let the Minister speak please. He has not said that, let the Minister speak, anything that is passed there and comes here, it does not mean that...

ذرا سن لیں۔ This is unfair آپ تشریف رکھیئے، کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، یہ بات کرتے رہیں، آپ سنتے رہیں۔ آپ توجہ دیں،

انہوں نے یہ کہا کہ یہاں پر

National Assembly is the real representative House, Lower House which represents 15 crores of our people and they have passed it in majority, if the Bill has been referred, passed and duly put before this House through a motion, thereby now it is ultra vires or intra vires is the job of the court, they should argue for it, for example I will give little introduction. This Bill contains and has been passed that the President of Pakistan can keep his office of Chief of Army Staff, the reason by it is . They will have to hear, if they are not going to hear.

Mr. Chairman: What word, which word.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: ہم بھی ان کی بات نہیں سنیں گے۔ پھر یہ تقریر نہیں کر سکیں گے۔

Mr. Chairman: There is always commotion, sometimes you cannot even hear

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: They should not point to me. I will humbly submit to the honourable Chairman, they should not point out to me, they should address the Chair.

اب مجھے اس کا تھوڑا سا background دینا پڑے گا۔

جناب چیئرمین: آپ تو کر لیں۔ بات کیا ہے؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: بات سننی پڑے گی' یہ بات نہ بھی سنیں گے تو میں سناؤں گا اور سننی ہو گی' یہ میرا right ہے۔

جناب چیئرمین: وسیم صاحب what is the issue کس پر ہے یہ اعتراض۔ وسیم صاحب کو سن لیں۔ جی وسیم صاحب۔

Senator Wasim Sajjad: Sir, now that the bill has been moved. Explaining what the bill is and then the honourable members can respond.

(مداخلت)

سینیٹر وسیم سجاد، تو پھر move کریں۔

Senator Mian Raza Rabbani: That The derogatory remarks that he has insinuated towards the Senate they can not be taken light, either ask him to withdraw those words or you expunge his remarks.

Mr. Chairman: What was the derogatory word.

Senator Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman please you ask him to withdraw otherwise we will move a privilege motion against him.

Mr. Chairman: What was the derogatory....

Senator Mian Raza Rabbani: He has used derogatory words against the Senate. He has insinuated that this is the House which is lower than the National Assembly and we are not ready to accept that, we are not ready to accept that. We move under Rule 61, we want to move a privilege motion against him, either he withdraws those remarks before we move a privilege motion.

Mr. Chairman: I think we are going on for a tangent let us continue with the speeches.

Senator Mian Raza Rabbani: Please expunge those remarks Otherwise we will move a privilege motion.

Mr. Chairman: What remaks.

(Interruption)

سینیٹر میاں رضا ربانی: آپ ریکارڈ منگوائیں اتنی دیر کے لئے House adjourned کریں۔

This is not going to happen.

(مداخلت)

سینیٹر وسیم سجاد: جناب میرے خیال میں motion move کریں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

سینیٹر وسیم سجاد: جی انہوں نے یہ کہا تھا کہ وہ direct House ہے ان کا مطلب یہ تھا کہ directly elected house ہے اس میں کیا کوئی غلط بات ہے وہ صحیح کہہ رہے ہیں۔

Senator Mian Raza Rabbani: No. he is trying to show that the Senate is lower in esteem.

Mr. Chairman: No. the Senate is known as the upper house.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! آپ مجھے ایک منٹ موقع دیں۔

جناب چیئرمین: خورشید صاحب! کو ایک منٹ سن لیں۔ ڈاکٹر صاحب تشریف رکھیں۔ جی خورشید صاحب۔ دیکھیں ہر کوئی شور مچانے گا تو ایسا تو نہیں ہے۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! بہت شکریہ آپ کا۔ آپ کو پتا ہے کہ میں کوئی جذباتی بات نہیں کیا کرتا۔ محترم وزیر صاحب نے جو کہا ہے وہ فی الحقیقت objectionable ہے۔

جناب چیئرمین: کیا کہا ہے۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: میں عرض کرتا ہوں۔ پہلی چیز تو یہ ہے کہ دونوں houses کو جمہوریت کی روح کے اعتبار سے compare کرنا یہ کہہ کر کے کہ National Assembly direct house ہے جو پندرہ کروڑ افراد کو represent کرتی ہے گویا کہ سینیٹ جو ہے وہ represent نہیں کرتا۔ سینیٹ represent کرتا ہے اسی طرح۔

سینیٹر وسیم سجاد (قائد ایوان)، ان کا کہنے کا مطلب یہ نہیں ۔ نیشنل اسمبلی پندرہ کروڑ عوام کو directly represent کرتی ہے یہ ایوان پندرہ کروڑ عوام کو indirectly represent کرتا ہے ۔

(مداخلت)

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، اگر یہ بات کی ہوتی تو اعتراض نہ ہوتا ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، ایسی تو کوئی بات نہیں ہے ۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، جو الفاظ استعمال کئے وہ غلط ہیں ۔

(مداخلت)

سینیٹر وسیم سجاد (قائد ایوان)، وضاحت میں کر دیتا ہوں ۔

(Interruption and voices of No, No. from the Opposition)

Mr. Chairman: No cross talk. Please let us maintain the decorum of the House.

سینیٹر میاں رضا ربانی، سیکشن افسر بیمار نہیں ہے ۔

Mr. Chairman: Please, please, no direct remarks. Wasim Sajjad.

Senator Wasim Sajjad: Sir, I believe Mr. Raza Rabbani has moved that the Bill be referred to Standing Committee.

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب+[xxxxx] کو بٹھائیں he is standing

Mr. Chairman: No personal remarks. These should be expunged from the record. Please no direct remarks.

(Interruption)

\+ [xxxx words expunged by the orders of Mr. Chairman]

جناب چیئرمین، آپ سب کھڑے ہیں۔ وسیم سجاد صاحب کو ذرا سن لیں۔

Senator Wasim Sajjad: Sir, the honourable Senators have moved certain amendments to this motion.

میری اطلاع کے مطابق یہ جو motion move ہوا ہے ۔ اس کی amendment کی صورت میں motions move ہوئے ہیں ۔ ایک motion شاید میاں رضا ربانی صاحب کا ہے کہ standing committee کو refer کیا جائے۔ غالباً پروفیسر خورشید احمد صاحب کا ہے کہ Council of Islamic Ideology میں بھیج دیا جائے تو میرے خیال میں مناسب یہ ہوگا کہ ---

جناب چیئرمین ، ایک ہے public opinion کا' ایک ہے standing committee کا اور تیسرا ہے اسلامی نظریاتی کونسل کا، تین ہیں۔

سینیٹر وسیم سجاد ، تینوں motions جو ہیں they should move them and we proceed with the matter.

Mr. Chairman: Prof. Khurshid Sahib, would you like to move your motion.

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب والا! یہ تینوں motions move ہوں گے لیکن پہلے آج جو issue create کیا گیا ہے اس کو تو آپ settle کریں۔

جناب چیئرمین، کوئی issue نہیں ہے ۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب issue ہے ۔انہوں نے کہا ہے ' میں کہہ رہا ہوں' آپ کو یہ پوری سائیڈ کہہ رہی ہے۔

جناب چیئرمین، اس طرف بھی ممبر بیٹھے ہیں' لیڈر آف دی ہاؤسب ھی کہہ رہے ہیں

and he is also member of the House. He is Leader of the House. He will also be affected by any comment on the House.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, there is no quarrel with the

Leader of the House.

Mr. Chairman: He has said that there are derogatory remarks.

Senator Mian Raza Rabbani: The Minister has insulted the House. Either he should withdraw the remarks or you expunge those remarks from the record, otherwise we are sorry.

Mr. Chairman: Which are the remarks,

لیڈر آف دی ہاؤس مجھے بتائیں کیا expunge کرنا ہے یا کوئی consensus تو آئے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی . Sir, insult کرنے کے بعد------

جناب چیئرمین، شیر افگن صاحب کچھ کہہ رہے ہیں ، سن لیں، ہوسکتا ہے اسی میں وضاحت ہو جائے۔

سینیٹر اسفند یار ولی، جناب! وضاحت میں اور ہی بیڑہ غرق کر دے گا۔وہ خاموش رہیں تو بہتر ہے۔

جناب چیئرمین: انہیں سن تو لیں۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب والا! آپ نے expunge کر دیا ہے تو بات ختم ہوگئی۔

جناب چیئرمین، خورشید صاحب، ربانی صاحب، یہ جو تین motions ہیں why don't you move that.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ، جناب چیئرمین! میری گزارش ہے کہ جب آپ Acting President تھے تو ہمارے معزز اراکین نے یہاں پر ایک بڑی خوبصورت بات کی۔ اس وقت میں نے اعتراض نہیں کیا کہ یہاں پر ایسے نہیں چلے گا۔ یہ کوئی قومی اسمبلی ہے؟ میں نے کبھی کسی سے نہیں کہا otherwise I would have conveyed to my august House, I was a member. I didn't object to it. اب اس میں بھی ان میں برداشت ہونی چاہیے۔

Mr. Chairman: I think, let us move on with the business, what do you want to do.

(Interruption)

Mr. Chairman: Raza Rabbani, please sit down. Please bear me out. Let us expunge all that threats ---

وغیرہ کچھ نہیں ہوں گی ۔ I will examine the record, if there is anything derogatory, it will be expunged. If there is anything derogatory, I will

expunge میں آپ کو کہہ رہا ہوں ۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب والا! ڈاکٹر صاحب نے threat کیا ہے ، آپ کے سامنے threat کیا ہے ۔

Mr. Chairman: He says

کہ میں نے threat نہیں کیا۔

Senator Wasim Sajjad: After the observation of the Chair, I think the controversy should end. The honourable Chairman has said that I will examine the record.

Mr. Chairman: I have said that I will examine the record, if there is anything derogatory that will be expunged.

Senator Wasim Sajjad: So sir, I think that should settle the controversy.

Mr. Chairman: Prof. Khurshid Ahmad, Please move your motion.

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، جناب Bill تو ابھی move ہی نہیں ہوا۔

جناب چیئرمین، Bill move ہو گیا ہے آپ اس وقت شور مچا رہے تھے۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں اور میرے دس ساتھی یہ motion move کر رہے ہیں کہ

We hereby move under Rule 90 of the Rules of Procedure and Conduct of Business 1988 Senate that the Bill to Enable The President Of Pakistan To Hold Another Office Act 2004 be referred to the Council of Islamic Ideology for eliciting the opinion whether this will be repugnant to the teachings of Islam.

Dr. Sher Afghan Khan Niazi: I oppose it.

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب! میں صرف ایک عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے یہ خیال تھا کہ شاید یہ fault اسمبلی سیکرٹریٹ کا ہے کہ یہ motion ہمیں circulate نہیں ہوئی۔ انہوں نے بتایا کہ یہ motion ابھی ملی ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ آئندہ سے ذرا نوٹس پہلے دے دیا جائے تاکہ ہم اس کو دیکھ لیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب! اس Bill کا باقاعدہ نوٹس دیا ہوا ہے اور ہمارے Leader of the House نے بھی یہ کہا ہے۔ جناب والا! 21 اکتوبر کو اس کا نوٹس دیا گیا ہے۔ جناب چیئرمین! ہمارے پاس اس کا record ہے۔ انہوں نے motion move نہیں کی، اب ان کو move کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ ان کو consider کرنا ہی contravention of rules ہے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب والا! یہ circulate نہیں ہوا۔ کیا یہ honourable members جھوٹ بول رہے ہیں؟ یہ صحیح بول رہا ہے۔ ایک کو بھی نوٹس نہیں ملا ہے۔ جناب! اس کو بھی consider کرنا پڑے گا۔

جناب چیئرمین: پروفیسر صاحب آپ نے بولنا ہے یا نہیں otherwise I will put it to the House.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: جناب! میں تو بولنا چاہ رہا ہوں لیکن----

جناب چیئرمین: پروفیسر خورشید صاحب کو سن لیں۔ یہ motion moved ہے۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: آپ نے مجھے floor دیا ہے اور شیر افگن صاحب اس میں intervene کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: ہر کوئی اپنی مرضی سے floor لے رہا ہے' انہوں نے بھی ایسے کر دیا ہے۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: میں اپنی پوری ذمہ داری سے یہ بات کر رہا ہوں کہ یہ Bill میرے پاس اور Opposition سے متعلق وہ افراد جن سے میں نے check کیا ہے' ہم تک نہیں پہنچا۔ میں آپ سے ادب سے درخواست کروں گا کہ آپ یہ بات check کریں کہ ایسا کیوں ہوا ہے۔

جناب چیئرمین: جی کروں گا۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: رات کے بارہ بارہ بجے بھی آپ کی طرف سے چٹھیں ملتی ہیں اور ہم ان کو دیکھتے ہیں۔ میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں کہ جو چیزیں آئیں ان کو نہ دیکھوں۔ میں آپ کو یقین سے کہتا ہوں کہ ہمیں یہ نہیں پہنچا اور اگر صرف یہ Government Party کے لوگوں کو بھیجا گیا ہے اور باقیوں کو نہیں بھیجا گیا تو .it is a serious offence serious discrimination.

Mr. Chairman: I will look into it.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: دوسری بات' میں اس لیے کہہ رہا ہوں کہ اس کو آپ Islamic Idealogy Council میں بھیجیں' اس لیے کہ اس ملک کا دستور یہ کہتا ہے کہ کوئی قانون قرآن و سنت کے خلاف' کوئی بھی ادارہ پاس نہیں کر سکتا۔ اسی لیے Islamic Idealogy Council ایک constitutional body ہے تاکہ وہ اس چیز کو review کرے اور اس سلسلے میں قواعد میں یہ بات بھی رکھی گئی ہے کہ یہ اتنا اہم مسئلہ ہے کہ اس کے لیے simple majority کی بھی ضرورت نہیں ہے بلکہ 2/5th کے basis پر بھی یہ motion منظور کی جا سکتی ہے۔ یہ اس کی اہمیت ہے۔ اس بناء پر میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے اور میری

نگاہ میں یہ ہمارے عقیدے' ہمارے ایمان اور رمضان کے مبارک مہینے میں مل رہے ہیں' اس لیے میں پوری ذمہ داری کے ساتھ یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ یہ Bill اسلام کے بنیادی اصولوں کو violate کرتا ہے اور اس بناء پر اسے لازماً اسلامی نظریاتی کونسل میں بھیجا تاکہ ہم ان کی رائے معلوم کر سکیں۔ پہلی چیز یہ ہے کہ تقسیم اختیارات اور یہ اصول کہ فوجی حکمران' فوجی سربراہ' سول سربراہ کے ماتحت ہے۔ یہ اسلام کا ایک بنیادی اصول ہے۔ اس کی بہت سی مثالیں ہیں۔ آپ کوئی بھی اہم قانون کی کتاب پڑھ کر دیکھ لیں' آپ کو یہ ملے گا کہ لشکر کا سالار جو ہے وہ خلیفہ اور امیر المومنین کے تابع ہے۔ دوسرے الفاظ میں یہ دو الگ الگ offices ہیں' ان کو ایک جگہ جمع نہیں کیا جا سکتا۔ جس وقت سے standing army اسلام میں بنی اور یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں قائم ہوئی' اس وقت سے لے کر یہ متفق علیہ اصول رہا ہے کہ لشکر کا سالار امیر المومنین کے تابع ہوتا ہے۔ وہ امیر المومنین نہیں ہوسکتا اور ان دونوں کو ایک ساتھ جمع نہیں کیا جاسکتا۔

یہاں میں آپ کو یاد دلاؤں گا کہ خود جنرل پرویز صاحب نے ابھی چند مہینے پہلے اسی اسلام آباد میں مشائخ اور علماء کی ایک کانفرنس سے خطاب کیا تھا' میرے پاس reference اس وقت نہیں ہے لیکن کوئی بھی اس کو اٹھا کر دیکھ لے۔ میرے پاس text موجود ہے اس تقریر کا' اس میں انہوں نے یہ بات کہی ہے کہ خلیفۃ المسلمین نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالی عنہ جیسے جری سالار کو جو کمانڈر تھے فورسز کے' عین اس وقت جب کہ لڑائی ہو رہی تھی انہیں ہٹا دیا اور کمانڈر نے سر تسلیم خم کر لیا امیر المومنین کے حکم کے مطابق۔ معلوم ہوا کہ سالار ماتحت ہے امیر المومنین کا اور بیک وقت یہ دونوں جمع نہیں کیے جاسکتے۔ تو پہلی دلیل میری یہ ہے کہ جو ہماری فقہ کا' ہماری political thought کا مسلمہ اصول ہے اور جس کی یہ نمایاں مثال خود پرویز صاحب نے ایک پبلک موقع پر دی ہے' صاف صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ Bill اس اصول سے متصادم ہے۔

دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں جناب والا! کہ جنرل پرویز مشرف صاحب نے' حکومت کی پارٹی نے' پارلیمنٹ کی کم از کم دو تہائی اکثریت نے' ٹھیک ہے میرے کچھ ساتھی اس میں شریک نہیں تھے' میں انہیں credit دیتا ہوں اس بات کا' یہ اصول طے کیا تھا 17 ویں

ترمیم کے تحت کہ اس ترمیم کا جوہر اور مرکزی issue یہ ہے کہ فوج کی مداخلت کے لیے cut off dateمقرر کی جائے۔ نتیجتاً Article 41, Clause 7 میں ترمیم کی گئی اور اس ترمیم کے تحت ایک cut off date دی گئی اور اس date کی روشنی میں جنرل صاحب نے ٹی وی پر آ کر پوری قوم اور پوری دنیا سے عہد کیا' یہ وعدہ کیا کہ میں اس معاملے میں دو رائے رکھتا تھا' میں نے اس پر بہت غور کیا ہے' اس میں جو ساری باتیں ہوئیں' stability اور یہ اور وہ' ان سب پر میں نے غور کیا ہے' میرے ساتھیوں نے مجھے اس کے برعکس مشورہ دیا لیکن now I have decided. اب میں نے یہ بات طے کر لی ہے کہ میں 31 دسمبر 2004ء تک اس عہدے کو چھوڑ دوں گا البتہ یہ اختیار میں رکھتا ہوں کہ اس سے پہلے کس تاریخ پر میں اس عہدے سے فارغ ہوں۔

جناب والا! میں آپ کو invite کروں گا کہ دستور کی شق 62 آپ نکال کر دیکھیں' اس میں جو conditions ہیں ایک Member of Parliament کی' ان میں یہ بھی ہے کہ وہ امین ہوگا اور جو شخص عہد کر کے عہد توڑے وہ امین نہیں رہتا اور امین نہ رہ کر وہ disqualify ہو جاتا ہے اس position سے۔ تو دوسری دلیل میری یہ ہے کہ دستور کی 62 provision کو انہوں نے violate کیا ہے۔ اس کی دو شقیں ہیں اور دونوں میں یہ چیز آتی ہے اور اس کے نتیجے کے طور پر یہ injunctions of Islam سے متصادم ہے اور اس کو جاننے کا اور تحقیق کرنے کا واحد طریقہ یہی ہے کہ ہم اس Bill کو یہاں discuss کرنے کی بجائے پہلے Islamic Ideology Council کو بھیجیں' ان سے clearance لیں اور اگر وہ اس کی clearance دیتے ہیں تب اس پر غور کیا جائے ورنہ نہیں۔ اس بناء پر میں move کرتا ہوں کہ اس Bill کو Islamic Ideology Council میں بھیجا جائے۔

سینیٹر وسیم سجاد: جناب والا! پروفیسر صاحب نے جو یہ تحریک پیش کی ہے' ان کے خیال کے مطابق یہ Bill اسلامی نظریات کی نفی کرتا ہے اور اس کے مخالف ہے' میں نے جو مطالعہ اسلامی تاریخ کا کیا ہے' کوئی ایسا اصول نہیں ہے کہ اگر ملک کی ضروریات ایسی ہوں ملک کے حالات ایسے ہوں تو سربراہ مملکت۔۔۔۔۔۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: No interruption please, no interruption please.

سینیٹر وسیم سجاد، اس وقت یہ دلیل پیش کرنا، اس کی تفصیل میں میں اس لیے نہیں جانا چاہتا کیونکہ جب اس Bill پر تفصیلی بحث ہوگی تو دونوں اطراف سے اس پر اپنا اپنا موقف پیش کیا جائے گا۔ اس وقت میں آپ سے یہ درخواست کروں گا کہ اس Motion کے حق میں کم از کم 40 ممبران کا ووٹ آنا لازمی ہے۔ اگر 40 ممبران کے پاس ہیں تو اس پر غور کیا جاسکتا ہے، نہیں تو جناب voting کرالیں تاکہ اس motion کا فیصلہ ہو جائے۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم، ابھی معزز رکن نے ایک اچھا point پیش کیا تھا، عالم دین بھی ہیں کہ لشکر کا سالار اور امیر المومنین ان کے نزدیک ایک نہیں ہو سکتا۔ میں صرف پوچھنا چاہتا ہوں کہ جناب امیر المومنین جنرل ضیاالحق کے زمانے میں جب یہ وہاں وزارتیں لے کر بیٹھے ہوئے تھے، کیا اس وقت ان کے علم میں یہ بات نہیں تھی کہ جب امیر المومنین بھی وہی تھا، لشکر کا سردار بھی وہی تھا، فیصلے کرنے والا بھی وہی تھا، Sir آج وردی کی بات ہو رہی ہے، جب آج وردی کی بات ہو رہی ہے تو ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ہم وردی کے ساتھ ہیں Unworthy کے ساتھ نہیں ہیں۔ آپ worthy اور unworthy کا بھی فیصلہ کرلیں کہ unworthy کون ہیں اور وردی والے کون ہیں۔

جناب چیئرمین، تشریف رکھیئے، تشریف رکھیئے۔ وسیم صاحب اور ان کے رفقاء کا جو point ہے

Under Rule 90, the motion needs support of the two fifth of the House which is 40 members. I would, therefore, ask those members in support of the motion to please rise in their seats and let them be counted.

گنتی کیجئے جی۔

The count is 31. So, the necessary support is not there. Therefore, the motion is rejected. Would you like to move the other motions?

Senator Sanaullah Baloch: It is moved that the President To

Hold Another Office Bill 2004 be circulated to elicit public opinion by 31st December, 2004.

Mr. Chairman: In this case also Government .....

وسیم صاحب؟

Senator Wasim Sajjad: Sir, it is opposed.

سینیٹر ثناء اللہ بلوچ، میں جناب explain کرلوں۔

Mr. Chairman: Let him explain.

سینیٹر ثناء اللہ بلوچ، شکریہ جناب چیئرمین! Sir, یہ جو ہمارے Rule 88(d) کے تحت یہ ہمارے فرائض میں شامل ہو جاتا ہے کہ ہم ایک طرف تو پورے پاکستان کی فیڈریشن کی نمائندگی کر رہے ہیں لیکن ان دو ایوانوں میں جو تشریف نہیں رکھتے، جو لوگ، جو حضرات، جو مرد، جو خواتین، جو مزدور، جو طلباء، جو محنت کش، جو دہقان، جو غریب غرباء، جو ننگے پاؤں اور برہنہ سر اس ملک میں زندگی گزار رہے ہیں، یہ ہمارے فرائض میں شامل ہوتا ہے کہ پاکستان کی کسی بھی اہم پالیسی میں، کسی بھی قانون سازی کے عمل میں ان کی رائے کا بھی اس میں شامل ہونا ضروری ہے لیکن بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے جناب والا! کہ ہم پاکستان کے اندر اتنے بڑے اہم فیصلے کرنے جا رہے ہیں اورخصوصاً ایک ایسا فیصلہ جو بیک وقت contradict کرتا ہے۔ جو آئین کے کم ازکم بائیس articles کے ساتھ، اس دستاویز کے کم از کم بائیس articles کے ساتھ contradict کرنے والے، اس کے ساتھ متصادم فیصلے کے لیے اگر ہم پاکستان کے عوام سے پوچھنا نہیں چاہیں گے، اگر ہم ان کی رائے اس میں شامل نہیں کریں گے تو میرے خیال میں جناب والا! یہ آئین کی سب سے بڑی خلاف ورزی ہوگی۔ ہم نے کئی دفعہ کہا ہے کہ آئین کا Article 6 اس بات کی کسی کو اجازت نہیں دیتا کہ وہ ہر دوسرے دن اٹھ کر آئین کی خلاف ورزی کرے۔ بدعہدیوں اور بے وفائیوں کی ایک تاریخ ان ایوانوں میں رچی بسی ہوئی ہے لیکن کم ازکم پاکستان کے وہ مردہ حال لوگ جن کے پاکستانی حکمرانوں کے ہاتھوں آج غربت کی شرح ستر فیصد تک پہنچ گئی ہے اور پاکستان کے لوگ پینے کے صاف پانی سے محروم ہیں۔ آج پاکستان

میں لوگ اچھی زندگی گزارنے سے محروم ہیں۔ آج پاکستان کے شہری بیرون دنیا میں اچھی نظر سے نہیں دیکھے جاتے۔ آج ہمارا ہمسایہ افغانستان تباہ حالی کے باوجود ایک جمہوری صدر رکھتا ہے، ایک بغیر وردی کے صدر کے ساتھ چل سکتا ہے تو پاکستان کیوں ایک جمہوری اورمنتخب صدر کے ساتھ نہیں چل سکتا۔ پندرہ کروڑ عوام کا بوجھ ایک شخص کیوں اپنے کندھے پر اٹھا کے لے جانا چاہتا ہے۔

جناب والا! ہمیں اتنا بے دست و پا نہ سمجھا جائے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے سینیٹ کی ذمہ داری بنتی ہے Under Rule 88(d) یہ آپ کے فرائض میں شامل ہے کہ آپ پاکستان کے گلی کوچوں میں اس بل کو circulate کریں۔ پاکستان کے سارے علاقوں میں اور ہمارے خیموں میں جاکر بھیج دیں کہ کیا پاکستان کی یہ سیاسی ہیئت اور پاکستان کا political structure یہ برداشت کر سکتا ہے کہ پاکستان کے دو اہم عہدے ایک ہی شخص اپنے پاس رکھے۔ جہاں پر پاکستان کی دفاع اور سالمیت، جہاں پر پاکستان کی تمام سیاست، جہاں پر پاکستان کی تمام وفاقیت اور جہاں پر پاکستان کی تمام معیشت اس شخص کے control میں رہے گا۔

جناب چیئرمین! ہم یہ سمجھتے ہیں اگر ہم تاریخی طور پر یہ غلطی کر تے ہیں، اگر تاریخی طور پر یہ غلطی دوبارہ دہرا رہے ہیں تو ہم اس وفاقیت کو تباہی اور بربادی کی طرف لے جا رہے ہیں۔ President صاحب بڑے پرجوش اور اعتماد میں کہتے ہیں کہ مجھے پاکستان 98% عوام کے حمایت حاصل ہے۔ تو میں جناب والا گزارش کرتا ہوں کہ آئیں! دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کرکے دیکھ لیتے ہیں۔ خدا کی قسم پاکستان کے 88 لوگوں کی حمایت بھی آپ کو نہیں ہے۔ آج پاکستان کے عوام حقیقی وفاقیت چاہتے ہیں۔ آج پاکستان کے عوام حقیقی جمہوریت چاہتے ہیں۔ آج پاکستان کے عوام اپنے ہی گلی کوچوں سے منتخب نمائندوں کے پاس حق حکمرانی اور حق ملکیت دیکھنا چاہتے ہیں۔ اگر پاکستان کے عوام کو یہ حق بھی ہم نہیں دے سکتے تو جناب والا میرے خیال میں اس جرم میں ہم سب شامل اور شریک ہوں گے۔ اس طرح کے کئی دور گزرتے جائیں گے اور پاکستان نہ سیاسی استحکام حاصل کر پائے گا، نہ پاکستان جمہوری استحکام حاصل کر پائے گا اور نہ پاکستان معاشی استحکام حاصل کر پائے گا۔ جناب والا! پاکستان کو عالمی سطح پر اس کے وقار اور عزت میں کوئی اضافہ نہیں ہوگا۔ لہذا یہ بل ہماری تضحیک کا اور ہماری توقیر میں کمی کا باعث

ہے۔ اس لئے اس بل کو عوامی رائے کے لئے مشتہر کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی پروفیسر صاحب مختصر رکھیں۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! میں بھی اس بل کا اپنے دوسرے تمام ساتھیوں کے ساتھ mover ہوں۔ ہم میں سے ہر ایک نہیں بولے گا لیکن جو نکتہ میرے بھائی ثناء نے کہا ہے وہ بڑا اہم ہے میں اس کی پوری تائید کرتا ہوں لیکن اس کے ساتھ ساتھ دو باتیں اور کہنا چاہتا ہوں۔ پہلی چیز یہ ہے کہ یہ بل 31 دسمبر 2004 کے بعد operational ہو رہا ہے۔ گو ہماری نگاہ میں یہ ایک illegal چیز ہوگی لیکن ہمارے پاس یہ وقت ہے۔ کوئی جلدی نہیں ہے کہ ہم اس کو لازماً آج ہی پاس کریں۔ اس لئے ضروری ہے ہماری نگاہ میں کہ وقت ہے ہمارے پاس کہ یہ بل ہم عوام کو refer کریں اور ان کی رائے لیں۔ چونکہ جنرل صاحب نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ 96% عوام ان کی نگاہ میں انہیں support کرتی ہے۔ تو ہم ان کو آئینہ دکھانا چاہتے ہیں کہ محض آپ کی دعووں پر کوئی بات نہیں چلے گی۔ حقیقت کو معلوم کیجئے۔

دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس اثناء میں صرف ایک ہی سروے ہوا ہے اور وہ سروے ہوا ہے Pattern Development Organization کی طرف سے۔ جس میں ۱۵ ستمبر سے ۲۰ ستمبر تک 1258 سروے ہیں۔ یہ اسلام آباد کے آس پاس کا علاقہ ہے۔ صرف 11 districts ہیں۔ اس کی رو سے جو results آئے ہیں وہ یہ ہیں۔

(مداخلت)

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: میں بتانا چاہتا ہوں کہ اٹک، راولپنڈی، گوجرانوالہ، فیصل آباد، سرگودھا، جھنگ، لاہور، خانیوال، ملتان، مظفر آباد اور DG Khan یہاں یہ سروے ہوا ہے۔

54% male, 46% female, 44% of the respondents belong to urban areas, 55. 9% to rural and semi- urban areas.

تو اس کے results یہ ہیں کہ

46. 4% of the respondents wanted General Musharraf to retire in December 2004 while 37. 9% said that he should retain the double offices of

President and the Army.

یعنی overwhelming majority نے جو ایک ہی سروے ہوا ہے اس میں یہ بات بتا دی ہے کہ انہیں یہ position جاری نہیں رکھنی چاہیئے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس کے بعد اور بھی ضروری ہوگیا ہے کہ محض اندازوں پر نہیں بلکہ حقائق پر اور properly اس کو circulate کیجیئے، public opinion لیجیئے تاکہ پارلیمنٹ نے جو بھی رائے قائم کرنی ہے وہ well informed رائے قائم کرے محض conjuncture پر نہ ہو۔ نہ میری بات چلے اور نہ مشرف صاحب کی چلے۔ آئیے عوام سے رائے لیں۔ عوام کو اگر آپ مانتے ہیں کہ وہ اصل guide of reference ہے۔ تو ان سے بھاگنا کسی جمہوری پارٹی کا اور کسی جمہوری گروپ کا جواز نہیں بنتا۔ میں اپیل کروں گا سرکاری benches کے لوگوں سے بھی کہ وہ اپنے مفاد کے سطح سے بلند ہو کر یہ دیکھیں کہ لوگ کیا چاہتے ہیں اور ظاہر ہے کہ ایک ہی طریقہ ہے کہ refer it to the people. ہم بھی بات کرتے ہیں وہ بھی کرتے ہیں لیکن public کو direct کرنا اور اسی لئے یہ provision ہے کہ direct opinion لی جائے۔

سینیٹر وسیم سجاد: جناب والا! اس قسم کے motion پر لمبی debates نہیں ہوتیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحب! ہم نے آپس میں ایک pattern بنایا ہے، بولنے دیں۔

Dr. Sher Afghan Khan Niazi: I may inform you sir that's clear cut written in rule 91.....

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب آپ ہاؤس چلالیں یا ہم چلائیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: Rule 91 میں یہ clear cut ہے کہ Minister can move such a motion, none else, any member across the benches can not move such a motion.

(مداخلت)

سینیٹر وسیم سجاد، جناب میں صرف یہ کہوں گا یعنی

to come to technicalities what I would submit sir is that this Bill has been transmitted to the Senate by the National Assembly and the rules which are contained from 108 onwards, these are applicable and under these Rules the motion of the nature which has been moved by honourable Member is not maintainable. In any case, I will not object it on technical grounds, what I am saying let them move it.

جناب چیئرمین ، آپ statement کر لیں ، let's not waste time on thing that is agreed upon.

Senator Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman, the point is, I am very grateful for the grave generosity which has been shown by the honourable Leader of the House, but we are not here accepting doze of charity. I would like to make it very clear, if they want to argue this matter out on the basis of the rules, let us agrue it out on the basis of the rules. I am ready. I take you, he said that the rules governing Bills Transmitted.

(Interruption)

Senator Mian Raza Rabbani: No, no but it is not charity, it is not by way of charity. Rule 112 is clear. Rule 112 says," on a day on which the Bill as a result of any of the motions under Rule 88 or on completion of action under Rule 111 is fixed." So, any of the motion under Rule 88 and this is Rule 88(2)(a). So, this is no charity which the Treasury Benches is giving us. I want to make that very clear and had it only been

from Mr. Wasim Sajjad side. I may have accepted it.

Mr. Chairman: Bill shall not be discussed further that is necessary.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, if I am irrelevent then you can tell me and if I repeat any of the points that the honourable Senator from Balochistan raised or the honourable Senator from NWFP raised, if I repeat any of those points you tell me to sit down and I will not take the floor.

جناب چیئرمین: جی فرمائیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین صاحب! میں آپ کی توجہ اس طرف دلواتا ہوں کہ یہ کیوں ضروری ہے بلکہ ناگزیر ہے کہ اس Bill کو public opinion کے لئے illicit کیا جائے، بھیجا جائے اور وہ یہ ہے کہ جناب آپ ہاؤس میں order کرلیں۔

جناب چیئرمین: order ہے۔

Senator Mian Raza Rabbani: The honourable Minister is grumbling away in a loud voice. If he wants to grumble and becomes grumpy, then I can do nothing about it.

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں ایسی کوئی بات نہیں آپ بولیں - but keep it brief please

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! یہ سینیٹ وفاق پاکستان کو represent کرتی ہے اور جب ہم وفاق پاکستان کو represent کرتے ہیں تو یہ ہم پر ایک بہت heavy responsibility آتی ہے کہ ہم وہ تمام اقدامات اور وہ تمام ایسے قوانین جو وفاق پر ایک کاری ضرب لگائے اس کی ہم سختی سے جانچ پڑتال کریں اور نہ صرف جانچ پڑتال کریں بلکہ جس حد تک ممکن ہو انہیں روکیں اور اگر اس روکنے میں ہمیں across the party divide بھی جانا پڑے

تو وفاق پاکستان سے بڑی کوئی سیاسی جماعت یا کوئی شخصیت نہیں ہے۔ جناب چیئرمین صاحب! جہاں پر اور بہت سے issues نے وفاق پاکستان کو ایک سیدھی divide میں کر دیا ہے، اسی طرح اس وردی کے issue نے وفاق پاکستان میں دراڑیں ڈال دی ہیں۔ دو صوبائی اسمبلیاں، ایک صوبائی اسمبلی پنجاب کی اور دوسری صوبائی اسمبلی سندھ کی جس میں اپوزیشن نے شرکت نہیں کی۔ دو صوبائی اسمبلیوں نے وردی کے حق میں ووٹ دیا ہے اور دو صوبائی اسمبلیوں نے اس کے خلاف ووٹ دیا ہے۔ پختون خواہ کی اسمبلی نے اس کے خلاف resolution پاس کیا۔ بلوچستان اسمبلی میں وزیر صاحب نے resolution پیش کرکے withdraw کیا کیونکہ وہاں پر ان کی strength نہیں تھی۔

The question of uniform has divided the Federation right down the line. There is a division between the Provinces and Federation. Therefore sir, it is essential

کہ جب وفاق کی دونوں اکائیاں یہ کہہ رہی ہیں کہ ہمیں وردی acceptable نہیں ہے۔ تو اس کا فیصلہ کون کرے گا۔

جناب چیئرمین! بات کی جاتی ہے کہ National Assembly direct vote سے elect ہو کر آئی ہے اور وہاں پر majority کے ووٹ کے ذریعے اس Bill کو پاس کیا گیا ہے۔لہذا پارلیمان اور democracy کی نفی ہو تی ہے اگر آپ اس Bill کی حمایت نہیں کرتے ہیں۔ جناب والا! اگر آپ حقائق دیکھنا چاہتے ہیں اور کل جب میری تقریر ہوگی تو میں آپ کے سامنے رکھوں گا کیونکہ یہ ہمارے records نہیں ہیں بلکہ یہ ان کے Election Commission کے دھاندلی والے الیکشنوں کے records بتاتے ہیں کہ اگر متحدہ اپوزیشن کا vote اکٹھا کریں تو وہ vote پاکستان مسلم لیگ اور [***] کے votes سے کہیں زیادہ ہے۔

Mr. Chairman: That remark will be expunged.

+ [xxxx words expunged by the orders of Mr Chairman]

سینیٹر میاں رضا ربانی: تو اس تناسب سے ' votes کے تناسب سے بھی اکثریت نے اس Bill کو reject کیا ہے۔چونکہ ایک ایسی صورت حال ایک rigged election کی وجہ سے پیدا کی گئی کہ جس میں جن جماعتوں کو vote کی اکثریت حاصل تھی، انہیں سیٹیں نہیں ملیں اور پھر بعد میں لالچ، ڈراؤ، دھمکاؤ اور NAB کی دھمکی کے تحت وفاداریاں خریدیں اور تبدیل کی گئیں اور ایک artificial majority کو create کیا گیا، لہذا یہ بات اور زیادہ ضروری ہے کہ براہ راست عوام سے رابطہ کیا جائے۔ یہ اس سینیٹ کی ذمہ داری ہے کیونکہ سینیٹ وفاق کا نگہبان ہے اور سینیٹ اپنے فرائض میں کوتاہی کرے گا اگر وہ اس motion کو reject کرتا ہے۔

سینیٹر وسیم سجاد: جناب والا! اس پر لمبی تقریر نہیں ہوتی ہے

This is a motion moved by the honourable Senator for circulating ...

جناب چیئرمین: نہیں جی! اس پر کافی بات ہو چکی ہے۔ I think we move on now.

Senator Wasim Sajjad: So, the honourable Senator has moved that the Bill be circulated for the eliciting public opinion. We, on this side of the House, feel sir, that this Bill has already been in the press, people are aware of it and various view points have emerged and the public have expressed its opinion in a variety of already been in the press, people are aware of it and various view points have emerged and the public have expressed its opinion in a variety of way through newspapers, articles, through interviews on the Television, the honourable Senator Mr. Raza Rabbani has also appeared on Television interviews, so, it has come. We also feel sir, that the Bill has already been debated in the National Assembly and during the course of that debate also, the matter was reported in the press and people have expressed their points of view. So,

we feel that further getting public opinion in this matter would serve no useful purpose. I would, therefore, request sir, that the matter may be put to the vote of the House.

Mr. Chairman: I think, I put it to the vote of the House. It is moved that the President To Hold Another Office Bill, 2004, be circulated to elicit public opinion by the 30th of December, 2004.

(The motion was rejected)

سینیٹر میاں رضا ربانی ، جناب والا! "ہاں" کے حق میں زیادہ اراکین ہیں۔

Mr. Chairman: You want physical count? I think

دوسرا Bill بھی move کرلیں۔ پھر ایک دفعہ ہی counting کر لیتے ہیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی ، جناب والا! Rule 212 کے تحت ہم اسے چیلنج کرتے ہیں۔

Mr. Chairman: Do you want a physical count?

Senator Mian Raza Rabbani: We want a physical count. We want a division.

Mr. Chairman: O.K., those in favour of the motion, may rise in their seats.

Senator Mian Raza Rabbani: No sir, Rule 212, follow the schedule.

Mr. Chairman: What schedule?

Senator Mian Raza Rabbani: Schedule is division. Sir, it is sub-Rule (5) which says that if the opinion so declared is again challenged, he shall direct that the votes be reported by division in the manner set out in the Third Schedule.

Mr. Chairman: Which rule is that?

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, it is Rule 212, sub-Rule (5): It says that there is a division.

Senator Wasim Sajjad: Yet, it says, " Provided that if in the opinion of the Chairman, the division is unnecessarily claimed he may ask the members who are for 'Aye' and those for 'No', respectively, to rise in their places.

(Interruption)

Senator Mian Raza Rabbani: Then the point is that, are you going to bulldoze this Bill? You have already used your discretion.

جناب چیئرمین : میں عرض کروں 'میاں صاحب ' bulldoze کی بات نہیں ہے۔ precedent یہ رہا ہے۔ آپ بات کریں I think آپ rise کر کے دیکھ لیں۔ physical division, physical count کر لیں۔

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, why are you calling for a division?

Mr. Chairman: Please tell me, what is the need for it, if it is not required.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, that is a proviso. That is for you.

Mr. Chairman: I think

ابھی count ہوا ہے۔ Then there is no need for a division.

سینیٹر وسیم سجاد (قائد ایوان)، Division ہوتی ہے لیکن otherwise کھڑے ہو کر دیکھ لیں۔

Mr.Chairman: I think, there is no need for the division.

اس میں اپنی seats پر rise کرلیں۔

Those in favour, please rise in their seats, we will count and we will count "Nos" and "Ayes".

Those who are in favour may please rise in their seats. May we have the count, please.

(Interruption)

Mr. Chairman: No personal remarks, no such remarks. They may be expunged.

سینیٹر میاں رضا ربانی، (+++++)

(Interruption)

Mr. Chairman: No such remarks. They should please be

(Interruption)

Mr. Chairman: Those who are against and the Nos they please rise in their seats also. Please, please!

The count is : Those in favour 31. Those against 46. The motion is rejected.

(The motion was rejected)

(Thumping of desks)

ایک معزز رکن، ایک کھڑا ہی نہیں ہوا۔

جناب چیئرمین، چلیں ایک کا margine اتنا ہے کہ پھر بھی اس سے فرق نہیں پڑے گا۔ I think, you want to move the next motion. It is moved...

[++++ words expunged by the order of Mr. Chairman]

(Interruption)

جناب چیئرمین ، نہیں شروع لیٹ ہوا تھا۔ I think we are running one hour and a half. تو اس کے لئے-----

(مداخلت)

Mr. Chairman: I have no objection.

آپ لوگ تو کہتے ہیں۔ I have no problem. ڈیڑھ گھنٹہ لیٹ شروع ہوا تھا اس حساب سے میں چل رہا ہوں۔

Senator Wasim Sajjad: Unless we finish this business about motion. Please move the motion.

سینیٹر اسفند یار ولی ، آپ نے کیا۔

Senator Wasim Sajjad: No, sir. We oppose it.

جناب چیئرمین، Motion جو ہے اس پر vote کر لیں۔

سینیٹر اسفند یار ولی ، آپ نے خود ہی کیا تھا۔

جناب چیئرمین، نہیں۔ آپ ہی نے کیا تھا لیکن دس بجے کی بجائے گیارہ پینتیس پہ سلسلہ شروع ہوا۔ اس لئے میں اسی حساب سے چل رہا ہوں۔

سینیٹر اسفند یار ولی ، یہی اس وقت ہم کہہ رہے تھے کہ یہاں فیصلے اور ہوتے ہیں پھر---

جناب چیئرمین، اسفند یار صاحب، وہی فیصلہ چلا رہے ہیں۔ دس بجے ہی تو شروع ہونا تھا۔ دس سے تین۔ لیکن آج آپ کا ہاؤس شروع ہی گیارہ پینتیس پر ہوا ہے۔ آپ لوگ فیصلہ کر لیں مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ آپ لوگوں نے مل کر کیا تھا۔

سینیٹر اسفند یار ولی ، ہم تو یہی کہتے ہیں کیونکہ فیصلہ آپ نے تین بجے کا کیا تھا۔

جناب چیئرمین، نہیں، آپ نے کیا۔ تین بجے کا نہیں۔ ہم نے کہا تھا کہ اتنے گھنٹے

پہلے، پھر بریک، اور پھر اتنے گھنٹے بعد۔ آج ساڑھے گیارہ بجے شروع ہوا ہے۔

سینیٹر اسفند یار ولی ، نہیں، نہیں۔ Not you, please.

جناب چیئرمین ، چلیں مجھے بتائیے What do you want. جو اور لوگ بھی موجود تھے بتا دیں۔

سینیٹر وسیم سجاد (قائد حزب ایوان)، جناب یہ motion move کریں۔

جناب چیئرمین ، I think motion move کرلیں، اس کو decide کرلیں۔

سینیٹر وسیم سجاد (قائد حزب ایوان)، یا اگر move نہیں کرتے تو یہ lapse ہو جائے گا۔ آپ call کریں۔

جناب چیئرمین ، I think یہ Motion کرلیں، وہ کل کرلیں because there is a clear cut indication on the matter.

سینیٹر اسفند یار ولی ، دیکھیں چیئرمین صاحب you yourself will be deciding it.

Senator Wasim Sajjad: Nobody is trying to bulldoze.

Mr. Chairman: Let us move the motion.

Senator Asfandyar Wali : You have already given me the floor.

جناب چیئرمین ، اسفند یار ولی کے پاس floor ہے۔ You want to move the motion

سینیٹر اسفند یار ولی، اگر آپ اسے بٹھائیں تو میں کچھ کہوں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، اسفند یار ولی۔

سینیٹر اسفند یار ولی، اس وقت بھی ہم نے آپ کے ساتھ میٹنگ میں یہی کہا not

Raza Rabbani پروفیسر صاحب نے آپ سب سے یہی کہا تھا کہ جناب یہاں پر ہمارے ساتھ فیصلے ہوتے ہیں پھر Floor of the Houseان فیصلوں سے یہ مکر جاتے ہیں۔

and infront of you. It was categorical conveyed to us that no, whatever decision have been taken and we will abide and we will be stuck of those decisions. That were not.

اب یہ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ violation اس سارے agreement کی آپ کر رہے ہو، یہ نہیں چلے گا کہ اس agreement کا یہ یہ ہم نے ماننا ہے باقی کو ہم نے نہیں ماننا۔ پھر یہ نہیں ہوگا۔ یہ جو agreement وہاں پر ہوا ہے تو in toto یہ بھی مانیں، in toto ہم بھی مانیں گے۔ اگر اس کی choiceکے حصے ان لوگوں نے ماننے ہیں پھر ہم نے in toto اس سے انکار کرنا ہے۔ that we can do whatever they want. They have the majority they can buldoze it. ابھی کیا ان کو کہیں سے کوئی dead line ملی ہے۔ کہ اس وقت تک اس بل کو آپ نے ضرور پاس کرنا ہے۔ ہمیں پتہ ہے، ہمارے پاس تو majority نہیں ہے۔ پورا شیڈول آپ سے صبح discuss ہوا ہے اور پورا شیڈول یہی تھا۔

سینیٹر وسیم سجاد، یہ فیصلہ ہوگیا تھا اور اگر اس فیصلے کے تحت آج بحث شروع نہیں ہوتی تو ان کے لئے وقت کم ہو جائے گا۔

سینیٹر اسفند یار ولی، جب وسیم صاحب اٹھ کر یہ کہتے ہیں تو بڑا دکھ ہوتا ہے۔

Senator Wasim Sajjad: My request would be let us keep to the agreement, we will follow the agreement, but this motion should be voted to because it is their motion, if they do not want to press it, fine. My request is

کہ اس کو آنے دیں باقی جو بھی آپ نے فیصلہ کیا ہے۔

(مداخلت)

سینیٹر وسیم سجاد، نہیں فیصلہ یہ تھا کہ آج بحث شروع ہونی ہے۔

سینیٹر اسفند یار ولی، نہیں یہ فیصلہ نہیں ہوا تھا کہ بحث آج شروع ہوگی۔ let Kamil Ali Agha say that کہ ہاں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ آج بحث شروع ہوگی۔ کوئی نہیں یہ فیصلہ نہیں ہوا تھا۔ یہ فیصلہ کہیں نہیں ہوا کہ آج بحث شروع ہو گی۔

جناب چیئرمین، جی صفدر عباسی۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب عرض یہ ہے کہ میں بڑی معذرت کے ساتھ کہنا چاہتا ہوں کہ وسیم صاحب کا مجھے پتہ ہے میں نے آپ کو اس وقت بھی کہا تھا کہ ان کے passion کو tolerate ہم کریں گے۔ ہم ان کے passion کو دیکھیں گے۔ میں نے اس وقت بھی آپ کو کہا تھا کہ ان کا thrash out level بہت کم ہے۔ آپ دیکھیں گے کل کے بعد آپ کیا کریں گے مجھے وہ بھی پتہ ہے۔ اس لئے کہ ان کا thrash out level بہت کم ہے ان کے بس کی بات نہیں ہے۔ جب ان پر ڈنڈا پڑتا ہے تو پھر یہ سب آئیں بائیں شائیں کرتے ہیں۔ لیکن میں وسیم صاحب سے معذرت کے ساتھ کہوں گا۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، جی کامل علی آغا کو سن لیں۔ جی کامل علی آغا۔

سینیٹر کامل علی آغا، جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ ویسے ابھی جتنا time اس بحث میں خرچ ہوگیا ہے، ہم بہت سارا کام کر سکتے تھے۔ گزارش یہ ہے کہ یہ decide ہوا تھا، اسفند یار ولی صاحب بالکل درست فرما رہے ہیں کہ دس سے تین بجے تک ہم House کو چلائیں گے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی فیصلہ ہوا تھا کہ آج Bill پر بحث شروع کی جائے گی، یہ بھی اس کے ساتھ طے ہوا تھا لیکن ایسا تھا کہ دس سے تین بجے تک ہم یہ کام اتنا بھی لے جائیں گے کہ بحث بھی شروع ہو لیکن House بھی late شروع ہوا پھر وقفے کے بعد 1.55 پر شروع ہونا تھا، وہ بھی delay ہو گیا۔ اس کی وجہ سے delay ہوئی ہے۔ عباسی صاحب نے ہمارے قائد ایوان کے لئے جو الفاظ استعمال کئے ہیں---، ہمارے قائد ایوان ہمیشہ بڑے خلوص اور اخلاق سے گفتگو کرتے ہیں۔ عباسی صاحب کو ایسے الفاظ استعمال نہیں کرنے چاہییں اور میرے نزدیک ان کو

اس پر regret کرنا چاہیے۔ رہی بات good gesture کی تو جناب! میری درخواست یہ ہو گی کہ آج جیسے یہ House کو چلانا چاہتے ہیں، قائد ایوان قانونی بات کر رہے ہیں کہ چونکہ ان کی move ہے تو اگر وہ آج resolution move نہیں کریں گے تو وہ lapse ہو جائے گا۔ اس لئے وہ rules کی بات کر رہے ہیں، اگر وہ چاہتے ہیں کہ یہ lapse ہو جائے تو میرے خیال میں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔ کل دس بجے اجلاس شروع کرلیں اور اگر دوسری صورت میں یہ special request بھی کرتے ہیں کہ وہ کل صبح اس کو دوبارہ table کریں تو ہم اس کو بھی مانتے ہیں، ہم اچھے طریقہ کار کو آگے چلانا چاہتے ہیں۔ ہم کوئی ایسا تاثر نہیں دینا چاہتے کہ ہم Bill کو bulldoze کریں گے، ہم نے صبح بھی ان سے گزارش کی تھی کہ آپ جتنے دن ان پر بحث کرنا چاہتے ہیں کریں، جو ہم نے decide کیا، اسی کے مطابق سارا معاملہ آگے چل رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اسی طریقے سے اس معاملے کو آگے بڑھایا جائے اور یہی اچھا طریقہ ہے اور سینیٹ کی جو لوگ بار بار بات کرتے ہیں تو سینیٹ کے رویہ کا فرق جو ہمیشہ سے چلا آرہا ہے، اس کو بھی record پر موجود رہنا چاہیے۔ شکریہ۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ، ہم کامل علی آغا صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں جو offer انہوں نے کی ہے، ہم اس پر بکرا عید تک اس پر بحث کرنا چاہتے ہیں تو ذرا kindly اس کو کر دیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب چیئرمین صاحب! میں کامل علیآغا صاحب کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے یہ بات اس floor پر کہی اور جو بات انہوں نے کہی، اس کا میں خیرمقدم بھی کرتا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ مناسب یہ ہو گا کہ یہ lapse motion under the rule نہیں کرتا۔ جب صبح یہ House convene ہو، اس وقت پہلے دس یا پندرہ منٹ میں یہ motion take up ہو جائے گا اور اس کے بعد بحث کاآغاز ہو سکتا ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، میں سمجھتا ہوں کہ اگر آغا صاحب نے میری بات کا برا منایا ہے، اگر وسیم صاحب کے بارے میں میرے منہ سے کوئی inadvertantly بات نکل گئی ہو، I have always respect for him, I withdraw my words.

Mr. Chairman: That is the good gesture

وسیم صاحب۔

سینیٹر وسیم سجاد، I think, انہوں نے جو کہنا ہے، کہہ دیا۔

Mr. Chairman: Now, you want to get the even for the Bill also or it will be lodged tomorrow.

یا Bill کا ابھی کر دیں۔

سینیٹر وسیم سجاد (قائد ایوان)، Sir, Bill پر مناسب تو یہ ہو گا کہ یہ کم از کم procedural چیز ہے اس کو ختم دیں اور کل بحث شروع کریں because ان کی خواہش یہ تھی کہ ہمیں وقت چاہیے، ہم نے کہا کہ آپ وقت لیں we settle the timetable تو اگر procedural چیز میں پھنسے رہیں گے تو میرے خیال میں اس پر وقت کم ہو جائے گا۔ میری درخواست یہ ہو گی،

I honestly request, let us go through with the procedure of formalities today and let us start the discussion on the Bill tomorrow.

سینیٹر میاں رضا ربانی، میرا خیال ہے کہ it is not a question of prestige on either side کامل علی آغا صاحب نے ایک بڑا اچھا راستہ بیچ میں دکھایا ہے۔

and I can assure the Leader of the House that we would not take even more than 10 to 15 minutes and in any case, it's a mutual time for discussion. So, we eat into more of that time, we will be reducing our own time for the general debate.

Mr. Chairman: That is the point he raised.

Senator Mian Raza Rabbani: So, therefore, it will be appropriate if we do this motion in the morning.

Mr. Chairman: So you wnat to adjourn now to meet tomorrow.

Senator Mian Raza Rabbani: Yes Sir.

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب چیئرمین! میری تجویز یہ ہے کہ motion
move کرلیں تاکہ motion pending ہو جائے گی اگلے روز کے لئے ۔صرف motion
move کرلیں اس کے بعد adjourn کرالیں ۔

جناب چیئرمین، جی move کرلیں ۔

Senator Dr. Safdar Ali Abbassi: Sir, I on behalf of all my senator colleagues .

Mr. Chairman: All the signatories.

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، نام کافی ہیں جناب signatories کے میاں رضا
ربانی، عبداللطیف انصاری۔

جناب چیئرمین، بس ٹھیک ہے ۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، بہت سے نام ہیں

I, on behalf of all my colleagues under Rule 111 of the Rules of Conduct of Business in the Senate 1988 move that the President To Hold Another Office Bill 2004 be referred to the concerned Standing Committee of Senate.

Mr. Chairman: It's opposed. Now we will handle this tomorrow along with the rest of the business. So, we adjourn the House now to meet again on Thursday, the 28th October,2004 at 10.00 a.m sharp.

سبحان ربک رب العزت عما یصفون وسلام علیٰ المرسلین والحمد لله رب العالمین۔

[The House was then adjourned to meet again on Thursday the 28th October 2004 at 10.00 a.m]